صبح صادق	05:54
طلوع آفتاب	07:08
زوال آفتاب	12:52
غروب آفتاب	06:36

آج کی حدیث

حضرت زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس بندے نے ان الفاظ کے ساتھ اللہ کے حضور میں توبہ واستغفار کیا: ''أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ'' (میں اس اللہ سے معافی وبخشش چاہتا ہوں جو حیٔ وقیوم ہے اور اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں) تو وہ بندہ ضرور بخش دیا جائے گا، اگرچہ اس نے میدان جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیا ہو۔'' (ترمذی)

روزنامہ

ممبئی

رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 44, Friday- 13 February, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلدنمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۴۴ ❁ جمعہ، ۱۳/فروری ،۲۰۲۶، ۲۴/شعبان المعظم ۱۴۴۷ھ ❁ قیمت ۴/روپے، صفحات:۸

بنگلہ دیش: محمد یونس نے انتخاب کو خوف کی رات کا خاتمہ

امید کی صبح کا آغاز، بنگلہ دیش میں عام انتخابات میں عوام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا

بنگلہ دیش میں عام انتخابات میں عوام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، ۱۷/کروڑ کی آبادی والے اس ملک میں

۳۰۰/رکن پارلیمانی نشستوں کیلئے ۲۰۳۴/امیدوار میدان میں ہیں، جبکہ ۴۲۰۰۰/مراکز پر عوام عام انتخاب کے ساتھ ہی آئینی ترمیم کیلئے بھی ووٹ کریں گے، خبروں کے مطابق ۴۸/فیصد عوام نے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا۔ بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد پہلے عام انتخاب میں عوام نے اپنے رائے دہی کے حق کا استعمال کیا، اس دوران عبوری حکومت کے سربراہ محمد یونس نے اس انتخاب کو خوف کی رات کا خاتمہ اور امید کی صبح کا آغاز قرار دیا۔ ۱۲/کروڑ ۷۶/لاکھ سے زائد افراد ووٹ ڈالنے کے اہل ہیں اور وہ آئینی اصلاحات پر بھی اپنی رائے دیں گے۔ نتائج جمعرات کی دیر رات تک آتے رہیں گے جب کہ ملک بھر کے ۴۲۰۰۰/ووٹنگ مراکز پر ۳۰۰/ارکان پارلیمان کا انتخاب کیا جائے گا۔ کل ۵۱/سیاسی جماعتیں اور ۲۰۳۴/امیدوار پارلیمانی نشستوں کے لیے مقابلہ کر رہے ہیں، جن میں ۲۷۵/آزاد امیدوار شامل ہیں۔ ۳۰۰/عام نشستوں کے علاوہ، جہاں امیدوار براہ راست عوام کے ووٹ سے منتخب ہوتے ہیں، پارلیمان میں خواتین کے لیے ۵۰/مخصوص نشستیں بھی ہیں، جس سے ایوان کی کل رکنیت ۳۵۰/ہو جاتی ہے۔ خبروں کے مطابق ۴۸/فیصد عوام نے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا۔ عبوری سربراہ محمد یونس نے بھی دارالحکومت میں ووٹ ڈالا۔ ووٹ ڈالنے کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے یونس نے کہا، ''آج سارے بنگلہ دیش کے لیے خوشی کا دن ہے، ہمارے خواب پریشان کا خاتمہ، نئے خوابوں کا آغاز۔'' انہوں نے کہا کہ انہیں عوامی انتظامیہ اور انصاف کا مکمل طور پر ٹوٹا پھوٹا نظام ملا تھا جس کی جامع اصلاحات کی ضرورت تھی۔ علاوہ ازیں یونس نے جمہوری تبدیلی کے لیے اصلاحات کا ایک منشور پیش کیا ہے، جس کا مقصد آمرانہ یک جماعتی نظام کی واپسی کو روکنا ہے۔

دہلی کے بعد موہالی میں کئی خانگی اسکولوں کو بم سے اڑانے کی دھمکی

بم ڈسپوزل اسکواڈ متحرک، ای میل میں 'دہلی خالصتان بنے گا' تحریر

موہالی/نئی دہلی: پنجاب کے موہالی میں مشہور نجی اسکولوں کو چہارشنبہ کی صبح بم سے اڑانے کی دھمکی آمیز ای میل موصول ہونے کے بعد کشیدگی پھیل گئی۔ اس کے بعد جلدی میں اسکول خالی کرا لیے گئے اور بڑے پیمانے پر سکیورٹی آپریشن شروع کیا گیا۔ حکام نے بتایا کہ کم از کم سولہ ادارے اس سے متاثر ہوئے۔ احتیاطی اقدام کے طور پر یادویندر پبلک اسکول (وائی پی ایس)، لرننگ پاتھس اسکول اور شیوالک پبلک اسکول جیسے کیمپس سے طلبہ کو چھٹی دے دی گئی۔ کیمپس کی مکمل تلاشی کے لیے بم ڈسپوزل اور انسداد تخریب کاری یونٹس کے ساتھ پولیس ٹیمیں تعینات کی گئیں۔ موہالی کے سٹی پولیس سپرنٹنڈنٹ دلپریت سنگھ نے یو این آئی کو بتایا کہ موہالی کے 16 بڑے اسکولوں کو صبح ای میل کے ذریعے بم رکھے ہونے کی دھمکی ملی تھی، جس کے بعد بم ڈسپوزل دستوں سمیت تقریباً 250 اہلکاروں کو کارروائی میں لگایا گیا۔ افسر نے کہا کہ صبح تقریباً 7:30 بجے موہالی کے کئی مشہور اسکولوں کو ایک دھمکی آمیز ای میل موصول ہوئی، جس کے بعد فوراً سکیورٹی ردعمل شروع کیا گیا۔ سینئر افسران کے ساتھ بم ڈسپوزل دستے، انسدادِ تخریب کاری ٹیمیں اور مقامی پولیس تھانوں کے اہلکاروں کو کیمپس کی تفصیلی جانچ کے لیے تعینات کیا گیا۔ احتیاط کے طور پر اسکولوں کا گھیراؤ کر دیا گیا اور طلبہ و عملے کو گھر بھیج دیا گیا۔ اب تک کوئی مشتبہ شے نہیں ملی ہے۔ سنگھ نے یہ بھی کہا کہ اگر کچھ بھی مشتبہ نہیں ملتا تو جمعرات سے اسکول دوبارہ کھل جائیں گے۔ ایک افسر نے بتایا کہ یہ دھمکی دہلی کے کئی اسکولوں کو پیر کے روز ملنے والی بم دھمکی ای میل کے دو دن بعد آئی ہے، جس سے طلبہ، والدین اور اسکول حکام میں خوف پھیل گیا تھا اور سکیورٹی ایجنسیوں کو فوری مداخلت کرنی پڑی تھی۔ دھماکے کی وارننگ دینے والی ایک دھمکی آمیز ای میل کئی اسکولوں کو موصول ہوئی جس سے فوراً سکیورٹی الرٹ جاری کر دیا گیا۔ حکام کو دی گئی رپورٹ کے مطابق اس پیغام میں اشتعال انگیز نعرے شامل تھے اور دعویٰ کیا گیا تھا کہ دوپہر 1:11 بجے دھماکہ ہوگا۔ ای میل میں لکھا تھا، 'دہلی خالصتان بنے گا۔ افضل گرو کی یاد میں۔ دوپہر 1:11 بجے دھماکہ ہوگا۔ ای میل میں اس ہفتے کے آخر میں پارلیمنٹ پر حملے کی بھی دھمکی دی گئی جس میں کہا گیا، 13 فروری کو دوپہر 1:11 بجے پارلیمنٹ میں دھماکہ ہوگا۔ پنجاب خالصتان ہے۔

شمالی کوریا کے تاناشاہ کم جونگ اُن نے بطور جانشیں اپنی بیٹی کم جوائے کے نام کا کیا اعلان!

شمالی کوریا کی خفیہ ایجنسی نیشنل انٹیلیجنس سروس (این آئی ایس) نے آج پارلیمنٹ کے اراکین کو بند کمرے میں بریفنگ دیتے ہوئے کم جوائے کو کم جونگ اُن کی جانشیں مقرر کیے جانے کی جانکاری دی۔ شمالی کوریا کے تاناشاہ کم جونگ اُن نے اپنی بیٹی کم جوائے کو جانشیں کی شکل میں منتخب کر لیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق جنوبی کوریا کی خفیہ ایجنسی نیشنل انٹیلیجنس سروس (این آئی ایس) نے آج پارلیمنٹ کے اراکین وک بند کمرے میں بریفنگ دیتے ہوئے یہ جانکاری دی۔ این آئی ایس نے کہا کہ کم جوائے اب 'جانشیں تقرری کے مرحلہ' میں پہنچ چکی ہیں۔ حالانکہ قبل میں این آئی ایس انہیں 'جانشیں تربیت' کے مرحلہ میں بتا رہی تھی، لیکن اب اس اندازہ کو بدلا گیا ہے۔ یعنی شمالی کوریا میں کم فیملی کی چوتھی نسل تک اقتدار کی رسائی پہنچانے کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ کم جوائے کے بارے میں فی الحال بہت کم جانکاری پبلک ڈومین میں ہے۔

اسرائیلی صدر کے دورہ کے خلاف ریلی میں جھڑپیں آسٹریلوی وزیر اعظم کو صدمہ

کینبرا: آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے منگل کو کہا کہ اسرائیلی صدر اسحاق ہرتصوغ کے دورے کے خلاف سڈنی کی ریلی میں جو جھڑپیں ہوئیں، وہ ان کے مناظر دیکھ کر ''صدمے'' سے دوچار تھے لیکن انہوں نے مظاہرین کے خلاف پولیس کی کارروائیوں کا دفاع کیا۔ سخت سکیورٹی میں ہرتصوغ کے چار روزہ دورے کا مقصد آسٹریلیا کی یہودی برادری کے غم میں شریک ہونا ہے جو دسمبر میں سڈنی کے بونڈائی بیچ پر ہونے والی اجتماعی فائرنگ کا شکار ہوئی۔ اس واقعے میں 15 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ لیکن پیر کی شام آسٹریلیا کے سب سے بڑے شہر کے وسط میں افراتفری پھیل گئی جب پولیس نے ایک ریلی کو اس علاقے میں جانے سے روکنے کی کوشش کی جہاں عوام کو جانے کی اجازت نہیں تھی۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے مظاہرین اور میڈیا بشمول اے ایف پی کے ارکان پر سیاہ مرچ کا سپرے کیا جس میں سڈنی کے مرکزی کاروباری ضلع میں پرتشدد جھڑپیں دیکھنے میں آئیں جو ایک شاذ و نادر واقعہ ہے۔

ٹرمپ کی نیتن یاہو کو تنبیہ: ایران سے جوہری بات چیت جاری رہے، وینس کا انتباہ

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو سے ملاقات میں ایران کے ساتھ جوہری مذاکرات جاری رکھنے پر زور دیا ہے

امریکہ اور اسرائیل کے درمیان اعلیٰ سطحی رابطے کے دوران ایران کا جوہری پروگرام ایک بار پھر عالمی توجہ کا مرکز بن گیا ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے وہائٹ ہاؤس میں اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو سے ملاقات کے دوران ایران کے ساتھ جاری سفارتی عمل کو برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ رپورٹس کے مطابق ٹرمپ نے واضح کیا کہ امریکہ کی ترجیح سفارتی حل ہے، اور اگر بات چیت کے ذریعے ایران کے جوہری پروگرام کو محدود کیا جا سکتا ہے تو یہ خطے کے لیے بہتر ہوگا۔ تاہم انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر مذاکرات تعطل کا شکار ہوئے تو واشنگٹن کے پاس ''متبادل راستے'' موجود ہیں، جن میں سخت پابندیاں یا دیگر اقدامات شامل ہو سکتے ہیں۔ اس ملاقات میں مشرقِ وسطیٰ کی مجموعی صورتحال، ایران کے یورینیم افزودگی پروگرام، اور اسرائیل کی سلامتی سے متعلق خدشات پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اسرائیل طویل عرصے سے اس بات پر زور دیتا آیا ہے کہ ایران کے جوہری عزائم نہ صرف اسرائیل بلکہ پورے خطے کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔ ادھر امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے میڈیا سے گفتگو میں ایران کو واضح انتباہ دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکہ سفارتی عمل کو موقع دینا چاہتا ہے، لیکن اگر ایران نے اپنی جوہری سرگرمیوں کو محدود نہ کیا تو سخت ردعمل خارج از امکان نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''ہم مذاکرات کو ترجیح دیتے ہیں، لیکن قومی سلامتی کے تحفظ کے لیے ہر آپشن میز پر ہے۔'' یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب ایران اور مغربی ممالک کے درمیان جوہری پروگرام سے متعلق کشیدگی دوبارہ بڑھتی دکھائی دے رہی ہے۔ سابقہ جوہری معاہدے کے بعد مختلف ادوار میں مذاکرات کا سلسلہ تعطل کا شکار رہا ہے، جبکہ ایران کی افزودگی کی سطح پر عالمی خدشات بھی سامنے آتے رہے ہیں۔ نیتن یاہو نے بھی ملاقات کے بعد بیان دیا کہ اسرائیل کسی ایسے معاہدے کی حمایت نہیں کرے گا جو ایران کو جوہری صلاحیت برقرار رکھنے کی اجازت دے۔ ان کے مطابق کسی بھی ممکنہ معاہدے میں ایران کے بیلسٹک میزائل پروگرام اور خطے میں اس کی حمایت یافتہ تنظیموں کے کردار کو بھی زیر بحث لایا جانا چاہیے۔ سفارتی ماہرین کا کہنا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کے بیانات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ دونوں ممالک ایران کے معاملے پر قریبی ہم آہنگی برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ تاہم واشنگٹن سفارتی راستے کو مکمل طور پر ترک کرنے کے حق میں نہیں دکھائی دیتا۔

قیامت، کبھی نہیں آئے گی، بابری مسجد نہیں بنے گی: یوگی

بارہ بنکی: اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے منگل کو زور دے کر کہا کہ 'قیامت' کا دن کبھی نہیں آئے گا اور اس لیے بابری مسجد کبھی دوبارہ نہیں بنے گی۔ ایودھیا کے پڑوسی ضلع بارہ بنکی میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے آدتیہ ناتھ نے کہا، ''ہم نے کہا تھا کہ 'رام للہ، ہم آئیں گے، مندر وہیں گے' (بچہ رام، ہم وہاں آکر مندر بنائیں گے) کیا مندر بن گیا ہے؟ کیا کوئی شک ہے؟'' سامعین نے ''جے شری رام'' کے نعرے لگا کر جواب دیا۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا، ''قیامت کا دن کبھی نہیں آئے گا اور اس لیے بابری ڈھانچہ کبھی دوبارہ نہیں بنے گا۔ جو لوگ 'قیامت' کے دن کا خواب دیکھ رہے ہیں وہ سڑ جائیں گے، وہ دن کبھی نہیں آئے گا،'' یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا۔ اتر پردیش حکومت کے ایک بیان کے مطابق، آدتیہ ناتھ آنجہانی مہنت بابا ہری شنکر داس مہاراج کی یاد میں بارہ بنکی کے دلہدے پور کوٹی میں رام جانکی مندر میں منعقد مذہبی رسومات میں حصہ لے رہے تھے۔ دو ہفتے قبل جنتا اُنائین پارٹی کے سربراہ ہمایوں کبیر انہیں مغربی بنگال کے مرشدآباد ضلع میں بابری مسجد کی نقل بنانے کے اعلان کے لیے ترنمول کانگریس سے معطل کر دیا گیا تھا، نے اعلان کیا تھا کہ بابری 2.0 کی تعمیر 11 فروری کو دوپہر سے شروع ہو جائے گی۔ بابری مسجد کا تنازعہ ایک صدی سے زیادہ پرانا ہے۔ سپریم کورٹ کے ایک فیصلے نے 9 نومبر 2019 کو ایودھیا میں متنازعہ مقام پر ایک ٹرسٹ کے ذریعہ رام مندر کی تعمیر کی حمایت کرتے ہوئے اور ہندوؤں کے مقدس شہر میں ایک مسجد کے لیے پانچ ایکڑ کا متبادل پلاٹ تلاش کرنے کے ذریعے اس مسئلے کو حل کر دیا تھا۔ ہندوؤں کا دعویٰ تھا کہ بابری مسجد ایک تین گنبد والی مسجد جسے مغل بادشاہ بابر نے یا اس کے حکم پر بنایا تھا کو حملہ آور مسلم فوجوں نے ایک موجودہ رام مندر کو مسمار کرنے کے بعد تعمیر کیا تھا۔ یہ 1885 میں ایک قانونی تنازعہ میں بدل گیا جب ایک مہنت مسجد کے باہر سائبان بنانے کی اجازت کے لیے عدالت میں گیا۔ درخواست خارج کر دی گئی۔ دسمبر 1949 میں، نامعلوم شرپسندوں نے بھگوان رام کی مورتی کو مسجد میں گھس دیا۔ اس ڈھانچے کو کارسیوکوں کے ایک بڑے ہجوم نے 6 دسمبر 1992 کو تباہ کر دیا تھا۔

وندے ماترم سے متعلق حکومت کا سرکلر دستور کی دفعہ ۲۵/ کے منافی

یہ مذہبی آزادی سلب کرنے کی کوشش: جمعیۃ علماء ہند

نئی دہلی: جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا محمد حکیم الدین قاسمی نے مرکزی وزارت داخلہ کی جانب سے 'وندے ماترم' کے سلسلے میں جاری کردہ سرکلر کو نہایت تشویشناک قرار دیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا ہے کہ یہ قدم دستور ہند کی دفعہ 25 کے تحت حاصل مذہبی آزادی کو سلب کرنے والا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین ہند میں ہر شہری کو اپنے مذہب پر عمل کرنے، اس کی تبلیغ کرنے اور اپنے عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کا ناقابل تنسیخ حق فراہم کیا گیا ہے۔ اس لیے کسی کے مذہبی عقیدہ کے خلاف اسے مخصوص نظم یا کلام کو پڑھنے پر مجبور کرنا آئین کے منافی ہے۔ مولانا محمد حکیم الدین قسمی نے بتایا کہ 'وندے ماترم' کے مکمل متن، خصوصاً چوتھے اور پانچویں بند میں مورتی وندنا اور بعض ہندو دیوی دیوتاؤں کا ذکر موجود ہے۔ اسلامی عقیدۂ توحید کے پیش نظر مسلمان غیر اللہ کی تعظیم یا پرستش نہیں کر سکتا اور نہ اس کی عبادت کا اظہار کر سکتا ہے۔ ایسا کرنے سے اس کا ایمان سلب ہو جائے گا۔ مولانا حکیم الدین قاسمی کا کہنا ہے کہ جمعیۃ علماء ہند فی نفسہ اس نظم کی مخالف نہیں ہے۔ اگر اکثریتی مذہب کے لوگ اسے پڑھنا چاہیں، تو ان کو اختیار ہے، ہم ان کی راہ میں نہیں آتے۔ لیکن اسے تمام شہریوں کے لیے لازم قرار دینا یا اسکولوں میں کمسن بچوں کو اس کے پڑھنے پر آمادہ یا مجبور کرنا مذہبی آزادی پر قدغن لگانے کے مترادف ہوگا۔ ہندوستان ایک تکثیری اور کثیر المذاہب ملک ہے جہاں آئین کی بالادستی اور 'کثرت میں وحدت' کا اصول ہی قومی یکجہتی کی بنیاد ہے۔ اس بنیاد کو کمزور کرنے والا کوئی بھی قدم ملک کے مفاد میں نہیں ہو سکتا۔ مسلمانانِ ہند کا یہ متفقہ اور دوٹوک موقف ہے کہ مذہبی آزادی کے منافی کسی بھی فیصلے کو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ ہم حکومت ہند سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ آئینی تقاضوں، عدالتی نظائر اور ملک کے ہمہ رنگ سماجی ڈھانچے کو پیش نظر رکھتے ہوئے مذکورہ سرکلر پر فوری نظر ثانی کرے تاکہ ملک میں مذہبی آزادی، آئینی وقار اور سماجی ہم آہنگی برقرار رہ سکے۔ جہاں تک وطن سے محبت کا تعلق ہے، تو یہ ہمارا دینی تقاضا ہے۔ ہم وطن سے ہمیشہ محبت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے، لیکن کوئی ایسا لفظ قابل قبول نہیں جو عبادت کے زمرے میں آتا ہے، جس کا حق ہمیں ہمارے ملک کے آئین نے دیا ہے اور جس کی بنیاد پر یہ ملک شیشہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح متحد ہے۔

وزیر اعلیٰ ہیمنت شرما کا مسلمانوں پر

گولی چلانے والا ویڈیو 'غیر قانونی' تھا: آسام بی جے پی کا دعویٰ

بی جے پی کی آسام اکائی نے سوشل میڈیا پر تنقید کا ہدف بننے والے متنازع ویڈیو کو ''غیر مجاز'' قرار دیا ہے جس میں وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا شرما کو علامتی طور پر مسلمانوں کی تصاویر پر گولیاں چلاتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ اس پوسٹ پر سیاسی ردعمل اور تنقید میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ متنازع ویڈیو گزشتہ ہفتے سنیچر کو آسام بی جے پی کے آفیشل 'ایکس' اکاؤنٹ سے شیئر کیا گیا تھا۔ ویڈیو پر بڑے پیمانے پر تنقید اور تنازع کے بعد اسے ڈیلیٹ کر دیا گیا تھا۔ ویڈیو میں شرما کے رائفل سنبھالنے کے ویڈیو کو مصنوعی ذہانت (اے آئی) سے تیار کردہ ایسے مناظر کے ساتھ جوڑا گیا تھا جن میں مسلمانوں کو بطور ہدف دکھایا گیا تھا۔ ویڈیو پر ''غیر ملکیوں سے پاک آسام''، ''کوئی رحم نہیں'' اور ''تم پاکستان کیوں نہیں گئے؟'' جیسے نعرے بھی درج تھے۔ آسام بی جے پی کے ریاستی صدر دلیپ سیکیا نے کہا کہ یہ پوسٹ پارٹی کی سوشل میڈیا ٹیم کے ایک رکن نے باضابطہ منظوری کے بغیر اپ لوڈ کی تھی۔ ریاستی اکائی کے سوشل میڈیا سیل کے چار کو-کنوینرز میں سے ایک کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ سیکیا نے اس اپ لوڈنگ کو ''ناپختہ'' اور ''بدانتظامی'' قرار دیا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ اگرچہ کو-کنوینرز کو معمول کی اپ ڈیٹس جیسے مبارکباد کے پیغامات یا پارٹی اعلانات پوسٹ کرنے کی اجازت ہے، لیکن وہ حساس مواد، خاص طور پر وزیر اعلیٰ سے متعلق مواد، مقررہ سوشل میڈیا انچارج یا وزیر اعلیٰ کے دفتر سے منظوری کے بغیر شائع کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔ اپوزیشن پارٹیوں کی جانب سے بی جے پی کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ کانگریس اور کل ہند مجلسِ اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) نے متنازع ویڈیو کے سلسلے میں پولیس میں شکایات درج کرائی ہیں۔ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) اور کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا نے کارروائی کے لیے سپریم کورٹ سے رجوع کیا ہے۔

ہندوستان واپس آئے بغیر وجے مالیہ کو کوئی راحت نہیں، بامبے ہائی کورٹ نے دیا آخری موقع

بامبے ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ عدالت کی کارروائی سے بچنے والا شخص راحت کا مستحق نہیں ہوسکتا۔ وجے مالیہ کو آخری موقع دیا گیا ہے کہ وہ واضح کریں آیا وہ ہندوستان واپس آنا چاہتے ہیں یا نہیں!

ممبئی: بامبے ہائی کورٹ نے مفرور کاروباری شخصیت وجے مالیہ کو سخت تنبیہ کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر عدالت کی کارروائی سے بچ رہا ہو، وہ انصاف پر مبنی راحت کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ عدالت نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ اگر مالیہ ہندوستان واپس نہیں آتے تو ان کی عرضی پر سماعت ممکن نہیں ہوگی، تاہم منصفانہ اصولوں کے تحت انہیں اپنا موقف واضح کرنے کا ایک آخری موقع دیا جا رہا ہے۔ چیف جسٹس چندر شیکھر کی سربراہی والی بنچ وجے مالیہ کی اس عرضی پر سماعت کر رہی تھی جس میں انہوں نے مفرور معاشی مجرم قانون، 2018 کی آئینی حیثیت اور خود کو مفرور قرار دیے جانے کی کارروائی کو چیلنج کیا ہے۔ سماعت کے دوران عدالت نے ریمارکس دیے کہ وہ یہ درج کرنے کے حق میں ہے کہ عرضی گزار عدالت کے دائرہ اختیار سے بچ رہے ہیں، اس لیے وہ کسی بھی طرح کی راحت کے حقدار نہیں ٹھہرائے جا سکتے۔ عدالت نے کہا کہ پہلے واپس آئیں، پھر قانون کے مطابق اپنی بات رکھیں۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ اگرچہ حالات کے پیش نظر عرضی فوری طور پر خارج کی جا سکتی تھی، لیکن شفافیت اور انصاف کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے معاملہ ملتوی کیا جا رہا ہے تاکہ وجے مالیہ یہ واضح کریں کہ آیا وہ وطن واپسی کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں۔ آئندہ سماعت اگلے ہفتے مقرر کی گئی ہے۔ اس سے قبل وزارت خارجہ نے بھی اپنے موقف میں کہا تھا کہ حکومت معاشی جرائم میں ملوث افراد کو ہندوستان واپس لانے کے لیے پوری طرح سنجیدہ ہے۔ وزارت کے ترجمان رندھیر جیسوال کے مطابق اس عمل میں کئی قانونی مراحل شامل ہیں، تاہم حکومت وجے مالیہ اور للت مودی جیسے افراد کو عدالت کے سامنے پیش کرنے کے لیے کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ لوک سبھا میں وزیر مملکت برائے مالیات پنکج چودھری نے بتایا کہ 31 اکتوبر 2025 تک پندرہ افراد کو مفرور معاشی مجرم قرار دیا جا چکا ہے۔ ان میں سے نو افراد پر سرکاری بینکوں کے ساتھ بڑے پیمانے پر مالی دھوکہ دہی کے الزامات ہیں، جن سے 645,26 کروڑ روپے کا اصل نقصان ہوا، جب کہ سود سمیت رقم 437,31 کروڑ روپے تک پہنچ چکی ہے۔ اب تک 187,19 کروڑ روپے کی وصولی کی جا چکی ہے۔ وجے مالیہ اور للت مودی نے اپنے خلاف لگائے گئے الزامات کو مسترد کیا ہے۔ وجے مالیہ نے حال ہی میں حکومت اور سرکاری بینکوں سے سوال اٹھایا تھا کہ وصول کی گئی رقم کے بارے میں مختلف بیانات کیوں سامنے آ رہے ہیں، اور انہوں نے اس معاملے کی جانچ کے لیے ریٹائرڈ جج کی تقرری کا مطالبہ بھی کیا تھا۔

شیخ حسینہ کا بنگلہ دیش الیکشن منسوخ کرنے کا مطالبہ

بنگلہ دیش کی سیاست ایک نئے موڑ پر آ گئی ہے۔ معزول وزیر اعظم اور عوامی لیگ کی صدر شیخ حسینہ نے حالیہ عام انتخابات کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے انہیں ''ووٹروں کے بغیر، غیر قانونی اور غیر آئینی'' قرار دیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ موجودہ انتخابی نتائج کو کالعدم قرار دے کر دوبارہ منصفانہ اور شفاف انتخابات کرائے جائیں۔ شیخ حسینہ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ انتخابی عمل میں عوامی شرکت نہ ہونے کے برابر رہی، جبکہ متعدد حلقوں میں اپوزیشن جماعتوں نے بائیکاٹ کیا۔ ان کے مطابق جب بڑی سیاسی قوتیں انتخابی عمل سے باہر ہوں اور ووٹر ٹرن آؤٹ انتہائی کم ہو، تو ایسے انتخابات عوامی مینڈیٹ کی نمائندگی نہیں کر سکتے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کئی پولنگ اسٹیشنز پر ووٹنگ کا تناسب غیر معمولی طور پر کم تھا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عوام نے انتخابی عمل پر اعتماد نہیں کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ''جمہوریت صرف بیلٹ پیپر سے نہیں چلتی، بلکہ اس کے لیے عوام کا فعال اعتماد اور شرکت ضروری ہے۔'' رپورٹس کے مطابق بنگلہ دیش میں حالیہ انتخابات اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے غیر منصفانہ ماحول کے الزامات کے سائے میں منعقد ہوئے۔ اپوزیشن نے الزام لگایا تھا کہ سرکاری دباؤ، گرفتاریاں اور سیاسی کارکنوں کے خلاف کارروائیاں انتخابی فضا کو متاثر کر رہی ہیں۔ حکومتی حلقوں نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا تھا کہ انتخابات آئینی تقاضوں کے مطابق منعقد ہوئے۔ شیخ حسینہ نے اپنے بیان میں کہا کہ موجودہ نتائج کو تسلیم کرنا جمہوری اقدار کے منافی ہوگا۔ انہوں نے الیکشن کمیشن سے مطالبہ کیا کہ وہ پورے انتخابی عمل کا آزادانہ جائزہ لے اور اگر ضروری ہو تو دوبارہ ووٹنگ کرائی جائے۔ ان کا مؤقف ہے کہ جمہوریت کی مضبوطی کے لیے شفافیت بنیادی شرط ہے۔ سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب ملک میں سیاسی تقسیم گہری ہو چکی ہے۔ بعض مبصرین کا کہنا ہے کہ انتخابی عمل کے بارے میں مختلف بیانات سے سیاسی عدم استحکام بڑھ سکتا ہے، جبکہ دیگر کا خیال ہے کہ شفاف تحقیقات سے عوامی اعتماد بحال ہو سکتا ہے۔ بین الاقوامی مبصرین کی جانب سے بھی بنگلہ دیش کے انتخابی عمل پر نظر رکھی جا رہی ہے۔ بعض تنظیموں نے ووٹنگ کے ماحول اور سیاسی آزادیوں کے حوالے سے سوالات اٹھائے ہیں، تاہم سرکاری نتائج کو آئینی عمل کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ شیخ حسینہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ وہ جمہوری جدوجہد جاری رکھیں گی اور عوام کے حقِ رائے دہی کے تحفظ کے لیے ہر آئینی راستہ اختیار کریں گی۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

لاتور مسلم نوجوان پر تشدد نفرتی فضا کا نتیجہ

مہاراشٹر و ممبئی میں نظم و نسق کی حالت انتہائی خستہ، ہجومی تشدد پر سخت قانونی کارروائی ضروری: ابوعاصم اعظمی

ممبئی (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر سماجوادی پارٹی لیڈر اور رکن اسمبلی ابوعاصم اعظمی نے ملک میں نفرتی ایجنڈے پر

تشویش کا اظہار کرتے ہوئے لاتور ٹرین میں ایک باشرع مسلم نوجوان پر تشدد تشویشناک قرار دیا اور کہا کہ ۲۰۱۴ سے ہی ملک میں نفرتی فضا عام ہوگئی ہے لاتور ٹرین سانحہ حکومت کی مسلمانوں کے خلاف نفرت کی فضا کا نتیجہ ہے۔ سپریم کورٹ کی ہدایت کے مطابق ملزمین کے خلاف ازخود کارروائی کی جائے۔ حکومت کو ایسے واقعات سدباب کیلئے ہجومی تشدد ماب لنچنگ کے خلاف سخت قانون بنایا جائے تاکہ ملزمین کی ضمانت میسر نہ ہو۔ ممبئی میں غیر قانونی بنگلہ دیشیوں کے خلاف کارروائی کے بیان پر اعظمی نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ پہلے ملک سے بنگلہ دیشی وزیر اعظم شیخ حسینہ کو ملک بدر کرنا چاہئے۔ ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے کو فوری طور پر شیخ حسینہ اور تسلیمہ نسرین کو ملک بدری کرنے کی سفارش مرکزی سرکار کو کرنی چاہیے اور مرکزی سرکار کو ہی بنگلہ دیشی دراندازوں کے خلاف کارروائی شروع کرنی چاہیے۔ مزید برآں، مرکزی حکومت کی بھی سرحدی حفاظت کی ذمہ داری ہے۔ دراندازوں کو آدھار کارڈ اور پاسپورٹ فراہمی میں ملوث تمام متعلقہ اداروں کے خلاف بھی سخت کارروائی کی جانی چاہئے۔ ممبئی میں قتل و غارت گری کے بڑھتے واقعات پر اعظمی نے تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ گوونڈی شیواجی نگر میں جرائم کے واقعات میں اضافہ ہوا یہاں ۱۹ سالہ لڑکی کے سر میں گولی داغی گئی۔ جرائم پیشہ افراد میں قانون کا خوف ختم ہو چکا ہے قتل، منشیات کا استعمال، ہفتہ وصولی اور تاوان جیسے جرائم میں اضافہ ہوگیا، لیکن حکومت ان پر قابو پانے کے بجائے وندے ماترم نہ گانے پر لوگوں کو غداری کے سرٹیفکیٹ جاری کرنے میں مصروف ہے۔ عوام کو اس کا نوٹس لینا چاہیے اور حکومت کے خلاف سخت آواز اٹھانی چاہیے۔ اعظمی نے مہاراشٹر اور ممبئی میں نظم و نسق کی حالت خستہ قرار دیا اور کہا کہ ریاست میں حالات انتہائی خراب ہے اس کے باوجود سرکار کی توجہ صرف نفرتی ایجنڈہ پر ہی ہے۔

ممبئی گڑھوں سے پاک شہر سڑکوں کو کنکریٹ پر بہتر منصوبہ بندی لازمی

ممبئی میونسپل کمشنر بھوشن گگرانی کی ہدایت، سڑکوں کو مقررہ معیاد میں مکمل کیا جائے

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) گڑھوں سے پاک ممبئی منصوبے کے تحت میونسپل کارپوریشن کے دائرہ اختیار میں سڑکوں کو کنکریٹ کرنے کا کام تیز رفتاری سے جاری ہے۔ کنکریٹ کی سڑکیں نقل و حمل کی رفتار اور آسانی فراہم کر رہی ہیں اور شہریوں کے قیمتی وقت اور ایندھن کی نمایاں بچت کر رہی ہیں۔ کنکریٹنگ فیز 1 کے تحت مقرر کردہ 77 فیصد کام پایہ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں، جبکہ فیز 2 کے تحت 52 فیصد کام مکمل ہو چکے ہیں، اور مجموعی طور پر 63 فیصد کام کامیابی سے مکمل ہو چکے ہیں۔ آئندہ کنکریٹنگ کے کاموں کے دوران سڑک کے لحاظ سے پیچیدہ منصوبہ بندی کی جانی چاہئے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن کمشنر بھوشن گگرانی نے واضح ہدایات دی ہیں کہ شروع کی گئی سڑک اور کھدائی کی گئی سڑک کو مقررہ وقت کے اندر مکمل کیا جائے۔ گگرانی نے یہ بھی ہدایات دی ہیں کہ کنکریٹنگ کا کام کرتے ہوئے عوامی نمائندوں کو بھی آگاہ کیا جائے، انہیں تفصیلی معلومات دی جائیں ممبئی کے بنیادی ڈھانچے کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے ایک پرجوش سیمنٹ کنکریٹنگ پروجیکٹ کو نافذ کیا جا رہا ہے۔ فیز 1 اور فیز 2 کے تحت شہر اور مضافاتی علاقوں میں کنکریٹنگ کا کام جاری ہے۔ میونسپل کمشنر بھوشن گگرانی نے ان کاموں کا جائزہ لیا۔ اس وقت انہوں نے یہ ہدایات دیں۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) ابھیجیت بنگر، ڈپٹی کمشنر (انفراسٹرکچر) مسٹر گریش نکم، چیف انجینئر (سڑکیں) جناب۔ منتایا سوامی اور دیگر متعلقہ انجینئر موجود تھے۔ میونسپل کمشنر گگرانی نے کہا کہ سڑک کنکریٹنگ پروجیکٹ سڑک کے سفر کو محفوظ، آسان اور تیز تر بنائے گا۔ کنکریٹ کی سڑکوں پر بارش کی وجہ سے گڑھوں کے واقعات کم سے کم ہیں، جس کے نتیجے میں دیکھ بھال اور دیکھ بھال کے اخراجات میں نمایاں بچت ہوتی ہے۔ سڑک کنکریٹنگ پروجیکٹ کا نفاذ ممبئی کے ٹرانسپورٹ سسٹم کو جدید بنانے میں ایک تاریخی سنگ میل بن گیا ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے اہم سڑک سیمنٹ کنکریٹنگ کے منصوبے کے فیز 1 اور فیز 2 کے تحت، 10 فروری 2026 تک کل 69.430 کلومیٹر کنکریٹنگ مکمل ہو چکی ہے۔ جبکہ فیز 1 کے تحت مقرر کردہ ہدف کا 77 فیصد، فیز 2 کے تحت مقرر کردہ ہدف کا 52 فیصد حاصل کر لیا گیا ہے۔ یعنی فیز 1 اور فیز 2 کے تحت مکمل ہونے والے کام کا فی صد 63 ہے۔ اس پر عمل درآمد اس طرح جاری ہے کہ کنکریٹنگ کے کام کے دوران سڑک کے لحاظ سے تفصیلی منصوبہ بندی کی وجہ سے شہریوں کو کم سے کم تکلیف کا سامنا کرنا پڑے۔ تاہم، اس کے حصول کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ جو سڑک، کھدائی کی گئی سڑک، مقررہ مدت میں مکمل ہو۔ اس سیشن میں یکم اکتوبر 2025 کے بعد شروع کئے گئے ہیں۔ گگرانی نے یہ بھی بتایا کہ اس سیشن میں سڑکوں کے نئے شروع ہونے والے کام کو مقررہ مدت میں مکمل کیا جانا چاہیے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) ابھیجیت بنگر نے کہا کہ ممبئی میں آبادی کی کثافت اور گنجان شہری تعمیراتی ڈھانچے کی وجہ سے یہ پروجیکٹ جو اتنے بڑے پیمانے پر نافذ کیا جا رہا ہے، بہت چیلنجنگ ہے۔ تاہم، کنکریٹنگ پروگرام کو منصوبہ بند طریقے سے اور مؤثر طریقے سے نافذ کیا جا رہا ہے۔ کنکریٹ کی سڑکوں پر عملدرآمد کے دوران کام کی جگہ پر انجینئرز کا موجود ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ کام شروع کرتے وقت کام کے معیار پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے، معیاری کام کا مطلب صرف یہ نہیں ہے کہ سڑک کی سطح اچھی ہے، بلکہ یہ بھی ہے کہ اس کی بنیادی سطح سے لے کر ہر سطح پر تمام اجزاء (ایگریگیٹس) اور ان سے متعلقہ نمی، درجہ حرارت وغیرہ پر سختی سے عمل کیا جائے۔ اس طرح کام کروانے کی بڑی تاکید ہونی چاہیے۔ اسسٹنٹ انجینئروں نے جواب دیا کہ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے ماہرین کی طرف سے دی گئی رہنمائی کی وجہ سے کنکریٹنگ کا کام زیادہ معیاری ہوتا جا رہا ہے۔ موجودہ سیشن کے اختتام سے پہلے 75 دن کی مدت ہے۔ اگر ان 75 دنوں کی احتیاط سے منصوبہ بندی کی جائے تو مانسون سے پہلے کنکریٹنگ پروجیکٹ کے ایک اہم مرحلے تک پہنچ سکتے ہیں۔

مالیگاؤں کا نعمانی پل پچاس فیصد مکمّل مزید تیزی سے تعمیر جاری، بارش سے قبل افتتاح ممکن حافظ عبداللہ

مجلس کے منتخب کارپوریٹروں نے حافظ عبداللہ، عبدالماجد حاجی کیساتھ نعمانی پل کا دورہ کیا

مالیگاؤں: (خیال اثر) مجلس اتحادالمسلمین کے مقامی رکن اسمبلی مفتی اسمٰعیل قاسمی کی گزشتہ سال انکی کوششوں سے ملے خطیر فنڈ پانچ کروڑ چھہتر لاکھ سے زیر تعمیر نعمانی پل کی تعمیر پچاس فیصد مکمل ہو چکی ہے اسطرح مجلس اتحاد المسلمین کے کارپوریشن الیکشن میں نومنتخب کارپوریٹروں کیساتھ نعمانی پل کا دورہ کرتے ہوئے حافظ عبداللہ و عبدالماجد حاجی نے نعمانی پل کا دورہ کرتے ہوئے ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے اظہار کیا اس موقع پر حافظ عبداللہ ابن مفتی اسمٰعیل قاسمی نے کہا کہ آج ہم لوگ کارپوریشن چناؤ کی گہما گہمی ختم ہونے کے بعد زیر تعمیر نعمانی پل کا جائزہ لینے کیلئے مجلس اتحادالمسلمین کے نومنتخب کارپوریٹروں کیساتھ نعمانی پل پر آئے تھے الحمدللہ پچاس فیصد کام مکمل ہو گیا ہے جو پانچ کروڑ چھہتر لاکھ روپے کے فنڈ سے تعمیر ہو رہا ہے جو مفتی اسمٰعیل قاسمی MLA نے بڑی جدوجہد و کوششوں سے ریاستی حکومت میں نمائندگی کرتے ہوئے فنڈ حاصل کیا یہ نعمانی پل تعمیر ہو رہا ہے قلعہ، رسولپورہ، اسلام آباد، باغ محمود کے علاقے میں رہنے والوں کو ایک طرف سے دوسری جانب نقل و حمل بالخصوص بارش کے ایام میں انھیں انکے بچوں عورتوں کو اسکول مدرسے بازار روزی روٹی کیلئے آنے جانے میں کافی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا اسے تکلیف کے پیش نظر مفتی اسمٰعیل قاسمی MLA نے مالیگاؤں سے ممبئی تک جدوجہد کرتے ہوئے 5 کروڑ 76 لاکھ سے زائد فنڈ حکومت سے منظور کروایا اور اسکا افتتاح کارپوریشن کے کمشنر سے ہوا یہ پل زیر تعمیر ہے لیکن اب ان شاء اللہ اس پل کی تعمیر سے محلہ قلعہ، باغ محمود، اسلام آباد وغیرہ کے ساکنین کو بڑی راحت ہوگی آدھا کام مکمّل ہو چکا ہے عنقریب جلد ہی اس نعمانی پل کی تعمیر مکمّل ہوگی اور عوام کیلئے جاری ہوگا بعد از عبدالماجد حاجی نے بیان دیا کہ مجلس اتحاد المسلمین کے نومنتخب کارپوریٹرس مفتی اسمٰعیل قاسمی MLA کی ایماء پر زیر تعمیر نعمانی پل کا جائزہ لینے کیلئے یہاں موجود ہیں اور ہم نے اس بات کا جائزہ لیا کام کتنا ہوا ہے اسکی کیا رفتار ہے اور کب تک تعمیر مکمّل ہوگی علاقے کے لوگوں کا کہنا تھا کہ کام بہت سست روی کا شکار ہے مفتی اسمٰعیل قاسمی بیرون شہر دیوبند میں اپنے کسی کام کی مصروفیت کی وجہ سے وہ نہ آسکے لیکن ہم حافظ عبداللہ کی قیادت میں یہاں آئے تھے اور ہم نے ٹھیکے دار سے کہا کہ پل کی تعمیر کی رفتار کو تیزی سے بڑھائیں جلد از جلد کام مکمّل کریں ابھی گرمی کے موسم آنے کے بعد بارش کا موسم آنے والا ہے ندی میں پانی کی مقدار بڑھ جاتی ہے اس سے پہلے یہ نعمانی پل کی تعمیر ہو جائے۔ ہم کوشش کریں گے کہ مفتی اسمٰعیل قاسمی کی نگرانی و سرپرستی میں نعمانی پل شاندار تعمیر ہوا سے جلد عوام کیلئے جاری کر دیا جائے گا اس موقع پر کارپوریٹر عمر فاروق جلیل، سلمان انیس کمال، اشتیاق قریشی، فاروق قریشی، مولانا علیم فلاحی، نعیم احمد 43، عطاء بھائی، عبدالاحد انصاری، عبدالخالق خلقا سپر نشاط، راشد سپہ سالار محلے کے سرکردہ افراد موجود تھے۔

نفرت انگیز زبان کا استعمال ممبئی کے حقیقی مسائل پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے

وارث پٹھان نے میئر ریتو تاوڑے پر کیا حملہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) اے آئی ایم آئی ایم کے رہنما وارث پٹھان نے بدھ کے روز ممبئی کی نومنتخب میئر ریتو تاوڑے پر سخت حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا کہ وہ عہدہ سنبھالنے کے فوراً بعد نفرت انگیز زبان استعمال کر رہی ہیں اور ان پر زور دیا کہ وہ متنازعہ بیانات دینے کے بجائے شہری مسائل کو دبانے پر توجہ دیں۔ غیر قانونی بنگلہ دیشی اور روہنگیا پاکروں کے خلاف کریک ڈاؤن پر تاودے کے تبصرے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے پٹھان نے کہا کہ بی جے پی لیڈر بغیر کسی معاون ڈیٹا کے سنگین الزامات لگا رہا ہے۔ پٹھان نے کہا کہ "اس نے اقتدار میں آتے ہی نفرت آمیز زبان استعمال کرنا شروع کر دی ہے۔ اس کے پاس اس بات کا کوئی ڈیٹا نہیں ہے کہ کتنے بنگلہ دیشی دراندازوں کو حراست میں لیا گیا یا گرفتار کیا گیا"، پٹھان نے کہا۔ انہوں نے مزید کہا کہ میئر ممبئی کے بنیادی مسائل کو نظرانداز کرتے دکھائی دیتے ہیں۔" وہ ممبئی کے حقیقی مسائل کو نہیں دیکھ پاتی ہیں۔ شہر میں آلودگی بہت بڑھ گئی ہے۔ اسے اپنے کام پر توجہ دینی چاہئے،" انہوں نے کہا۔ ریتو تاوڑے کو ممبئی کی شہری سیاست میں ایک تاریخی تبدیلی کی نشاندہی کرتے ہوئے، برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کی میئر کے طور پر بلا مقابلہ منتخب کیا گیا تھا۔ اس کے انتخاب نے بی ایم سی پر شیوسینا کا 25 سالہ کنٹرول ختم کر دیا اور 44 سال بعد بی جے پی کو شہر کے اعلیٰ شہری عہدے پر واپس لایا۔ میونسپل کمشنر بھوشن گگرانی نے باضابطہ طور پر شیوسینا (یو بی ٹی) کے امیدوار کھڑے نہ کرنے کے انتخاب کے بعد انہیں منتخب ہونے کا اعلان کیا۔ شنڈے سینا کے کارپوریٹر سنجے گاڈی بھی بلا مقابلہ ڈپٹی میئر منتخب ہوئے۔ پٹھان نے، تاہم، نئے میئر کے ایجنڈے کی توجہ پر سوال اٹھایا، اور کہا کہ ممبئی بگڑتی ہوئی فضائی آلودگی، شہری بنیادی ڈھانچے کے چیلنجوں اور معیار زندگی کے مسائل سے دوچار ہے جن پر فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے شہری ادارے کو سیاست کرنے کے خلاف انتباہ دیا اور کہا کہ گورننس کو ترجیح رہنا چاہئے۔ دریں اثنا، تاوڑے نے ایک وسیع تر ترقیاتی ایجنڈا کا خاکہ پیش کیا، جس میں ہوا کے معیار کو بہتر بنانا، سڑکوں کی کنکریٹائزیشن، پانی کی فراہمی کے منصوبے جیسے گارگئی، پنجال اور دامن گنگا ڈیم اور زیرو ویسٹ وارڈز، ڈیمانڈ پر بیت الخلا، جنرل زیڈ انٹرنشپ پروگرام اور ایک سمارٹ ٹریفک ترجیحی نظام جیسے اقدامات شامل ہیں۔

سونے اور چاندی کی قیمتوں میں اضافے کے بعد گرنے کے ساتھ قیمتی دھاتوں میں نمایاں اتار چڑھاؤ دیکھنے کو ملتا ہے

ممبئی، اجناس کی مارکیٹ میں پچھلے کچھ دنوں سے بڑے اتار چڑھاؤ دیکھے جا رہے ہیں۔ منگل کو شدید گراوٹ کے بعد بدھ کے تجارتی سیشن میں قیمتی دھاتوں کی قیمتوں میں زبردست اضافہ دیکھا گیا۔ دوسری جانب جمعرات کے سیشن میں سونے اور چاندی کی قیمتوں میں معمولی کمی دیکھی گئی جس کی بڑی وجہ امریکی ڈالر کی مضبوطی بتائی جاتی ہے۔ ملٹی کموڈٹی ایکسچینج (ایم سی ایکس) پر، اپریل کی ڈیلیوری کے لیے سونا 701,57,1 روپے فی 10 گرام کی کم ترین سطح پر آ گیا۔ جبکہ مارچ کے لیے چاندی کی قیمت بھی 2,58,730 روپے فی کلوگرام کی کم ترین سطح پر آ گئی۔ تاہم، یہ خبر لکھنے کے وقت (تقریباً 51:11 اے ایم)، ایم سی ایکس پر 2 اپریل کی ایکسپائری ڈیٹ کے ساتھ سونا تقریباً 0.24 فیصد، یا روپے کی کمی سے ٹریڈ کر رہا تھا۔ 378، روپے میں 1,58,377 فی 10 گرام۔ 5 مارچ کو ختم ہونے والی تاریخ کے ساتھ چاندی 0.39 فیصد، یا روپے کی کمی سے ٹریڈ کر رہی تھی۔ 1,015 روپے میں 2,62,003 فی کلوگرام۔ ابتدائی ٹریڈنگ میں ڈالر انڈیکس 96.83 سے بڑھ کر 96.94 تک پہنچ گیا۔ امریکہ سے روزگار کے مضبوط اعداد و شمار نے ڈالر کو مضبوط کیا۔ جب ڈالر مضبوط ہوتا ہے تو سونے اور چاندی جیسی قیمتی دھاتیں دوسرے ممالک کے لیے مہنگی ہو جاتی ہیں جس سے ان کی مانگ کم ہو سکتی ہے۔ ماہرین نے نوٹ کیا کہ جنوری میں، امریکہ میں ملازمتوں میں توقع سے زیادہ تیزی سے اضافہ دیکھا گیا، جس میں بے روزگاری کی شرح 3.4 فیصد تک گر گئی، جو کہ ایک مضبوط لیبر مارکیٹ کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس سے امریکی مرکزی بینک (فیڈرل ریزرو بینک آف انڈیا) کو کچھ وقت کے لیے سود کی شرحوں میں کوئی تبدیلی نہ کرنے کا اشارہ مل سکتا ہے۔ موتی لال اوسوال مالیاتی خدمات کے تجزیہ کار مانو مودی نے کہا کہ ملازمتوں میں گزشتہ 13 مہینوں میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا، لیکن نظرثانی شدہ اعداد و شمار کے مطابق، 2025 میں صرف 181,000 ملازمتیں شامل کی گئیں، بجائے اس کے کہ پہلے 584,000 کی اطلاع دی گئی تھی۔ اس سے قبل بین الاقوامی منڈی میں بڑھتے ہوئے جغرافیائی سیاسی تناؤ کی وجہ سے سونے اور چاندی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے درمیان ہونے والی بات چیت کے بعد یہ بات واضح ہو گئی کہ ایران کے معاملے پر کوئی 'حتمی' معاہدہ نہیں ہو سکا ہے۔

غیر مستقل عارضی ملازمین و کارکنان کو ملازمتی تحفظ فراہم ہو

کارکنان کی سہولیات کیلئے مالیاتی بجٹ میں بل پیش کرنے کا رئیس شیخ کا مطالبہ، وزیر اعلیٰ کو مکتوب بھی ارسال

ممبئی (اسٹاف رپورٹر) سماج وادی پارٹی کے بھیونڈی ایسٹ کے رکن اسمبلی رئیس شیخ نے مطالبہ کیا ہے کہ ریاست میں بڑی تعداد میں عارضی ملازمین و ورکرس جو اولا، اوبیر، بیلنکٹ وغیرہ سمیت ملٹی نیشنل کمپنی میں عارضی برسرپیکار ہے، ان کے باوجود انہیں کوئی سہولیات میسر نہیں ان ورکرس و کارکنان کو سہولیات بہم پہنچائی جائے۔ ان کو سہولیات فراہم کرنے کے لیے بجٹ اجلاس میں ایک بل لایا جائے اور بھیونڈی کے لیے ایک لاجسٹک پارک کا اعلان کیا جائے۔ رکن اسمبلی رئیس شیخ نے اس سلسلے میں پیر کو وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کو خط لکھا۔ اس سلسلے میں تفصیلات دیتے ہوئے ایم ایل اے رئیس شیخ نے کہا کہ ریاست میں 350 پلیٹ فارم پر 5 لاکھ عارضی و جز وقتی کارکن کام کر رہے ہیں۔ ممبئی میٹروپولیٹن علاقے میں ان کارکنوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ان کارکنوں کو سوشل سیکورٹی جیسی کوئی سہولت نہیں ملتی۔ ان کمٹم کارکنوں میں جنرل زیڈ نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد ہے۔ ان میں عدم اطمینان ہے کیونکہ انہیں ان کے کام کا مناسب معاوضہ اور سہولیات نہیں مل رہی ہیں۔ خط میں ایم ایل اے شیخ نے مطالبہ کیا ہے کہ غیر مستقل عارضی کارکنوں کو سہولیات فراہم کرنے کے حوالے سے آئندہ بجٹ اجلاس میں حکومتی بل لایا جائے۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے کہا کہ بھیونڈی ایشیا کا سب سے بڑا گودام کا مرکز ہے۔ لاجسٹک سیکٹر آج بھیونڈی کی پہچان بن گیا ہے۔ تاہم یہاں اس کاروبار کے لیے انفراسٹرکچر کا فقدان ہے۔ جس کی وجہ سے روزگار کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوئی ہے۔ سال 2025 کے مانسون سیشن میں وزیر صنعت ادے سمنت نے بھیونڈی کو لاجسٹک پارک فراہم کرنے کا اعلان کیا تھا۔ تاہم اس اعلان کے بعد کچھ نہیں ہوا۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کو لکھے گئے خط میں درخواست کی ہے کہ وہ بطور وزیر خزانہ آئندہ بجٹ پیش کرتے ہوئے بھیونڈی میں لاجسٹک پارک کے قیام کا اعلان کریں۔

ممبئی باندرہ ایچ وارڈ کا افسر سمیت مقادم رشوت ستانی کے الزام میں گرفتار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی باندرہ کھیرواری علاقہ میں ایک پلاٹ پر تعمیراتی کام پر انہدامی نہ کرنے کے عوض دو لاکھ روپے رشوت طلب کرنے والے بی ایم سی ایچ وارڈ کے افسر اور ایک مقادم کو انٹی کرپشن بیورو نے گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ انہدامی کارروائی نہ کرنے پر ایچ وارڈ کے افسر روپیش کوتھرے اور مقادم کو کپا قادر نے شکایت کنندہ سے ۲ لاکھ روپے کی رشوت طلب کی تھی پہلی قسط کے طور پر ڈیڑھ لاکھ روپے وصول کئے تھے اور ۵۰ ہزار روپے بقایا تھا جس کے بعد شکایت کنندہ نے سرکاری افسر کی شکایت کی اور اس کی توثیق کے بعد انٹی کرپشن بیورو نے کارروائی کرتے ہوئے دونوں کو گرفتار کیا ہے ملزمین نے تفتیش نے اس کا اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے شکایت کنندہ سے رقم وصول کی تھی جس کے بعد انٹی کرپشن نے ان کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

ویلینٹائن ڈے منانا اسلامی تعلیمات کے خلاف: الحاج محمد سعید نوری

ممبئی: رضا اکیڈمی کے جنرل سکریٹری الحاج محمد سعید نوری نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ ولینٹائن ڈے منانا اسلام میں حرام اور ناجائز ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق غیر محرم کے ساتھ بے تکلفی سے ملنا جلنا اور گلاب کا پھول دینا بھی ناجائز و حرام ہے، لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ہرگز اس غیر شرعی عمل میں حصہ نہ لیں۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج کل بعض مسلمان کثرت سے یہ دن مناتے ہیں، جو انتہائی باعثِ تشویش ہے۔ انہوں نے ائمۂ مساجد سے اپیل کی کہ وہ جمعہ کے خطبات میں اس موضوع پر ضرور روشنی ڈالیں اور عوام کو آگاہ کریں کہ اسلام میں ولینٹائن ڈے منانے کو ناجائز و حرام قرار دیا گیا ہے۔ الحاج محمد سعید نوری نے مزید کہا کہ یہ عمل نہ صرف اسلامی تعلیمات کے منافی ہے بلکہ ہندوستانی تہذیب و ثقافت میں بھی اسے ناپسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی دینی و تہذیبی اقدار کی حفاظت کریں اور غیر اسلامی رسومات سے دور رہیں۔

نفٹی آئی ٹی 5.51 فیصد گر گئی

مارکیٹ کیپ میں 6.1 لاکھ کروڑ روپے کی کمی ہوئی

ممبئی: اسٹاک مارکیٹ میں جمعرات کو آئی ٹی سیکٹر میں زبردست فروخت دیکھنے میں آئی، جس نے نفٹی آئی ٹی انڈیکس کو 5.51 فیصد گر کر چار ماہ کی کم ترین سطح پر دھکیل دیا۔ سرمایہ کار اے آئی کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ اور امریکہ میں ابتدائی شرح سود میں کمی کی توقعات کے بارے میں فکرمند نظر آئے۔ نفٹی آئی ٹی کمپنیوں کی کل مارکیٹ کیپٹلائزیشن 579,32,27 کروڑ تک گر گئی، تقریباً 6.1 لاکھ کروڑ کا نقصان۔ بڑی سافٹ ویئر کمپنیوں کے حصص میں 5.5 فیصد سے زائد کی کمی ہوئی۔ ٹاٹا کنسلٹنسی سروسز (ٹی سی ایس) کے حصص 5.48 فیصد گر کر 750,2 پر آ گئے، جو 52 ہفتوں میں اس کی سب سے کم سطح ہے۔ انفوسس بھی 5.48 فیصد، ٹیک مہندرا 6.40 فیصد گر گیا، جبکہ ایچ سی ایل ٹیک، ایمفیسس، اور وپرو کے حصص 5.4 سے 5 فیصد تک گرے۔ مارکیٹ کے ماہرین کا کہنا ہے کہ جدید ترین اے آئی ٹیکنالوجی کی آمد سے روایتی آئی ٹی سروسز متاثر ہو سکتی ہیں، جو کہ ہندوستانی آئی ٹی کمپنیوں کی آمدنی کا اہم ذریعہ ہیں۔ حال ہی میں، بشری نامی کمپنی نے "بادل ساتھی کام" کے نام سے ایک نیا اے آئی ٹول لانچ کیا، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ تمام کاروباری کاموں کو خود کار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس اے آئی سسٹم میں مبینہ طور پر آٹومیشن ٹولز موجود ہیں جو ملٹی سٹیپ ٹاسک کو سنبھال سکتے ہیں۔ جن کاموں کو پہلے علیحدہ سافٹ ویئر کی ضرورت ہوتی تھی وہ اب ایک پلیٹ فارم سے انجام دیے جا سکتے ہیں۔ اس سے روایتی سافٹ ویئر کمپنیوں کی مانگ کم ہو سکتی ہے۔ بین الاقوامی بروکریج فرم جیفریز نے اس صورتحال کو "ساسپوکالیپس" کا نام دیا ہے، جس کا مطلب ہے کہ اے آئی روایتی سافٹ ویئر کمپنیوں کی جگہ لے سکتا ہے۔ کچھ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اگر اے آئی روایتی خدمات کی جگہ لے لیتا ہے تو کمپنیوں کی آمدنی میں 40 فیصد تک کمی ہو سکتی ہے۔ امریکہ کے مضبوط روزگار کے اعداد و شمار نے بھی مارکیٹ کو متاثر کیا۔ گزشتہ ماہ امریکہ میں 1.3 لاکھ نئی ملازمتیں شامل ہوئیں اور بے روزگاری کی شرح 4.3 فیصد تک گر گئی۔

ممبئی میونسپل کارپوریشن بی ایم سی ۶ / جائیدادوں کی ای نیلامی

میونسپل کارپوریشن نے پراپرٹی ٹیکس کی ادائیگی میں بڑے نادہندگان کے خلاف سخت قدم اٹھاتے ہوئے ضبطی اور نیلامی کی کارروائی شروع کر دی ہے

ممبئی (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میونسپل کارپوریشن نے پراپرٹی ٹیکس کی ادائیگی میں بڑے نادہندگان کے خلاف سخت قدم اٹھاتے ہوئے ضبطی اور نیلامی کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ اس مہم کے تحت میونسپل کارپوریشن کے ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن ڈپارٹمنٹ نے آج 12 فروری 2026 کو کل 8 جائیدادوں کے خلاف کارروائی کی۔ متعلقہ جائیدادوں میں خالی پلاٹ، رہائشی پلاٹ، کمرشل پلاٹ، صنعتی پلاٹ، ہوٹل وغیرہ شامل ہیں۔ ان 8 بقایا جات پر مجموعی طور پر 8 لاکھ 45 ہزار 459 روپے کے بقایا جات ہیں۔ جرمانے سمیت پراپرٹی ٹیکس کی وجہ سے۔ بار بار نوٹسز کے باوجود بقایا جات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے متعلقہ 6 جائیدادوں کی عوامی ای نیلامی کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ دریں اثناء 2 پراپرٹی مالکان کو ٹیکس کی ادائیگی کے لیے 21 دن کا طویل نوٹس جاری کر دیا گیا ہے۔ اگر اس مدت میں ٹیکس ادا نہ کیا گیا تو نیلامی کا عمل شروع کر دیا جائے گا۔ دریں اثناء ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) ڈاکٹر اشونی جوشی نے وضاحت کی ہے کہ پراپرٹی ٹیکس میں نادہندہ اداروں کے خلاف اس طرح کی سخت کارروائی جاری رہے گی۔ میونسپل کمشنر بھوشن گگرانی کی واضح ہدایات کے تحت ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) ڈاکٹر اشونی جوشی اور جوائنٹ کمشنر (ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن) کی رہنمائی میں وشواس شنکروار، ممبئی میونسپل کارپوریشن کے دائرہ اختیار میں جائیداد کے مالکان سے پراپرٹی ٹیکس کی مؤثر طریقے سے وصولی کے لیے وسیع اور منصوبہ بند کوششیں جاری ہیں۔ میونسپل کارپوریشن انتظامیہ نے ٹیکس دہندگان سے بارہا اپیل کی ہے کہ وہ مقررہ مدت میں بقایا جات کی ادائیگی کریں اور جرمانہ اور قانونی کارروائی سے گریز کریں۔ تاہم، ممبئی میونسپل کارپوریشن نے اب جائیداد کے مالکان کے خلاف سخت موقف اختیار کیا ہے جو مسلسل نوٹس اور پیروی کے باوجود جان بوجھ کر ٹیکس ادا کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ ضبطی اور اٹیچمنٹ قرقی کے ایسے بقایا جات کے خلاف ٹھوس اور فیصلہ کن کارروائی کرنے کے لیے خصوصی مہم چلائی گئی ہے۔ ٹیکس ریکوری کے حوالے سے قوانین پر سختی سے عمل درآمد کے لیے جائیداد کی نیلامی کی کارروائی شروع کر دی گئی ہے میونسپل کارپوریشن کے ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن ڈپارٹمنٹ نے مالی سال 2025-26 کے لیے 200,6 کروڑ روپے کا ٹیکس وصولی کا ہدف مقرر کیا ہے۔ اس میں سے اب تک یعنی یکم اپریل 2025 سے 4 فروری 2026 تک 426,5 کروڑ 81 لاکھ کا پراپرٹی ٹیکس جمع کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ 31 مارچ 2026 تک پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لیے ایک جامع مہم بھی چلائی گئی ہے۔ ٹیکس ادا کرنا اور جو مالی استعداد کے باوجود پراپرٹی ٹیکس ادا نہیں کرتے۔ اگر مقررہ مدت کے اندر ٹیکس ادا نہیں کیا جاتا ہے، ممبئی میونسپل کارپوریشن ایکٹ کی دفعات کے مطابق، متعلقہ جائیداد کو سیکشن 203، 204، 205، 206 کے تحت پہلے ضبط کر کے نیلام کیا جائے گا۔ نوٹس میں واضح کیا گیا ہے کہ اگر جائیداد سے متوقع ٹیکس کی وصولی نہ کی گئی تو معزز عدالت کے عبوری حکم کے مطابق، پیٹ نمبر 25/2020 میں جائیداد کو نیلام کیا جائے گا۔ نیلام کیا جائے اس تناظر میں، ممبئی میونسپل کارپوریشن ایکٹ 1888 کے سیکشن 206(2) کے تحت نیلامی کا نوٹس جاری کیا گیا ہے، جیسا کہ ترمیم شدہ، ممبئی میونسپل کارپوریشن کے ای، ڈی، ایف ساؤتھ، ایچ ویسٹ، پی نارتھ، پی ساؤتھ اور آر نارتھ کے انتظامی ڈویژنوں میں نادہندہ ٹیکس دہندگان کی جائیدادوں پر نیلامی کا نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ یہ آٹھ جائیدادیں عوامی ای نیلامی کے ذریعے فروخت کی جائیں گی۔ اس میں گورگاؤں ویسٹ میں میسرز امیر پارک اینڈ ایموزمنٹ پرائیویٹ لمیٹڈ کے نام پر ہوٹل (پراپرٹی کی ریزرو ویلیو 268 کروڑ 16 لاکھ 9 ہزار 691)، بھیکا بھائی این اپادھیائے اور ایم جے کے نام پر دکانیں اور دفاتر، بھٹ کے نام پر ہوٹل (ریزرو مالیت 2 لاکھ 95 ہزار 955)۔ M/s کے نام پر رہائشی پلاٹ دہیسر میں وکیلال انویسٹمنٹ کمپنی (جائیداد کی ریزرو ویلیو 34 کروڑ 81 لاکھ 19 ہزار 520)، پریل میں مسٹر کے نام پر جائیداد میں لکشمن رگھوناتھ شیٹئے اور گوپال پنڈلک شیٹئے کے نام پر ایک خالی پلاٹ (اثاثہ قیمت 34 کروڑ 14 لاکھ 13 ہزار روپے)، دفتر کی قیمت 34 کروڑ 14 لاکھ 13 ہزار روپے مزگاؤں میں جینت آئل مل (اثاثہ کی قیمت 23 کروڑ 20 لاکھ 97 ہزار 852 روپے) اور کرار گاؤں، ملاڈ میں بچو بھائی ڈا سچو اور کمپنی کے مالک کے نام پر ایک کمرشل ایئر کنڈیشنڈ شیڈ (اثاثہ کی قیمت 9 کروڑ 23 لاکھ 4 ہزار 492 روپے) وغیرہ۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

بنگلہ دیش: محمد یونس نے انتخاب کو خوف کی رات کا خاتمہ، امید کی صبح کا آغاز کہا

بنگلہ دیش میں عام انتخابات میں عوام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، ۱۷؍کروڑ کی آبادی والے اس ملک میں ۳۰۰؍رکن پارلیمانی نشستوں کیلئے ۲۰۳۴؍امیدوار میدان میں ہیں، جبکہ ۴۲۰۰۰؍مراکز پر عوام عام انتخاب کے ساتھ ہی آئینی ترمیم کیلئے بھی ووٹ کریں گے، خبروں کے مطابق ۴۸؍فیصد عوام نے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا

بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد پہلے عام انتخاب میں عوام نے اپنے رائے دہی کے حق کا استعمال کیا، اس دوران عبوری حکومت کے سربراہ محمد یونس نے اس انتخاب کو خوف کی رات کا خاتمہ اور امید کی صبح کا آغاز قرار دیا۔ ۱۲؍کروڑ ۷۶؍لاکھ سے زائد افراد ووٹ ڈالنے کے اہل ہیں اور وہ آئینی اصلاحات پر بھی اپنی رائے دیں گے۔ نتائج جمعرات کی دیر رات تک آتے رہیں گے جب کہ ملک بھر کے ۴۲۰۰۰؍ووٹنگ مراکز پر ۳۰۰؍ارکان پارلیمان کا انتخاب کیا جائے گا۔ کل ۵۱؍سیاسی جماعتیں اور ۲۰۳۴؍امیدوار پارلیمانی نشستوں کے لیے مقابلہ کررہے ہیں، جن میں ۲۷۵؍آزاد امیدوار شامل ہیں۔ ۳۰۰؍عام نشستوں کے علاوہ، جہاں امیدوار براہ راست عوام کے ووٹ سے منتخب ہوتے ہیں، پارلیمان میں خواتین کے لیے ۵۰؍مخصوص نشستیں بھی ہیں، جس سے ایوان کی کل رکنیت ۳۵۰؍ہوجاتی ہے۔ خبروں کے مطابق ۴۸؍فیصد عوام نے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا۔ عبوری سربراہ محمد یونس نے بھی دارالحکومت میں ووٹ ڈالا۔ ووٹ ڈالنے کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے یونس نے کہا، ”آج سارے بنگلہ دیش کے لیے خوشی کا دن ہے، ہمارے خواب پریشان کا خاتمہ، نئے خوابوں کا آغاز۔“ انہوں نے کہا کہ انہیں عوامی انتظامیہ اور انصاف کا مکمل طور پر ٹوٹا پھوٹا نظام ملا تھا جس کی جامع اصلاحات کی ضرورت تھی۔ علاوہ ازیں یونس نے جمہوری تبدیلی کے لیے اصلاحات کا ایک منشور پیش کیا ہے، جس کا مقصد آمرانہ یک جماعتی نظام کی واپسی کو روکنا ہے۔ اس میں وزیر اعظم کے لیے مدت کی حد، پارلیمان کا ایوانِ بالا، صدر کے اختیارات میں اضافہ اور عدلیہ کی مزید آزادی تجویز کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں مستقبل کے تمام عام انتخابات کی نگرانی کے لیے غیر جانبدار، غیر جماعتی نگران ادارے کی بحالی کی تجویز بھی شامل ہے۔ یونس نے کہا کہ ”ہم یہاں سے نئے بنگلہ دیش کی جانب سفر شروع کریں گے۔ میں آپ سب سے ریفرنڈم میں شرکت کی اپیل کرتا ہوں۔ یہ نہ صرف اپنے نمائندے چننے بلکہ ریفرنڈم میں حصہ لینے کے لیے بھی اہم ہے۔“ دریں اثناء انتخاب کے دوران حفاظت کے سخت انتظامات کئے گئے ہیں، جس کے تحت مختلف اداروں کے ۹؍لاکھ ۵۸؍ہزار اہلکار تعینات کئے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ ملک کا ۱۳؍واں قومی انتخابات ہے، جس میں ۱۹۷۱ء کے بعد پہلی بار بنگلہ دیش سے باہر مقیم تارکین وطن کو ڈاک کے ذریعے ووٹ ڈالنے کی سہولت دی گئی ہے۔ یادر ہے کہ عوامی بغاوت کے بعد شیخ حسینہ نے ۱۵؍سالہ دور اقتدار کے خاتمے کے بعد یہ پہلا عام انتخاب ہے۔

پولنگ اسٹیشن پر بی این پی لیڈر کا انتقال:

کھلنہ میں پولنگ اسٹیشن پر ووٹ ڈالنے کے دوران میٹروپولیٹن بی این پی کے لیڈر محبوب زمان کوچی (۶۰؍سالہ) انتقال کر گئے۔ یہ واقعہ صبح ۹؍بجے کے قریب کھلنہ، مدرسہ پولنگ سینٹر پر پیش آیا۔ بی این پی کے مطابق، کوچی ووٹ ڈالنے پولنگ اسٹیشن آئے تھے اور مرکز کے اندر ووٹ مانگنے کی کوششوں کی مخالفت کی۔ مبینہ طور پر حریف جماعت اسلامی کے کارکنوں نے انھیں دھکا دیا، جس سے وہ گر کر زخمی ہو گئے۔ انھیں ایک نجی میڈیکل کالج اسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے انھیں مردہ قرار دے دیا۔ میٹروپولیٹن بی این پی میڈیا سیل کے کنوینر میزان الرحمان نے پروتھم آلو کو بتایا کہ کوچی طویل عرصے سے دل کے عارضے میں مبتلا تھے۔ انھوں نے کہا کہ صبح سے مرکز پر کشیدگی تھی۔ اطلاع ہے کہ عالیہ مدرسہ کے پرنسپل عبدالرحیم جماعتِ اسلامی کی مہم چلا رہے تھے، اور جب کوچی نے انھیں روکنے کی کوشش کی تو انھوں نے اور ان کے ساتھیوں نے کوچی کو دھکا دے دیا، جس سے وہ درخت سے ٹکرا کر گر گئے۔

پاکستان کی سپریم کورٹ میں توشہ خانہ کیس کا فیصلہ محفوظ

اسلام آباد: پاکستان کی سپریم کورٹ نے آج پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی اور معزول وزیراعظم عمران خان سے متعلق کئی مقدمات کی سماعت کی۔ عدالت نے اسلام آباد ہائی کورٹ میں جاری توشہ خانہ کیس کی سماعت پر حکم امتناعی پر فیصلہ محفوظ کرلیا۔ اس نے 16 فروری سے پہلے ان کی آنکھوں کا معائنہ کرنے اور ان کے بچوں سے ٹیلی فون پر بات چیت کرانے کا بھی حکم دیا۔ سپریم کورٹ نے آنکھوں کے معائنے کے دوران اہل خانہ کی موجودگی کی درخواست مسترد کر دی۔ دنیا نیوز کی رپورٹ کے مطابق اٹارنی جنرل عدالت کے دوست بیرسٹر سلمان صفدر کے ہمراہ آج چیف جسٹس آف پاکستان (سی جے پی) یحییٰ آفریدی اور جسٹس شاہد بلال پر مشتمل بینچ کے سامنے پیش ہوئے۔

ایمیکس کیوری صفدر نے عمران خان کو جیل میں دی جانے والی سہولیات سے متعلق اپنی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس میں کہا گیا کہ عمران نے جیل میں فراہم کی جانے والی سیکیورٹی اور کھانے پر اطمینان کا اظہار کیا۔ چیف جسٹس یحییٰ آفریدی نے کہا کہ بینچ رپورٹ کی سفارشات کا جائزہ لینے کے بعد مناسب حکم جاری کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام آباد ہائی کورٹ کے فیصلے تک معاملہ زیر التوا رہے گا۔ سپریم کورٹ نے پی ٹی آئی کے بانی کی صحت سے متعلق خدشات سے متعلق بھی فیصلہ محفوظ کرلیا۔ بنچ کو بتایا گیا کہ پی ٹی آئی نے عمران خان سے ملاقات کے لیے پارٹی کے 6 رہنماو※ ں کی فہرست اڈیالہ جیل حکام کو فراہم کی تھی۔ چیف جسٹس نے کہا کہ صحت سب سے اہم مسئلہ ہے اور اس معاملے پر حکومت کا موقف مانگا جائے گا۔ اٹارنی جنرل نے سپریم کورٹ کو بتایا کہ قیدیوں کو صحت کی سہولیات فراہم کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے اور یقین دلایا کہ اگر قیدی ناخوش ہیں تو ضروری کارروائی کی جائے گی۔ چیف جسٹس آف پاکستان نے بچوں کے ساتھ فون کالز کے معاملے کو بھی اہم قرار دیا اور حکومت کے جواب پر اعتماد کا اظہار کیا۔ سپریم کورٹ نے حکم دیا کہ 16 فروری سے پہلے عمران خان کی آنکھوں کے چیک اپ اور ان کے بچوں سے فون کالز کا انتظام کیا جائے، اٹارنی جنرل نے ہدایات پر عمل کی یقین دہانی کرائی۔

سعودی عرب: شاہ سلمان کی ملک گیر اپیل کے بعد آج نمازِ استسقاء ادا کی گئی

مملکت سعودی عرب کے خادم الحرمین الشریفین سلمان بن عبدالعزیز آل سعود نے ملک بھر میں آج نمازِ استسقاء ادا کرنے کی ہدایت جاری کی۔ شاہی دیوان کی جانب سے جاری سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ عوام الناس اللہ تعالیٰ کے حضور رجوع کریں، توبہ واستغفار کریں اور بارش کے نزول کے لیے خصوصی دعا کریں۔ بیان کے مطابق نمازِ استسقاء سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق ادا کی جاتی ہے، خصوصاً ایسے مواقع پر جب بارش میں تاخیر ہو یا خشک سالی کے آثار نمایاں ہوں۔ شاہی فرمان میں شہریوں اور مملکت میں مقیم غیر ملکیوں دونوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ اس دن عاجزی اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے رحمت و برکت کی دعا کریں۔ سعودی عرب میں نمازِ استسقاء کا اہتمام عموماً ملک کی بڑی اور چھوٹی مساجد میں اجتماعی طور پر کیا جاتا ہے۔ بالخصوص مسجد الحرام مکہ مکرمہ اور مسجد نبوی مدینہ منورہ میں بڑی تعداد میں نمازی اس نماز میں شریک ہوتے ہیں۔ ائمہ کرام نماز کے بعد خطبہ دیتے ہیں اور اجتماعی دعا کی جاتی ہے جس میں بارش، رزق میں برکت اور ملک وامت کی فلاح کی التجا کی جاتی ہے۔ شاہی بیان میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ مسلمان اس موقع پر اپنے اعمال کا محاسبہ کریں، گناہوں سے توبہ کریں، کثرت سے استغفار کریں اور صدقات وخیرات میں اضافہ کریں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق اجتماعی دعا اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا رحمت کے نزول کا سبب بنتا ہے۔ خیال رہے کہ مملکت میں حالیہ عرصے کے دوران بعض علاقوں میں بارش کی کمی اور موسمی تغیرات کے باعث پانی کے ذخائر اور زرعی سرگرمیوں پر اثرات کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ سعودی حکام باقاعدہ طور پر موسمیاتی صورتحال کی نگرانی کرتے ہیں، تاہم مذہبی وروحانی پہلو سے نمازِ استسقاء کو ایک اہم اجتماعی عبادت سمجھا جاتا ہے جو معاشرے میں اتحاد اور امید کو فروغ دیتی ہے۔ اسلامی تاریخ میں نمازِ استسقاء کی بنیاد عہدِ نبوی ﷺ میں رکھی گئی۔ روایات کے مطابق جب مدینہ منورہ میں قحط یا بارش کی کمی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ کھلے میدان میں نماز ادا کرتے اور بارش کے لیے دعا فرماتے۔ اسی سنت کی پیروی کرتے ہوئے سعودی قیادت وقتاً فوقتاً ایسی اپیل جاری کرتی رہی ہے۔ سعودی عرب میں اس اعلان کے بعد وزارتِ اسلامی امور اور متعلقہ حکام مساجد میں انتظامات مکمل کرتے ہیں تاکہ نماز باقاعدہ اور منظم انداز میں ادا کی جاسکے۔ شہریوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ مقررہ اوقات پر قریبی مساجد میں حاضر ہوں اور نظم وضبط کا خیال رکھیں۔

حماس نے غزہ پر بین الاقوامی سرپرستی کو مسترد کردیا

حماس کے ایک سینئر عہدیدار نے غزہ کی پٹی پر کسی بھی قسم کی بیرونی سرپرستی کو مسترد کرنے کے مؤقف کا اعادہ کرتے ہوئے زور دیا کہ علاقے میں تعینات کی جانے والی کوئی بھی بین الاقوامی فورس صرف سرحدی امور تک محدود ہونی چاہیے۔ حماس کے سینئر رہنما اسامہ حمدان نے کہا کہ کسی بھی غیر ملکی فوج کو صرف اسرائیلی جارحیت کو روکنے اور جنگ بندی کی خلاف ورزیوں کو بند کرنے پر توجہ دینی چاہیے، اور غزہ کے داخلی نظم ونسق میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔

انڈونیشیا کی تعیناتی سے متعلق خبروں پر ردِعمل

حمدان نے یہ بات الجزیرہ مباشر کے شام کے پروگرام میں ان رپورٹس پر ردِعمل دیتے ہوئے کہی جن میں کہا گیا تھا کہ انڈونیشیا غزہ میں استحکام کے لیے ہزاروں فوجی بھیجنے پر غور کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حماس نے براہِ راست انڈونیشیائی حکومت سے رابطہ کیا ہے اور واضح کیا ہے کہ ”کوئی بھی بین الاقوامی فورس سرحدوں پر غیر جانبدار کردار کی پابند ہو اور ایسے مؤقف اختیار نہ کرے جو فلسطینی عوام کی خواہشات کے خلاف ہوں یا اسرائیلی قبضے کا متبادل بنیں۔“ حمدان نے مزید کہا کہ انڈونیشیائی حکام نے حماس کو واضح یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ غزہ کے اندر کسی بھی ”اسرائیلی“ ایجنڈے پر عمل درآمد میں حصہ نہیں لیں گے، اور اگر ان کا کوئی کردار ہوا بھی تو وہ فلسطینیوں اور قابض افواج کے درمیان حد بندی تک محدود ہوگا اور شہری معاملات میں مداخلت نہیں کی جائے گی۔

مزاحمت کے ہتھیاروں سے متعلق مؤقف

نیویارک ٹائمز کی ایک رپورٹ میں مزاحمت کو غیر مسلح کرنے سے متعلق مجوزہ مسودے پر بات کرتے ہوئے حمدان نے کہا کہ فلسطینی ہتھیاروں کا تعلق براہِ راست قبضے کے وجود سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”۱۹۱۷ء سے تنظیم زمین کی واپسی اور قومی آزادی کے حصول کے لیے پرعزم رہی ہے اور مزید کہا کہ تنظیم کے ہتھیار بین الاقوامی قانون اور فلسطینی عوام کی خواہشات کے مطابق جائز ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ یروشلم کو دارالحکومت بنا کر ایک آزاد فلسطینی ریاست کے قیام تک یہ ہتھیار ترک نہیں کیے جائیں گے۔

ٹرمپ کی نیتن یاہو کو تنبیہ: ایران سے جوہری بات چیت جاری رہے، وینس کا انتباہ

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو سے ملاقات میں ایران کے ساتھ جوہری مذاکرات جاری رکھنے پر زور دیا ہے۔ دوسری جانب امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے تہران کو سخت پیغام دیتے ہوئے خبردار کیا کہ اگر سفارت کاری ناکام ہوئی تو امریکہ کے پاس ”دیگر آپشنز“ بھی موجود ہیں۔

امریکہ اور اسرائیل کے درمیان اعلیٰ سطحی رابطے کے دوران ایران کا جوہری پروگرام ایک بار پھر عالمی توجہ کا مرکز بن گیا ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے وہائٹ ہاؤس میں اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو سے ملاقات کے دوران ایران کے ساتھ جاری سفارتی عمل کو برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ رپورٹس کے مطابق ٹرمپ نے واضح کیا کہ امریکہ کی ترجیح سفارتی حل ہے، اور اگر بات چیت کے ذریعے ایران کے جوہری پروگرام کو محدود کیا جاسکتا ہے تو یہ خطے کے لیے بہتر ہوگا۔ تاہم انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر مذاکرات تعطل کا شکار ہوئے تو واشنگٹن کے پاس ”متبادل راستے“ موجود ہیں، جن میں سخت پابندیاں یا دیگر اقدامات شامل ہو سکتے ہیں۔ اس ملاقات میں مشرقِ وسطیٰ کی مجموعی صورتحال، ایران کے یورینیم افزودگی پروگرام، اور اسرائیل کی سلامتی سے متعلق خدشات پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اسرائیل طویل عرصے سے اس بات پر زور دیتا آیا ہے کہ ایران کے جوہری عزائم نہ صرف اسرائیل بلکہ پورے خطے کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔ ادھر امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے میڈیا سے گفتگو میں ایران کو واضح انتباہ دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکہ سفارتی عمل کو موقع دینا چاہتا ہے، لیکن اگر ایران نے اپنی جوہری سرگرمیوں کو محدود نہ کیا تو سخت ردعمل خارج از امکان نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ”ہم مذاکرات کو ترجیح دیتے ہیں، لیکن قومی سلامتی کے تحفظ کے لیے ہر آپشن میز پر ہے۔“ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب ایران اور مغربی ممالک کے درمیان جوہری پروگرام سے متعلق کشیدگی دوبارہ بڑھتی دکھائی دے رہی ہے۔ سابقہ جوہری معاہدے کے بعد مختلف ادوار میں مذاکرات کا سلسلہ تعطل کا شکار رہا ہے، جبکہ ایران کی افزودگی کی سطح پر عالمی خدشات بھی سامنے آتے رہے ہیں۔ نیتن یاہو نے بھی ملاقات کے بعد بیان دیا کہ اسرائیل کسی ایسے معاہدے کی حمایت نہیں کرے گا جو ایران کو جوہری صلاحیت برقرار رکھنے کی اجازت دے۔ ان کے مطابق کسی بھی ممکنہ معاہدے میں ایران کے بیلسٹک میزائل پروگرام اور خطے میں اس کی حمایت یافتہ تنظیموں کے کردار کو بھی زیر بحث لایا جانا چاہیے۔ سفارتی ماہرین کا کہنا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کے بیانات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ دونوں ممالک ایران کے معاملے پر قریبی ہم آہنگی برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ تاہم واشنگٹن سفارتی راستے کو مکمل طور پر ترک کرنے کے حق میں نہیں دکھائی دیتا۔ سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق موجودہ صورتحال میں سفارت کاری اور دباؤ کی حکمت عملی بیک وقت استعمال کی جارہی ہے۔ ایک جانب مذاکرات جاری رکھنے کی بات کی جارہی ہے، تو دوسری جانب ایران کو سخت پیغامات بھی دیے جارہے ہیں تاکہ وہ اپنے جوہری پروگرام میں پیش رفت محدود کرے۔ عالمی برادری کی نظریں اب آئندہ مذاکراتی مرحلے پر مرکوز ہیں۔ اگر سفارتی کوششیں کامیاب ہوئیں تو خطے میں کشیدگی کم ہوسکتی ہے، بصورت دیگر مشرقِ وسطیٰ میں تناؤ مزید بڑھنے کا خدشہ برقرار رہے گا۔

ایران: انقلابِ اسلامی کی ۴۷؍ویں سالگرہ منائی گئی

ایران کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں گزشتہ روز انقلاب ایران کی ۴۷؍ویں سالگرہ جوش وخروش کے ساتھ منائی گئی۔ اس موقع پر ریلیوں کے شرکاء نے ہاتھوں میں ایران کے قومی پرچم، انقلاب کے بانی امام خمینیؒ، رہبر انقلاب کی تصاویر اور شہداء کی یادگار تصاویر اٹھا رکھی تھیں۔ شرکاء نے نعرے لگا کر واضح کیا کہ ایران کی خودمختاری اور قومی سلامتی کے تحفظ کے لئے ایرانی قوم پہلے بھی میدان میں موجود رہی اور اب بھی پورے عزم اور حوصلے کے ساتھ موجود ہے اور آج ایک بار پھر انقلابِ اسلامی کے بنیادی مقاصد کے ساتھ اپنے عہد کی تجدید کرتی ہے۔ ریلی کے دوران شرکاء نے عالمی استکباری قوتوں کے خلاف نعرے لگائے، جن میں امریکہ مردہ باد اور اسرائیل مردہ باد کے نعرے نمایاں تھے۔ انہوں نے اسلامی جمہوری نظام کی حمایت اور قیادت کے ساتھ اپنی وفاداری کا بھی اظہار کیا۔ شرکاء کا کہنا تھا کہ وہ اپنی بھرپور موجودگی کے ذریعے رہبر انقلاب کے پیغام پر لبیک کہتے ہوئے دشمن کو واضح طور پر یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ایرانی قوم کو دباؤ یا دھمکیوں سے مرعوب نہیں کیا جاسکتا۔

ٹرمپ سے اختلاف، کنیڈا پر عائد محصولات ختم کرنے کا بل منظور

یہ ووٹنگ ریپبلکن اکثریتی ایوان کی جانب سے ٹرمپ کے خلاف ایک غیر معمولی تنقید سمجھی جارہی ہے، ایسے وقت میں جب کانگریس کے اراکین کو وسط مدتی انتخابات کا سامنا ہے۔

امریکی ایوانِ نمائندگان نے ایک ایسا بل منظور کرلیا ہے جس کے تحت صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے کنیڈا پر عائد کردہ محصولات (ٹیرف) واپس لیے جاسکیں گے۔ یہ اقدام اس بات کا اشارہ ہے کہ ریپبلکن پارٹی کے اندر ٹرمپ انتظامیہ سے اختلاف کرنے کی آمادگی بڑھ رہی ہے۔ بدھ کو ہونے والی ووٹنگ میں کئی ریپبلکن اراکین نے پارٹی پالیسی کے برعکس ڈیموکریٹس کے ساتھ مل کر ووٹ دیا۔ حتمی نتائج کے مطابق ۲۱۹؍ووٹ ٹرمپ کے ہنگامی اختیارات کے تحت کنیڈا پر ٹیرف عائد کرنے کے اختیار کے خاتمے کے حق میں ڈالے گئے جبکہ ۲۱۱؍اراکین نے بل کی مخالفت کی۔ یہ ایوان نمائندگان کی جانب سے ایک غیر معمولی سرزنش تھی، جہاں ریپبلکن پارٹی کو ۲۱۸؍نشستوں کی اکثریت حاصل ہے۔ ووٹنگ سے قبل ڈیموکریٹس نے اپنے ریپبلکن ساتھیوں کو چیلنج کیا کہ وہ ٹرمپ کی مخالفت کریں، جو پارٹی پر نمایاں اثر ورسوخ رکھتے ہیں۔ نیویارک سے تعلق رکھنے والے ڈیموکریٹ رکن گریگوری میکس، جو اس قرارداد کے محرک تھے، نے کہا کہ ”آج کا ووٹ بہت سادہ ہے، کیا آپ امریکی خاندانوں کے لیے زندگی گزارنے کی لاگت کم کرنے کے حق میں ووٹ دیں گے یا ایک شخص، ڈونالڈ جے ٹرمپ، سے وفاداری کی خاطر قیمتیں بلند رکھیں گے؟“ یہ ووٹنگ ایسے وقت میں ہوئی ہے جب امریکہ میں اہم وسط مدتی انتخابی موسم شروع ہورہا ہے۔ ابتدائی پارٹی انتخابات (پرائمریز) مارچ میں شروع ہوں گے جبکہ عام انتخابات نومبر میں ہوں گے۔ ایوانِ نمائندگان کے تمام اراکین اپنے اپنے حلقوں سے دوبارہ انتخاب کے لیے میدان میں ہوں گے۔ ٹرمپ کی گرتی ہوئی مقبولیت کے پیش نظر ریپبلکن اراکین کو ایک مشکل انتخاب کا سامنا ہے یا تو وہ ان کی کم مقبول پالیسیوں کی مخالفت کریں یا پھر ممکنہ انتخابی نقصان کے باوجود ان کی حمایت جاری رکھیں۔ دوسری جانب ٹرمپ نے خبردار کیا کہ جو بھی ریپبلکن بدھ کے بل کے حق میں ووٹ دے گا، اس کے انتخابی امکانات متاثر ہو سکتے ہیں۔ ووٹنگ سے قبل سوشل میڈیا پر اپنے پیغام میں ٹرمپ نے لکھا کہ ”ایوان یا سینیٹ میں کوئی بھی ریپبلکن جو ٹیرف کے خلاف ووٹ دے گا، اسے انتخابات کے وقت سنگین نتائج بھگتنا پڑیں گے اور اس میں پرائمریز بھی شامل ہیں۔“ انہوں نے کنیڈا جو امریکہ کا ایک بڑا تجارتی شراکت دار اور قریبی اتحادی ہے، پر بھی الزام عائد کیا کہ وہ اپنے جنوبی ہمسائے کے ساتھ ناانصافی کرتا رہا ہے۔ ٹرمپ نے ایک اور پیغام میں کہا کہ کنیڈا نے کئی برسوں تک تجارت کے معاملے میں امریکہ سے فائدہ اٹھایا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ”ہمارے شمالی سرحدی معاملات میں ان سے نمٹنا دنیا میں سب سے مشکل میں سے ہے۔ ٹیرف ہمارے لیے آسان فتح ثابت ہوتے ہیں۔ ریپبلکنز کو اسے اسی طرح برقرار رکھنا چاہیے!“ بدھ کو منظور ہونے والا بل اب امریکی سینیٹ میں پیش کیا جائے گا، جہاں اس کی منظوری کا امکان ہے۔ سینیٹ پہلے بھی اسی نوعیت کی قانون سازی منظور کرچکی ہے، جس کا مقصد ٹرمپ کے کنیڈا پر عائد ٹیرف کو محدود کرنا تھا پہلی بار اپریل میں اور بعد ازاں گزشتہ سال اکتوبر میں۔ تاہم اس قانون کے نافذ ہونے کا امکان کم ہے۔ اگر یہ سینیٹ سے منظور بھی ہو جائے تو توقع ہے کہ ٹرمپ اس پر ویٹو کردیں گے۔

امریکہ میں سڑک حادثے میں ہلاک ہونے والی ہندوستان کی جانہوی کنڈولا کے اہل خانہ کو 262 کروڑ روپے کا معاوضہ

سیٹل (امریکہ)۔ امریکی شہر سیٹل میں حکام نے 23 سالہ ہندوستانی گریجویٹ طالبہ جانہوی کنڈولا کی لاپرواہی سے موت کے معاملے کو حل کرنے کے لیے ان کے خاندان کو 29 ملین ڈالر (262 کروڑ روپے) ادا کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ جنوری 2023 میں، جانہوی کنڈولا کو پولیس افسر کیون ڈیو کی طرف سے چلائی جانے والی ایک تیز رفتار کار نے ٹکر مار دی۔ اس واقعہ میں جانہوی کی موت ہوگئی۔

کیون ڈیو کو پچھلے سال نوکری سے نکال دیا گیا تھا۔ ڈیو کے خلاف 2024 میں 110 ملین ڈالر کے ہرجانے کا مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ سیٹل انشورنس سے تقریباً 20 ملین ڈالر کی تصفیہ کی توقع ہے۔ دی انڈیپنڈنٹ نے آج اطلاع دی کہ سٹی اٹارنی ایریکا ایونز نے بدھ کے روز ایک بیان میں کہا، جانہوی کنڈولا کی موت دل دہلا دینے والی تھی۔ امید ہے کہ اس تصفیے سے کنڈولا کے خاندان کو کچھ راحت ملے گی۔ جانہوی کنڈولا کی زندگی اہمیت رکھتی ہے۔ اس واقعے کے بعد عوامی غم وغصہ اس وقت سامنے آیا جب ایک اور پولیس افسر کی باڈی کیمرہ ریکارڈنگ سامنے آئی۔ ریکارڈنگ میں، افسر نے ہنستے ہوئے کہا کہ کنڈولا کی زندگی کی قدر محدود ہے اور شہر کو صرف ایک چیک لکھنا چاہیے۔ جس کی وجہ سے سیٹل میں پولیس کے خلاف مظاہرے ہوئے۔ جانہوی کنڈولا نارتھ ایسٹرن یونیورسٹی کے سیٹل کیمپس کی طالبہ تھیں۔ ہندوستان نے مداخلت کرتے ہوئے امریکہ سے مطالبہ کیا کہ وہ جانہوی کو انصاف فراہم کرے۔ سیٹل کے سویلین واچ ڈاگ نے پایا کہ پولیس آفیسر ڈینیئل آرڈرر کے تبصروں نے محکمہ کی ساکھ کو نقصان پہنچایا اور عوامی اعتماد کو ختم کیا۔ بعد میں اہلکار کو برطرف کر دیا گیا۔ افسر نے مقدمہ کر دیا۔ پولیس ڈیپارٹمنٹ نے کیون ڈیو پر لاپرواہی سے گاڑی چلانے کا الزام لگایا اور اسے ڈالر 5,000 جرمانہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ جانہوی کنڈولا کے اہل خانہ کے وکلاء نے فوری طور پر ای میلز یا فون کالز کا جواب نہیں دیا جس میں تصفیہ پر تبصرہ کیا گیا تھا۔ دونوں فریقوں نے گزشتہ جمعہ کو کنگ کاو※ نٹی سپیریئر کورٹ میں تصفیہ کا نوٹس دائر کیا۔ سیٹل نیوز ویب سائٹ پبلکولا نے پہلے تصفیہ کی اطلاع دی۔

دنیا پانی کے دیوالیہ پن کے دور میں داخل ہوچکی ہے: اقوام متحدہ کی رپورٹ

اقوام متحدہ کی تازہ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ دنیا پانی کے عارضی بحران سے آگے نکل کر عالمی سطح پر پانی کے دیوالیہ پن کے دور میں داخل ہو چکی ہے۔

اقوام متحدہ کی تازہ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ دنیا پانی کے عارضی بحران سے آگے نکل کر عالمی سطح پر پانی کے دیوالیہ پن (Water Bankruptcy) کے دور میں داخل ہوچکی ہے۔ انسان کے ذریعے سالانہ پانی کا استعمال، قدرت کی طرف سے بارش اور برف کے ذریعے فراہم کردہ تجدید پذیر پانی کے بجٹ (Renewable Water Budget) سے تجاوز کر گیا ہے۔ ۱۹۹۰ء کی دہائی سے دنیا کی آدھی بڑی جھیلوں میں پانی کی کمی واقع ہورہی ہے، جبکہ یہ جھیلیں براہ راست عالمی آبادی کے ایک چوتھائی حصے کو سہارا دیتی ہیں۔ گزشتہ ۵۰؍برسوں میں قدرتی زیر زمین پانی (Wetlands) کے تقریباً ۴۱۰؍ملین ہیکٹر رقبے کا نقصان ہوا ہے، جو تقریباً یورپی یونین کے کل رقبے کے برابر ہے۔ عالمی سطح پر نصف گھریلو پانی زیر زمین پانی (Groundwater) سے آتا ہے، جبکہ ۴۰؍فیصد سے زیادہ آبپاشی کا پانی مسلسل کم ہوتی ہوئی آبی ذخیرہ دار تہوں (Aquifers) سے نکالا جارہا ہے۔ ۷۰؍فیصد بڑے آبی ذخیروں میں طویل مدتی کمی دیکھی گئی ہے۔ تقریباً ۴؍ارب افراد ہر سال کم از کم ایک ماہ شدید پانی کی قلت کا سامنا کرتے ہیں، جبکہ دنیا کی تقریباً ۷۵؍فیصد آبادی ان ممالک میں رہتی ہے جو پانی سے غیر محفوظ (Water-insecure)، انتہائی غیر محفوظ (Critically Water-insecure) ہیں۔ تقریباً ۲؍اعشاریہ ۲؍ارب افراد کو صاف پینے کے پانی تک رسائی نہیں، اور ۳؍اعشاریہ ۵؍ارب افراد محفوظ صفائی ستھرائی کی سہولیات سے محروم ہیں۔ ۲۰۲۲ء سے ۲۰۲۳ء کے درمیان ایک اعشاریہ ۸؍ارب افراد خشک سالی (Drought) کے حالات میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ بعد ازاں ویٹ لینڈ ایکوسسٹم سروسز کے سالانہ نقصان کا تخمینہ ۵؍اعشاریہ ایک ٹریلین ڈالر لگایا گیا، جبکہ خشک سالی سے ہونے والا سالانہ نقصان ۳۰۷؍ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ یونیورسٹی آف اقوام متحدہ کے انسٹیٹیوٹ فار واٹر، انوائرنمنٹ اینڈ ہیلتھ، نے اپنی تازہ ترین انتباہی رپورٹ عالمی پانی کا دیوالیہ پن: بحران کے بعد کے دور میں اپنے ہائیڈرولوجیکل ذرائع سے بڑھ کر زندگی میں اعلان کیا ہے کہ دنیا پانی کے دیوالیہ پن کے دور میں داخل ہوچکی ہے۔ رپورٹ کے سربراہ مصنف نے انادولو کو بتایا کہ یہ مسئلہ ایک سادہ مالی تشبیہ سے سمجھا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم دستیاب یا قدرتی آمدنی سے زیادہ استعمال کرتے رہے تو ہمیں اپنی بچت استعمال کرنی ہوگی۔ انہوں نے پانی کے دیوالیہ پن کو ایک موثر اصطلاح قرار دیا لیکن زور دے کر کہا کہ یہ محض ایک انتباہ نہیں ہے، اسے ذمہ داری سے استعمال کیا جانا چاہیے۔ ان کے مطابق مالی دیوالیہ پن کی طرح یہ بھی ناکامی کی حالت کو ظاہر کرتا ہے، ایسی صورت حال جہاں دستیاب بجٹ اخراجات سے مطابقت نہیں رکھتا۔ جس طرح مالی دیوالیہ پن ہمیں تلخ حقیقت تسلیم کرنے پر مجبور کرتا ہے، اسی طرح پانی کا دیوالیہ پن بھی ایماندارانہ اعتراف کا تقاضا کرتا ہے۔ دنیا کے کئی حصوں میں ترقی کا موجودہ ماڈل اور پانی کی تقسیم کاری غیر پائیدار اور بنیادی طور پر ناکارہ ثابت ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بحران کا تصور عارضی صورت حال کو ظاہر کرتا ہے، لیکن دنیا کے کئی خطوں میں پانی کا مسئلہ ایک معمول بن چکا ہے۔ جبکہ دنیا سطحی اور زیر زمین پانی دونوں وسائل کو ختم کرنے کی راہ پر گامزن ہے۔ مدنی نے وضاحت کی کہ پانی کے وسائل کے ضرورت سے زیادہ استعمال کے نتیجے میں انسانیت نے ماحول (خاموش اسٹیک ہولڈر) کا حصہ بھی لے لیا ہے۔ اس رویے کے نتیجے میں اب ایکوسسٹم (Ecosystem) کے وہ اجزاء ناکام ہورہے ہیں جو خود بحال نہیں ہوسکتے۔ ویٹ لینڈز جو خود کو دوبارہ تشکیل نہیں دے سکتے، آبی ذخیرے جن کی قلیل مدتی میں بھرپائی نہیں ہوسکتی،

شیخ حسینہ کا بنگلہ دیش الیکشن منسوخ کرنے کا مطالبہ

بنگلہ دیش کی معزول وزیر اعظم شیخ حسینہ نے ملک میں ہونے والے حالیہ عام انتخابات کو ”غیر قانونی اور غیر آئینی“ قرار دیتے ہوئے انہیں منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کم ٹرن آوٹ اور اپوزیشن کے بائیکاٹ نے انتخابی عمل کی ساکھ پر سوال کھڑے کردیے ہیں۔

بنگلہ دیش کی سیاست ایک نئے موڑ پر آگئی ہے۔ معزول وزیر اعظم اور عوامی لیگ کی صدر شیخ حسینہ نے حالیہ عام انتخابات کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے انہیں ”ووٹروں کے بغیر، غیر قانونی اور غیر آئینی“ قرار دیا ہے۔

انہوں نے مطالبہ کیا کہ موجودہ انتخابی نتائج کو کالعدم قرار دے کر دوبارہ منصفانہ اور شفاف انتخابات کرائے جائیں۔ شیخ حسینہ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ انتخابی عمل میں عوامی شرکت نہ ہونے کے برابر رہی، جبکہ متعدد حلقوں میں اپوزیشن جماعتوں نے بائیکاٹ کیا۔ ان کے مطابق جب بڑی سیاسی قوتیں انتخابی عمل سے باہر ہوں اور ووٹر ٹرن آوٹ انتہائی کم ہو تو ایسے انتخابات عوامی مینڈیٹ کی نمائندگی نہیں کر سکتے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کئی پولنگ اسٹیشنز پر ووٹنگ کا تناسب غیر معمولی طور پر کم تھا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عوام نے انتخابی عمل پر اعتماد نہیں کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ”جمہوریت صرف بیلٹ پیپر سے نہیں چلتی، بلکہ اس کے لیے عوام کا فعال اعتماد اور شرکت ضروری ہے۔“ رپورٹس کے مطابق بنگلہ دیش میں حالیہ انتخابات اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے غیر منصفانہ ماحول کے الزامات کے سائے میں منعقد ہوئے۔ اپوزیشن نے الزام لگایا تھا کہ سرکاری دباؤ، گرفتاریاں اور سیاسی کارکنوں کے خلاف کارروائیاں انتخابی فضا کو متاثر کر رہی ہیں۔ حکومتی حلقوں نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا تھا کہ انتخابات آئینی تقاضوں کے مطابق منعقد ہوئے۔ شیخ حسینہ نے اپنے بیان میں کہا کہ موجودہ نتائج کو تسلیم کرنا جمہوری اقدار کے منافی ہوگا۔ انہوں نے الیکشن کمیشن سے مطالبہ کیا کہ وہ پورے انتخابی عمل کا آزادانہ جائزہ لے اور اگر ضروری ہو تو دوبارہ ووٹنگ کرائی جائے۔ ان کا مؤقف ہے کہ جمہوریت کی مضبوطی کے لیے شفافیت بنیادی شرط ہے۔ سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب ملک میں سیاسی تقسیم گہری ہوچکی ہے۔ بعض مبصرین کا کہنا ہے کہ انتخابی عمل کے بارے میں مختلف بیانات سے سیاسی عدم استحکام بڑھ سکتا ہے، جبکہ دیگر کا خیال ہے کہ شفاف تحقیقات سے عوامی اعتماد بحال ہوسکتا ہے۔ بین الاقوامی مبصرین کی جانب سے بھی بنگلہ دیش کے انتخابی عمل پر نظر رکھی جارہی ہے۔ بعض تنظیموں نے ووٹنگ کے ماحول اور سیاسی آزادیوں کے حوالے سے سوالات اٹھائے ہیں، تاہم سرکاری نتائج کو آئینی عمل کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ شیخ حسینہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ وہ جمہوری جدوجہد جاری رکھیں گی اور عوام کے حق رائے دہی کے تحفظ کے لیے ہر آئینی راستہ اختیار کریں گی۔ ان کے مطابق ”عوام کی مرضی کے بغیر قائم ہونے والی حکومت دیر پا نہیں ہوسکتی۔“

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

جو کسی دوسرے نبی ورسل کو نہیں حاصل ہیں۔ چوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قائد ورہنما ہے۔ آپ ہی کے ذریعہ ہمیں صحیح وغلط کی شناخت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی وجہ سے ہم ہدایت کی راہ پر گامزن ہے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کا نزول ہوا۔ جسے پڑھ کر ہمارے قلوب کو راحت وتسکین ملتی ہیں۔

تیسرا سبب: امت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال مہربانی ورحمت کا مظہر یہ تھا کہ امت کی ہدایت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ وقت پریشان رہتے تھے۔ اور یہ مسلمہ حقیقت ہیں کہ جو جتنا لوگوں پر مہربان ہوتا ہے۔ لوگوں کی نظر میں وہ اتنا ہی محبوب ہوتا ہے۔ اپنی امت کے لئے راتوں کو بیدار ہوکر کے خوب گریہ وزاری کرتے۔ اور اپنی امت کی نجات کے لئے خوب دعائیں کرتے تھے۔

چوتھا سبب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور اتنا پرکشش تھا۔ کہ جو کوئی دیکھتا وہ آپ کا گرویدہ ہوجاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق نہایت اعلیٰ وارفع تھے۔ باتوں میں شرینی، نہایت سخاوت وفیاضی، صبر وشکر، حلم وبردباری، امانت داری، نیکی کے کام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ثانی نہ تھا۔ جس کا اعتراف نہ صرف ایک مسلمان بلکہ کافر ودشمن بھی کرتے تھے۔ یہی وجہ ہیں کہ امریکہ کا مشہور مصنف" مائیکل ہارٹ" اپنی مشہور کتاب (The 100) "سو عظیم آدمی" میں پہلا مقام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دینے کے بجائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا ہے۔

یہ وہ چند اسباب تھے جس کی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم بے انتہا محبت کرتے ہیں۔

اب آیئے! جانتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں اضافہ کیسے ہو؟

دعا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہیں کہ "تم لوگ دعا کا اہتمام کرو" یعنی ہمیں اللہ سے ہمیشہ دعا کرنا چاہئے کہ "اے اللہ تو ہمیں سچا اور پکا محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنا"۔

سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ: جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمارے قلوب میں بے پناہ محبتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جاگزیں ہوجاتی ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دین کی اشاعت کے لئے کتنی تکلیفیں، ظلم، طعن وتشنیع، برداشت کی۔ کیسی کیسی قربانیاں پیش کی تب جا کر اسلام کا پرچم پورے دنیا میں لہلہانے لگا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کثرت سے یاد کرنا اجر وثواب کا تصور رکھتے ہوئے: اس لئے کہ یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ وہ ایسے عمل کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہیں جس میں اجر وثواب کا وعدہ ہوتا ہے۔

ہمارے اسلاف نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے خاطر اپنا سب کچھ قربان کردیا ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے۔ ظلم وزیادتی میں صبر کا دامن تھامے رکھا۔ اسلام کی خاطر تن من دھن کی بازی لگا دی۔ اور آج کا مسلمان!

محب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ تو کرتا ہے لیکن ان کے وضع وقطع، ظاہر وباطن کسی صورت سے نہیں لگتا کہ وہ محب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ عبادات، خوشی، غمی میں نئی نئی بدعتوں وخرافات ایجاد ہوگئی ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دور دور تک کا تعلق نہیں ہے۔ زندگی گذارنے کے معاملات، رہن سہن، تعلیم وتربیت وغیرہ میں مغربی کلچر کو اپنا لئے ہیں۔ اس لئے دور حاضر کی نئی نسلیں اسلام سے بہت دور ہوتی جارہی ہیں۔ اس لئے ہمارے اوپر یہ زمہ داری عائد ہوتی ہیں کی بچوں کو اسلام کے سچے واقعات سنائے ہمارے اسلاف کی قربانیوں سے مطلع کریں۔ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، تاریخ کی کتابوں کی تعلیم دیں، مطالعہ کی طرف راغب کریں، تا کہ صغرسنی ہی سے ان کے قلوب اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے راسخ وپیوست ہوجائیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ سے دعاہیکہ وہ ہمیشہ ہم کو اپنے اور اپنے محبوب سے بے پناہ محبت کرنے والا بنائے۔ (آمین یارب العالمین)

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم (عام الفیل ٭ 11ھ) اللہ کے آخری نبی، پیغمبر اسلامؐ اور اولوالعزم انبیاء میں سے ہیں۔ آپ کا اہم ترین معجزہ قرآن ہے۔ آپ یکتا پرستی کے مناوی اور اخلاق کے داعی ہیں۔

آپ عرب کے مشرک معاشرے میں پیدا ہوئے تھے تاہم بتوں کی پرستش اور معاشرے میں رائج اخلاقی برائیوں اور قباحتوں سے پرہیز کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپؐ چالیس سال کی عمر میں مبعوث برسالت ہوئے۔ آپ کا اہم ترین پیغام توحید اور یکتا پرستی تھا۔ مکارم اخلاق اور اچھائیوں کی تکمیل آپ کی بعثت کے اہداف میں سے تھے۔ مکہ کے مشرکین نے اگرچہ کئی سال تک آپ اور آپ کے پیروکاروں کو اذیت اور آزار کا نشانہ بنایا مگر آپ اور آپ کے پیروکار کبھی بھی اسلام سے دستبردار نہیں ہوئے۔ مکہ میں تیرہ سال تک تبلیغ کے بعد آپ نے مدینہ ہجرت فرمائی۔ مدینے کی طرف آپ کی ہجرت کو اسلامی تاریخ کا آغاز قرار دیا گیا۔ مشرکین مکہ کی طرف سے آپ کو مدینے میں متعدد جنگوں کا سامنا کرنا پڑا اور مجموعی طور پر ان جنگوں میں فتح نے مسلمانوں کے قدم چومے۔

رسول خداؐ کی کوششوں سے عربوں کا جاہلیت زدہ معاشرہ مختصر سے عرصے میں ایک توحیدی معاشرے میں بدل گیا اور تقریباً پورے جزیرہ نمائے عرب نے آپ کی حیات طیبہ کے دوران ہی اسلام قبول کیا۔ بعد کے ادوار میں بھی آج تک اسلام کا فروغ جاری ہے اور آج دین اسلام مسلسل فروغ پانے والا دین سمجھا جاتا ہے۔ جب آپ دنیا سے جارہے تھے تو مسلمانوں کی ہدایت کیلئے اپنے بعد قرآن اور اہل بیتؑ کا دامن تھامے رکھنے کی وصیت فرمائی۔ واقعہ غدیر سمیت مختلف مواقع پر امام علی علیہ السلام کو اپنے جانشین کے طور پر لوگوں کے سامنے پیش کیا۔

ابھی آپ 6 سال 3 مہینے یا ایک قول کی بنا پر 4 سال کے تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ آمنہ بنت وہب نے آپ کو آپ کے ننھیال والوں سے ملاقات کے لئے مدینہ لے گئیں تھیں لیکن مکہ واپسی کے وقت ابواء کے مقام پر آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا اور وہیں سپرد خاک کی گئیں۔ شیعہ امامیہ کے نزدیک ابوطالب، آمنہ بنت وہب، عبداللہ بن عبدالمطلب اور حضرت آدمؑ تک رسول خداؐ کے اجداد کے مؤمن ہونے پر اجماع قائم ہے۔

ابوالقاسم اور ابوابراہیم آپ کی کنیتیں ہیں۔ آپ کے بعض القاب کچھ یوں ہیں: مصطفیٰ، حبیب اللہ، صفی اللہ، نعمۃ اللہ، خیر خلق اللہ، سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، نبی امی۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

شعبان المعظم کا آخری جمعہ اور استقبالِ رمضان

افسوس! جب رمضان جیسا بابرکت مہینہ ہماری دہلیز پر آتا ہے تو ہمارے دلوں میں وہ اضطراب، وہ شوق، وہ تڑپ کیوں پیدا نہیں ہوتی جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں کا خاصہ تھی؟ آخر کیوں مسلمان استقبالِ رمضان کے معاملے میں وہ سنجیدگی اختیار نہیں کرتا جس کی قرآن وحدیث نے تعلیم دی ہے؟ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے دین کو زندگی کا مرکز بنانے کے بجائے ایک موسمی عمل بنا دیا ہے۔ ہماری ترجیحات بدل چکی ہیں۔ سال بھر دنیا کی دوڑ، کاروباری مصروفیات، سیاسی مباحث اور سوشل میڈیا کی ہنگامہ آرائیاں ہمارے فکر وشعور پر غالب رہتی ہیں۔ جب شعبان المعظم کا آخری جمعہ آتا ہے تو ہمارے بازار تو جگمگا اٹھتے ہیں مگر دل ویران رہتے ہیں۔

حافظ افتخار احمد قادری

شعبان المعظم کا آخری جمعہ امتِ مسلمہ کی زندگی میں ایک روحانی سنگِ میل ہے۔ یہ ہمیں متنبہ کرتا ہے کہ غفلت کے دن سمٹ رہے ہیں اور رحمتوں کا مہینہ پوری آب وتاب کے ساتھ ہمارے سروں پر سایہ فگن ہونے والا ہے۔ یہ جمعہ رمضان المبارک کے دروازے پر دستک، اعلان، تنبیہ اور ایک دعوت ہے۔ رمضان المبارک کا استقبال زبان سے مبارک باد دینے یا گھروں میں کھانے پینے کی تیاریوں تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس کا اصل تقاضا دل کی تیاری، نیت کی درستگی اور زندگی کے رخ کو بدلنے کا عزم ہے۔ قرآنِ کریم نے جس ماہ مبارک کو اپنی نسبت عطا فرمائی اس مہینے کے ساتھ بے توجہی دراصل خود قرآن کریم سے بے توجہی کے مترادف ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو تمام انسانوں کے لیے ہدایت اور حق وباطل میں فرق کرنے والا واضح کلام ہے۔ (البقرۃ: 185) جب رمضان المبارک قرآن کریم کا مہینہ ہے تو اس کا استقبال بھی قرآن فہمی، تلاوت، عمل اور اطاعت کے عزم کے ساتھ ہونا چاہیے نہ کہ صرف رسم ورواج کے ساتھ۔ نبی کریم ﷺ شعبان المعظم کے آخری ایام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خصوصی طور پر رمضان المبارک کی آمد کی خبر دیتے اور اس کی عظمت کو اجاگر فرماتے۔ ایک طویل حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! تم پر ایک عظمت والا اور بابرکت مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے، اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے دن کا روزہ فرض اور رات کے قیام کو نفل قرار دیا ہے۔" (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصوم) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رمضان المبارک کوئی معمولی مہینہ نہیں بلکہ ایک مکمل تربیتی نظام ہے جس میں بندے کو صبر وشکر، تقویٰ واخلاص اور قرب الٰہی کی مشق کرائی جاتی ہے۔

شعبان المعظم کے آخری جمعہ میں آئمہ مساجد کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ لوگوں کو یہ حقیقت سمجھائیں کہ روزہ صرف بھوک وپیاس کا نام نہیں بلکہ نفس کی خواہشات کو لگام دینے کا نام ہے۔ قرآنِ کریم روزے کا مقصد واضح الفاظ میں بیان کرتا ہے: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو۔ (البقرۃ: 183) اگر رمضان المبارک گزر جائے اور تقویٰ پیدا نہ ہو، زبان جھوٹ سے، آنکھ بے حیائی سے، دل حسد وکینہ سے پاک نہ ہو تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے رمضان المبارک سے کیا حاصل کیا؟ رمضان المبارک مغفرت کا مہینہ ہے لیکن یہ مغفرت خود بخود نہیں ملتی بلکہ توبہ وندامت اور اصلاح کے ساتھ ملتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے تنبیہ فرمائی کہ: "جس شخص نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی تو وہ ہلاک ہوگیا۔" (سنن ترمذی) یہ حدیث ہر صاحبِ ایمان کو جھنجھوڑنے کے لیے کافی ہے کہ اگر اتنی رحمتوں کے باوجود بھی انسان بخشش سے محروم رہ جائے تو اس سے بڑی محرومی اور کیا ہوگی؟ اسی روحانی پس منظر میں امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمہ کا یہ شہرہ آفاق شعر دلوں میں ایک خاص کیفیت پیدا کرتا ہے:

شورِ مئے نو سن کر تجھ تک میں دواں آیا
ساقی! میں تیرے صدقے، مے دے رمضان آیا

یہاں امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمہ نے رمضان المبارک کو روحانی انقلاب کے طور پر دیکھا ہے۔ مئے سے مراد وہ نورانی شراب ہے جو ایمان کو تازہ کردے، عبادت میں لذت پیدا کردے اور بندے کو رب العالمین سے قریب کردے۔ گویا

عاشقِ صادق اپنے رب سے عرض کر رہا ہے کہ اے ساقیِ ازل! رمضان آ گیا ہے اب اپنی خاص رحمت، خاص قرب اور خاص فیض کی شراب عطا فرما۔ رمضان کا استقبال صرف نعروں سے نہیں بلکہ طلبِ صادق، سچی پیاس اور عاجزی سے ہونا چاہیے۔ جس کے دل میں طلب ہوگی اسی کو عطا ملے گی۔ رمضان المبارک امتِ مسلمہ کے اجتماعی کردار کی اصلاح کا مہینہ بھی ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب مساجد آباد ہوں، صفیں درست ہوں، قرآن کریم زندگی کا مرکز بنے، بازاروں میں ناپ تول درست ہو، گھروں میں نماز اور حیا کا ماحول پیدا ہو، سماج میں رحم، عدل اور خیر خواہی کو فروغ ملے۔ قرآن کریم ہمیں متنبہ کرتا ہے کہ: اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلے۔ (الرعد: 11) رمضان المبارک وہ سنہرا موقع ہے جب ہم اپنی حالت بدل سکتے ہیں، اپنی سمت درست کر سکتے ہیں۔ شعبان المعظم کے آخری جمعہ میں یہ بات دہرانا ضروری ہے کہ رمضان اللہ کا مہمان ہے اور مہمان کا استقبال تیاری سے ہوتا ہے۔ دلوں کو صاف کیے بغیر، حقوق العباد ادا کیے بغیر اور سچی توبہ کے بغیر رمضان المبارک کی برکتیں مکمل طور پر حاصل نہیں ہوسکتیں۔

افسوس! جب رمضان جیسا بابرکت مہینہ ہماری دہلیز پر آتا ہے تو ہمارے دلوں میں وہ اضطراب، وہ شوق، وہ تڑپ کیوں پیدا نہیں ہوتی جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں کا خاصہ تھی؟ آخر کیوں مسلمان استقبالِ رمضان کے معاملے میں وہ سنجیدگی اختیار نہیں کرتا جس کی قرآن وحدیث نے تعلیم دی ہے؟ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے دین کو زندگی کا مرکز بنانے کے بجائے ایک موسمی عمل بنا دیا ہے۔ ہماری ترجیحات بدل چکی ہیں۔ سال بھر دنیا کی دوڑ، کاروباری مصروفیات، سیاسی مباحث اور سوشل میڈیا کی ہنگامہ آرائیاں ہمارے فکر وشعور پر غالب رہتی ہیں۔ جب شعبان المعظم کا آخری جمعہ آتا ہے تو ہمارے بازار تو جگمگا اٹھتے ہیں مگر دل ویران رہتے ہیں۔ گھروں میں پکوانوں کی فہرستیں بنتی ہیں مگر عبادت کے منصوبے نہیں بنتے۔ یوں رمضان المبارک ایک روحانی انقلاب کے بجائے ایک سماجی روایت بن کر رہ جاتا ہے۔ دوسری اہم وجہ روحانی کمزوری اور غفلت کا وہ مرض ہے جو آہستہ آہستہ ہماری رگوں میں سرایت کر چکا ہے۔ گناہوں کی کثرت، حلال وحرام میں بے احتیاطی، آنکھوں اور کانوں کی بے راہ روی اور دلوں کی سختی نے وہ نور چھین لیا ہے جس سے رمضان المبارک کی آمد پر دل کانپ اٹھتے تھے۔ جب دلوں پر دنیا کی گرد جم جائے تو پھر رحمتوں کی ہوا بھی اثر نہیں دکھاتی۔ یہی سبب ہے کہ رمضان المبارک کی عظمت کے بارے میں سن کر بھی طبیعت میں وہ جوش پیدا نہیں ہوتا جو ہونا چاہیے۔ ہمیں یہ احساس ہی باقی نہیں رہا کہ شاید یہ ہماری زندگی کا آخری رمضان ہو، شاید آئندہ سال ہم اس بابرکت مہینے کو نہ پاسکیں۔ جب آخرت کا استحضار کمزور پڑ جائے تو رمضان المبارک کا استقبال بھی رسمی ہو جاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ معاشرے میں دین کا شعور کمزور پڑ گیا ہے۔ گھروں میں دینی تعلیم کا ماحول باقی نہیں رہا۔ والدین اپنی اولاد کو جدید تعلیم دلانے میں تو فکر مند ہیں مگر انہیں یہ احساس کم ہے کہ رمضان المبارک کی قدر شناسی بھی سکھانی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ نئی نسل کے نزدیک رمضان المبارک کا تصور سحری وافطار کے اوقات، ٹی وی پروگراموں اور خریداری تک محدود ہو گیا ہے۔ جب بنیاد ہی کمزور ہو تو عمارت میں روحانی بلندی کیسے آئے؟ جہاں تک آئمہ مساجد کا تعلق ہے تو ان کی ذمہ داری یقیناً بہت عظیم ہے مگر کئی مقامات پر وہ بھی مختلف اسباب کے باعث اپنی پوری توجہ اس پہلو پر نہیں دے پاتے۔ بعض اوقات معاشرتی دباؤ، انتظامی مسائل اور محدود وسائل خطباء کی فکر کو محدود کر دیتے ہیں۔ کہیں منبر کو اصلاحِ امت کے بجائے وقتی موضوعات اور غیر ضروری مناقشات میں الجھا دیا جاتا ہے، کہیں خطبات کو محض رسمی اور مختصر ذمہ داری سمجھ لیا جاتا ہے۔

حالانکہ شعبان المعظم کا آخری جمعہ وہ موقع ہے جب منبرِ رسول ﷺ سے ایسی پکار بلند ہونی چاہیے جو سوئے ہوئے دلوں کو جگا دے، آنکھوں میں ندامت کے آنسو لے آئے اور لوگوں کو سچی توبہ پر آمادہ کردے۔ اگر آئمہ مساجد اخلاص اور دردِ دل کے ساتھ رمضان المبارک کی عظمت بیان کریں، لوگوں کو عملی تیاری کا شعور دیں، قرآن کریم سے تعلق جوڑنے کی دعوت دیں اور گناہوں سے باز آنے کی ترغیب دیں تو یقیناً فضا بدل سکتی ہے۔ بعض اوقات سامعین کی بے توجہی اور عدم دلچسپی خطباء کے حوصلے پست کر دیتی ہے۔ جب لوگوں کی اکثریت خطبہ سننے کے بجائے موبائل میں مصروف ہو یا جلدی نکل جانے کی فکر میں ہو تو اثر پذیری کم ہو جاتی ہے۔ مگر اس کے باوجود ذمہ داری ختم نہیں ہوتی بلکہ اور بڑھ جاتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام نے بھی بے توجہی کے ماحول میں دعوت کا فریضہ ادا کیا مگر پیغام پہنچانے میں کوتاہی نہیں کی۔ آج بھی ضرورت اس بات کی ہے کہ منبر کو زندہ کیا جائے، اس کی حرمت اور تاثیر کو بحال کیا جائے اور رمضان المبارک کے استقبال کو ایک زندہ تحریک کی صورت دی جائے۔ یاد رکھیں رمضان المبارک کی قدر وہی کرتا ہے جس کے دل میں ایمان کی حرارت باقی ہو۔ اگر ہم واقعی چاہتے ہیں کہ رمضان المبارک ہمارے لیے مغفرت اور نجات کا ذریعہ بنے تو ہمیں رسمی مبارک باد سے آگے بڑھنا ہوگا۔ ہمیں اپنے گھروں، اپنے دلوں اور اپنی مساجد کو تیار کرنا ہوگا۔ ہمیں شعبان المعظم کے آخری جمعہ کو ایک یاد دہانی سمجھنا ہوگا کہ وقت کم ہے اور سفر طویل۔ اگر اب بھی ہم نہ سنبھلے تو پھر کب سنبھلیں گے؟ لہٰذا! یہ آخری جمعہ ہم سے مخاطب ہے کہ رمضان المبارک کو مہمان نہ سمجھو بلکہ اپنی زندگی کا معمار سمجھو۔ اسے صرف کیلنڈر کی تاریخ نہ جانو بلکہ اپنی تقدیر بدلنے کا موقع سمجھو۔ اگر ہم نے اس مہینے کو سنجیدگی سے لیا تو یہی ہمارے زخموں کا مرہم، ہماری خطاؤں کا کفارہ اور ہماری آخرت کی کامیابی کا وسیلہ بن جائے گا اور اگر خدانخواستہ ہم نے اسے بھی غفلت میں گزار دیا تو یہ ہماری سب سے بڑی محرومی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچی توبہ، کامل تیاری اور رمضان المبارک کے شایانِ شان استقبال کی توفیق عطا فرمائے اور آئمہ مساجد کو وہ بصیرت، جرات اور اخلاص نصیب فرمائے کہ وہ امت مسلمہ کو اس عظیم مہینے کی حقیقی قدر سے آگاہ کرسکیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA
۱۳ر فروری ۔ ۲۰۲۶

تلنگانہ بلدیاتی انتخابات

تلنگانہ میں بالآخر آج بلدیاتی انتخابات کیلئے ووٹ ڈالے جائیں گے۔ گذشتہ دنوں سے ریاست بھر میں بلدیاتی انتخابات کیلئے مہم انتہائی شدت کے ساتھ چلائی جارہی تھی۔ ریاست میں سیاسی ماحول گرم ہوگیا تھا اور تمام سیاسی جماعتوں نے اس میں بڑھ چڑھ کر اور جارحانہ تیور کے ساتھ حصہ لیا اور مہم کے دوران ایک دوسرے کو نشانہ بنانے میں کسی نے کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ سیاسی قائدین کے ایک دوسرے پر الزامات اور جوابی الزامات کا سلسلہ دراز ہوتا رہا ہے اور بسا اوقات شخصی ریمارکس اور تبصرے بھی کئے گئے۔ حالانکہ یہ انتخابات بلدیاتی ہیں اور اس کے ذریعہ کارپوریٹرس اور کونسلرس کا انتخاب عمل میں آرہا ہے لیکن سیاسی جماعتوں نے اسے اسمبلی یا لوک سبھا انتخابات کا رنگ دینے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی تھی اور ساری ریاست میں انتخابی مہم کی گہما گہمی دیکھنے میں آئی ہے۔ جس طرح سے سیاسی جماعتوں نے انتہائی شدت کے ساتھ یہ مہم چلائی تھی اس سے پتہ چلتا ہے کہ بلدیاتی انتخابات کی کافی اہمیت ہے۔ اسی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے سیاسی قائدین نے کامیابی کیلئے کوئی کسر نہیں چھوڑی اور انتخابی مہم کے دوران ساری طاقت جھونک دی گئی۔ ریاست میں نچلی سطح تک سیاسی ماحول اور سیاسی ڈھانچہ ہے۔ ہر جماعت چاہتی ہے کہ نچلی ترین سطح تک اس کی گرفت مضبوط اور مستحکم ہو اور اس کے ذریعہ وہ آئندہ ہونے والے کسی بھی انتخاب میں اپنی طاقت کا مظاہرہ کرسکے۔ گذشتہ اسمبلی انتخابات کے جو نتائج رہے تھے ان میں کانگریس پارٹی کو گریٹر حیدرآباد کے سواء ریاست کے تمام اضلاع اور دیہی علاقوں میں بہترین کامیابی حاصل ہوئی تھی جبکہ بی آر ایس نے جی ایچ ایم سی کے حدود میں اپنی طاقت منوائی اور تقریباً نشستوں پر کامیابی حاصل کی تھی۔ گریٹر حیدرآباد کے حدود میں کانگریس پارٹی ایک بھی نشست حاصل نہیں کرپائی تھی۔ دیہی علاقوں اور اضلاع میں کانگریس نے جو سبقت بنائی تھی اب دو سال کے عرصہ کے بعد اس کا امتحان ہے۔ ریاست میں کانگریس اقتدار کے دو سال پورے ہوچکے ہیں اور بلدیاتی انتخابات کے نتائج کانگریس حکومت کی کارکردگی پر عوامی رائے کہے جاسکتے ہیں۔ بی آر ایس پارٹی اور اس کے قائدین لگاتار یہ دعویٰ کررہے ہیں کہ اضلاع اور دیہی علاقوں میں کانگریس کی مقبولیت کا گراف گھٹا ہے اور اضلاع کے عوام میں حکومت اور کانگریس کے تعلق سے ناراضگی پائی جاتی ہے۔ گذشتہ مجالس مقامی انتخابات میں بی آر ایس نے اپنی بہترین کامیابی کا دعویٰ کیا ہے جبکہ کانگریس پارٹی نے نشستوں کے معاملے میں سبقت حاصل کی تھی۔ بی آر ایس چاہتی ہے کہ آئندہ اسمبلی انتخابات سے قبل دیہی علاقوں میں اور اضلاع میں اپنی طاقت کو مجتمع کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ وارڈز پر کامیابی حاصل کی جائے۔ اس کے ذریعہ آئندہ اسمبلی انتخابات میں پارٹی پورے استحکام کے ساتھ مقابلہ کرسکتی ہے۔ کانگریس کو بھی یہ احساس ہے کہ اس کی حکومت کے دو سال ہوچکے ہیں اور بلدیاتی انتخابات کے جو بھی نتائج ہونگے اسے عوامی مقبولیت کی سند یا عوامی ناراضگی کا ثبوت سمجھا جائے گا۔ اسی لئے پارٹی نے انتخابی مہم چلانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ خود چیف منسٹر اے ریونت ریڈی نے اضلاع میں انتخابی دورے کئے۔ روڈ شوز سے خطاب کیا اور انتخابی ریلیوں میں حصہ لیا۔ ریاست کے تقریباً تمام وزراء اور پارٹی قائدین نے بھی انتخابی مہم چلائی۔ عوام تک پہونچ کر ان سے ملاقات کی اور انہیں کانگریس کے حق میں ووٹ دینے کی تلقین کی۔ حکومت کی فلاحی اسکیمات اور ترقیاتی پروگراموں سے واقف کروایا اور بہتر مستقبل اور ترقی کو یقینی بنانے کیلئے کانگریس امیدواروں کو کامیاب بنانے کی اپیلیں بھی کیں۔ کانگریس اور بی آر ایس کو بلدیاتی انتخابات کی اہمیت کا احساس ہے اور اسی لئے دونوں ہی جماعتوں نے انتخابی مہم کے دوران ساری طاقت جھونکنے سے گریز نہیں کیا۔ اسی طرح بی جے پی نے بھی اپنے وجود کا احساس دلانے کی کوشش کی ہے اور کچھ اضلاع میں اپنی سیاسی طاقت کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ مجلس بھی مسلم آبادی والے اضلاع میں مقابلہ میں ہے۔ سیاسی جماعتوں نے تو اپنی کوششیں مکمل کرلی ہیں اور اب فیصلے کا اختیار عوام کے ہاتھ میں ہے۔ کل رائے دہی ہوگی اور جب نتائج سامنے آئیں گے تو یہ واضح ہوجائے گا کہ عوام نے کس کو قابل اعتبار سمجھا ہے اور کس کے وعدوں کو قبول کرنے سے انکار کردیا ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

تعلیم، تہذیب اور قومی عروج

قوموں کی زندگی میں بعض اصول ایسے ہوتے ہیں جو زمان ومکان کی قید سے آزاد ہوتے ہیں۔ تاریخ کے بدلتے ہوئے ادوار، حکومتوں کی تبدیلیاں اور سیاسی اتار چڑھاؤ ان اصولوں کو متاثر نہیں کر پاتے۔ انہی اٹل حقیقتوں میں ایک بنیادی حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی قوم کا عروج وزوال اس کے تعلیمی نظام، فکری بالیدگی اور اخلاقی معیار سے وابستہ ہوتا ہے۔ جس قوم نے علم وتہذیب کو اپنایا، وہ سربلند ہوئی، اور جس نے جہالت اور اخلاقی انحطاط کو اختیار کیا، وہ تاریخ کے حاشیے پر چلی گئی۔ تاریخ انسانی کا مطالعہ اس حقیقت پر مہرِ تصدیق ثبت کرتا ہے۔ قدیم یونان، مصر اور ہندوستان کی تہذیبیں علم وحکمت کے باعث دنیا میں ممتاز رہیں۔ بعد ازاں جب مسلمانوں نے علم کو اپنا شعار بنایا تو دنیا کی قیادت ان کے ہاتھ آئی۔ بغداد، قرطبہ اور سمرقند کے علمی مراکز نے ایسے رجالِ علم پیدا کیے جنہوں نے فلسفہ، طب، ریاضی اور فلکیات میں نئی راہیں ہموار کیں۔ یہ سب کچھ اس لیے ممکن ہوا کہ علم کو محض ذریعۂ معاش نہیں بلکہ ذریعۂ حیات سمجھا گیا۔ مشہور مؤرخ ابن خلدون نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب مقدمہ ابن خلدون میں واضح طور پر لکھا ہے کہ قوموں کی طاقت کا دارومدار ان کے علمی وتمدنی شعور پر ہوتا ہے۔ جب معاشرے میں علم اور اخلاق کمزور پڑ جاتے ہیں تو زوال ناگزیر ہوجاتا ہے۔ گویا تعلیم اور تہذیب محض سماجی ضرورت نہیں بلکہ بقا کی شرط ہیں۔ اسلامی تاریخ بھی اس حقیقت کی روشن مثال ہے۔ ابتدائی اسلامی عہد میں مسجدیں صرف عبادت گاہیں نہیں بلکہ درسگاہیں بھی تھیں۔ تعلیم اور تربیت ایک ساتھ دی جاتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہاں سے نکلنے والے افراد عالم بھی تھے اور باکردار بھی۔ بعد کے ادوار میں جب تعلیم رسمی اور روحانیت سے خالی ہونے لگی تو معاشرہ بتدریج کمزور ہوتا گیا۔ برصغیر کی تاریخ میں بھی ہمیں یہی سبق ملتا ہے۔ جب مسلمانوں میں علمی شعور زندہ تھا تو وہ سیاسی وسماجی اعتبار سے مؤثر تھے، لیکن جوں ہی تعلیمی پسماندگی نے جگہ لی، زوال نے دستک دے دی۔ جدید دور میں سرسید احمد خان نے اسی کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے جدید تعلیم کی تحریک چلائی اور قوم کو یہ باور کرایا کہ زمانے کے ساتھ قدم ملائے بغیر بقا ممکن نہیں۔ ان کی کوششوں نے ایک نئی فکری بیداری کو جنم دیا۔ موجودہ دور میں ہمارا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہم نے تعلیم کو اس کے حقیقی مقصد سے جدا کردیا ہے۔ ڈگریوں کی دوڑ تو ہے مگر کردار سازی کا فقدان ہے۔ معلومات میں اضافہ ہو رہا ہے مگر شعور کم ہوتا جارہا ہے۔ نوجوان نسل ٹیکنالوجی سے تو آشنا ہے مگر تہذیبی قدروں سے دور ہوتی جارہی ہے۔ اس عدم توازن نے معاشرے میں بے چینی، بدعنوانی اور عدم برداشت کو فروغ دیا ہے۔ اس سلسلے میں ہمارے مفکر شاعر علامہ محمد اقبال کی فکر رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اقبال نے بارہا اس بات پر زور دیا کہ ایسی تعلیم بے سود ہے جو خودی، کردار اور اخلاق پیدا نہ کرسکے۔ ان کے نزدیک تعلیم کا اصل مقصد انسان کو باطن کی قوت عطا کرنا ہے، نہ کہ صرف معاشی آسائشیں۔ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ ہمارے تعلیمی ادارے زیادہ تر امتحان اور ملازمت کے گرد گھومتے ہیں۔ نصاب میں اخلاقیات، سماجی ذمہ داری اور قومی شعور کو وہ مقام حاصل نہیں جو ہونا چاہیے۔ گھر اور معاشرہ بھی اپنی ذمہ داریوں سے غافل نظر آتے ہیں۔ حالانکہ بچے کی پہلی درسگاہ گھر ہے اور پہلی تربیت گاہ ماں کی گود۔ اگر بنیاد ہی کمزور ہو تو عمارت مضبوط نہیں ہوسکتی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم تعلیم کو ہمہ جہت بنائیں۔ عصری علوم، سائنسی تحقیق اور ڈیجیٹل مہارتوں کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت، تہذیبی شعور اور انسانی قدروں کو بھی لازمی قرار دیا جائے۔ اساتذہ کو محض ملازم نہیں بلکہ معمارِ قوم سمجھا جائے، اور تعلیمی اداروں کو محض امتحانی مراکز کے بجائے کردار سازی کی تجربہ گاہ بنایا جائے۔ اگر ہم نے اب بھی اپنی ترجیحات درست نہ کیں تو آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی۔ کیونکہ قومیں وسائل کی کمی سے نہیں بلکہ فکر کی کمی سے زوال پذیر ہوتی ہیں۔ تاریخ کا سبق یہی ہے کہ علم اور اخلاق کا امتزاج ہی حقیقی ترقی کی ضمانت ہے۔ آخر میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ قوموں کی تقدیر پارلیمنٹوں سے زیادہ درسگاہوں میں لکھی جاتی ہے۔ جب قلم کی روشنی دلوں کو منور کرتی ہے تو معاشرے خود بخود سنور جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں تعلیم کو محض ضرورت نہیں بلکہ اپنی تہذیبی بقا کا سوال سمجھنا ہوگا۔

غلام مزمل عطا اشرفی

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

یوپی حکومت کے مذکورہ جواب اور عدالت کے مذکورہ فیصلہ کا اطلاق صرف عیسائیوں پر ہی نہیں ہوگا بلکہ دستور کی دفعہ 25 کے مطابق دیگر اقلیتی طبقات پر بھی ہوگا جن میں مسلمان بھی شامل ہیں۔ اس فیصلہ نے یوپی میں ان تمام مسلمانوں کی گلوخلاصی کا راستہ کھول دیا ہے جو اپنی پرائیویٹ پراپرٹیز میں نماز ادا کرنے کے 'جرم' میں ماخوذ ہیں۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ گزشتہ 16 جنوری کو بریلی ضلع کے محمد گنج گاؤں میں 12 مسلمانوں کو خالی پڑے ہوئے ایک ذاتی پلاٹ میں جمعہ کی نماز باجماعت ادا کرنے کے سبب حراست میں لے لیا گیا تھا۔ گوکہ بعد میں انہیں چھوڑ دیا گیا لیکن ان کے خلاف بغیر اجازت اس پلاٹ پر نماز جمعہ ادا کرنے کا مقدمہ اب بھی قائم ہے۔

اپسٹین فائلز: سیاست اور تجارت کا گھناؤنا چہرہ

معصوم مرادآبادی

ٹکنالوجی اور خلائی صنعت کے بے تاج بادشاہ ایلون مسک ایک بار پھر عالمی دولت کی فہرست میں نیا ریکارڈ قائم کر کے دنیا کے امیر ترین تاجر بن گئے ہیں۔ ان کی مجموعی دولت 850 بلین ڈالرس (تقریباً 77 لاکھ کروڑ) سے تجاوز کرگئی ہے۔ لیکن اس حصولیابی کے ساتھ ساتھ ان کا نام گزشتہ ہفتہ ایک ایسے جنسی اسکینڈل کی وجہ سے بھی سرخیوں میں رہا جسے اب تک کا سب سے گھناؤنا جنسی اسکینڈل قرار دیا جارہا ہے۔ ایسپٹین فائلز کے نام سے منظر عام پر آنے والے لاکھوں صفحات کے اس اسکینڈل میں دنیا کے سب سے بڑے دولت مند شخص کا نام ہی نہیں ہے بلکہ دنیا کے سب سے زیادہ طاقتور ملک امریکہ کے صدر کا نام بھی ہے۔ اتنا ہی نہیں اس اسکینڈل میں برطانیہ سمیت دنیا کے کئی شاہی خاندانوں کے چشم و چراغ بھی برہنہ ہوئے ہیں۔ ان میں برطانیہ کے شہزادے اینڈریو علاوہ ناروے کی شہزادی میٹے ماریٹ بھی ہیں، جن کا نام اس اسکینڈل میں ایک ہزار مرتبہ آیا ہے۔ امریکی محکمہ انصاف نے بدترین جنسی مجرم جیفری اپسٹین سے متعلق تیس لاکھ سے زائد دستاویزات جاری کر کے پوری دنیا میں تہلکہ مچادیا ہے۔ یہ تہلکہ 'وکی لیکس' جیسا ہے جس نے کئی برس پہلے سیاسی دنیا میں ہلچل مچائی تھی۔ اس وقت یہ ہلچل خفیہ طور پر ریکارڈ کی گئی سیاسی دستاویزات کے افشا سے مچی تھی اور کئی ایسے راز بے نقاب ہوئے تھے جن سے کئی لوگوں نے دانتوں تلے انگلیاں چبالی تھیں، لیکن جیفری اپسٹین کے جزیرے پر دنیا کی نامی گرامی ہستیوں نے جو گھناؤنے کھیل کھیلے ہیں، ان سے بہت سے خوش نما چہروں پر سیاہی پھر گئی ہے۔ یوں محسوس ہوا کہ بظاہر سفید پوش نظر آنے والے وہ لوگ جنھیں دنیا طاقت، اقتدار، دولت اور شہرت کی وجہ سے بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے، بنیادی طور پر جنسی درندے ہیں۔ جیفری کے گھناؤنے جزیرے سے متعلق جتنی دستاویزات ابھی تک منظر عام پر آئی ہیں، اتنی ہی پردہ خفا میں ہیں۔ جو تیس لاکھ صفحات، پونے دولاکھ سے زیادہ تصاویر اور دوہزار ویڈیوز منظر عام پر لائی گئی ہیں، ان کی اشاعت کے بعد کئی بارسوخ لوگوں کو اپنے عہدوں سے مستعفی ہونا پڑا ہے۔ الزام ہے کہ جاری کی گئی دستاویزات میں بھی لاتعداد صفحات ایسے ہیں جنھیں سیاہ کردیا گیا ہے۔ یعنی کالے کارناموں پر بھی سیاہی پھیر دی گئی ہے۔

جیفری کے ناپاک جزیرے پر انجام دیئے گئے کالے کارناموں اور کمسن بچیوں کی چیخوں سے لبریز اس داستان میں سافٹ وئیر کی دنیا کے بے تاج بادشاہ بل گیٹس کے بارے میں تو یہاں تک بتایا گیا کہ ان کی ملاقات جیفری نے ایسی روسی دوشیزاؤں سے کرائی تھی جن سے مل کر وہ ایک خطرناک جنسی بیماری کا شکار ہوگئے تھے اور بعد کو مہنگے علاج سے صحت یاب ہوسکے۔ حالانکہ بل گیٹس نے اس کی تردید کی ہے۔ اس فہرست میں سابق اسرائیلی وزیراعظم یہود براک ہی نہیں بلکہ معذور سائنسداں اسٹیفن ہاکنس کا بھی نام ہے جس پر دنیا بڑا فخر کرتی ہے۔ بل گیٹس جیفری کے ساتھ گزارے ہوئے وقت پر شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ "بے قصور" ہیں۔ جاری کی گئی ان دستاویزات میں ایک ای۔ میل کے حوالے سے وزیراعظم نریندر مودی پر بھی انگلی اٹھائی گئی ہے مگر اس الزام کو وزارت

خارجہ نے ایک بدنام زمانہ جنسی مجرم کی ذہنی اختراع کہہ کر مسترد کردیا ہے۔ دوسرا ہندوستانی نام فلم ساز میرا نائیر کا ہے جو نیویارک کے نومنتخب میئر ظہران ہمدانی کی والدہ ہیں۔ ظاہر ہے جو لاکھوں دستاویزات جاری کی گئی ہیں ان کی تصدیق کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ خود اس ہولناک جنسی اسکینڈل کے مرکزی کردار جیفری اپسٹین 2019 میں نیویارک کے ایک قید خانہ میں مردہ پائے گئے تھے۔ غالب گمان یہی ہے کہ جیفری نے خودکشی کی تھی۔ اس قسم کے گھناؤنے جرائم میں ملوث مجرموں کا آخری سہارا خودکشی ہی ہوتی ہے جو انھیں اپنے گناہوں سے نجات پانے کا سب سے آسان نسخہ نظر آتی ہے۔

جیفری اپسٹین پیشے سے میتھ کے ایک ٹیچر تھے، لیکن 1980 کی دہائی میں وہ اس وقت دنیا کی نظروں میں آئے جب انھوں نے پرتعیش پارٹیوں کے لیے امریکہ میں ایک جزیرہ خریدا۔ اس کے ساتھ ان کا ذاتی پلین بھی لوگوں کی توجہ مرکز بنا۔ وہ اپنے جزیرے پر دنیا کے بارسوخ لوگوں کو پارٹیوں میں مدعو کرتے تھے اور انھیں عیاشیوں کا سامان مہیا کرایا جاتا تھا۔ کہا جاتا کہ جو لوگ زمین پر اپنی عیاشیوں کے نشان نہیں چھوڑنا چاہتے تھے، انھیں یہ سہولت فضا میں مہیا کرائی جاتی تھی جس کے لیے جیفری کے ذاتی جہاز میں خاص سہولتیں دستیاب تھیں۔ یہ جہاز اسی مقصد کے لیے بنوایا گیا تھا۔ شائع شدہ دستاویزات میں ای میل، اپسٹین کی جائیدادوں اور نیویارک کے قید خانے میں ان کی موت سے متعلق تفصیلات بھی شامل ہیں۔

جیفری اپسٹین نے کبھی شادی نہیں کی، لیکن بتایا جاتا ہے کہ وہ ہر روز زنا کے مرتکب ہوئے۔ انھوں نے اپنے اس عیاشی کے اڈے کے ذریعہ دنیا کے طاقتور لوگوں سے تعلقات قائم کئے جن میں سربراہان مملکت، دنیا کے امیر ترین لوگ اور سیلیبریٹیز شامل تھے۔ ان کے جزیرے میں کمسن لڑکیوں کو بہلا پھسلا کر لایا جاتا اور انھیں بڑے لوگوں کے مساج کے نام پر اندھیرے کنویں میں دھکیل دیا جاتا تھا۔ اس کے عوض وہ دنیا کے طاقتور اور امیر ترین لوگوں سے غیر معمولی فائدے حاصل کرتے تھے۔ کہا جاتا تھا ہے کہ دنیا کی بعض بدنام زمانہ خفیہ ایجنسیاں بھی سربراہان مملکت کو بلیک میل کرنے کے لیے جیفری کا سہارا لیتی تھیں۔ جیفری کا یہ گھناؤنا کاروبار خوب پھلتا پھولتا رہا اور وہ تعیش کی زندگی گزارتا رہا۔ 2005 میں اس کا بھانڈہ اس وقت پھوٹا جب امریکہ میں ایک 14 / سالہ لڑکی کے والدین نے پولیس میں شکایت درج کرائی کہ جیفری کے جزیرے پر ان کی بیٹی کا جنسی استحصال کیا گیا ہے۔ پولیس نے جب جیفری کے جزیرے پر چھاپا مارا تو اسے وہاں بدترین جنسی جرائم کے لاتعداد گھناؤنے ثبوت ملے اور اب ان ہی ثبوتوں کو منظر عام پر لایا گیا ہے۔ 2008 میں جیفری کو ایک امریکی عدالت نے جب جیل بھیجا تو ایسی متعدد خواتین سامنے آئیں جنھوں نے کہا کہ انھیں جیفری کے جزیرے میں جنسی ہراسانی کا شکار بنایا گیا۔ 2019 میں جیفری اپسٹین نے نیویارک کے ایک قید خانے میں خودکشی کرلی۔ ایک امکان یہ بھی ہے کہ جیفری کو ان باثر لوگوں نے موت کے گھاٹ اتارا ہو جن کے راز اس کے سینے میں دفن تھے۔ بہرحال اب جبکہ جیفری کے کالے کارناموں پر مشتمل لاکھوں صفحات منظر عام پر آئے ہیں تو سب سے زیادہ پریشان اعلیٰ ترین عہدوں پر بیٹھے ہوئے وہ لوگ ہیں جن کے اصل چہروں کی نقاب کشائی ہوئی ہے۔ اس میں جہاں ایک طرف امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا نام ہے تو وہیں سابق صدر بل کلنٹن بھی اس گھناؤنی فہرست کا حصہ ہیں۔ بل کلنٹن اور ان کی اہلیہ ہلری کلنٹن نے الزامات کی تردید کرتے ہوئے اس معاملے میں ہونے والی تحقیقات میں تعاون کا اعلان کیا ہے۔ دوسری طرف صدر ٹرمپ کا کہنا ہے کہ جاری کردہ دستاویزات سے ثابت ہوتا ہے کہ اپسٹین نے ان کے خلاف سازش کی تھی۔ ٹرمپ نے یہ بھی کہا کہ ان کا اپسٹین سے نہ تو کوئی تعلق تھا اور نہ ہی وہ کبھی اس کے جزیرے پر گئے۔ بل کلنٹن کا کہنا ہے کہ وہ اپسٹن کو جانتے ضرور تھے مگر وہ کبھی اس کے جزیرے پر نہیں گئے۔ جبکہ جزیرے کی ایک تصویر میں کلنٹن ایک سوئمنگ پول میں دکھائی دے رہے ہیں۔

مجموعی طور پر اس اسکینڈل کی تفصیلات اتنی گھناؤنی اور پریشان کن ہیں کہ انھیں پوری طرح ضابطہ تحریر میں نہیں لایا جاسکتا مگر اتنا ضرور ہے کہ موجودہ دنیا میں ایسے لوگوں کی کوئی کمی نہیں ہے جو اپنے سیاسی، معاشی اور تجارتی فوائد اور مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جاسکتے ہیں۔ دنیا میں اس وقت سب سے بڑا بحران اخلاقیات کا ہے۔ سیاست ہو یا تجارت، سفارت ہو یا صحافت ہر جگہ اخلاقیات کا ہی خون ہو رہا ہے اور اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ جنسی اسکینڈل ہے جس میں موجودہ دنیا میں سیاست اور تجارت کی اعلیٰ ترین ہستیاں ملوث ہیں۔ یہ دراصل موجودہ سیاست اور تجارت کا ایک گھناؤنا چہرہ ہے۔

اگر ہم پورے منظرنامے کو ٹھنڈے دل اور بیدار ذہن کے ساتھ دیکھیں تو یہ معاملہ صرف چند افراد کی اخلاقی گراوٹ تک محدود نہیں رہتا، بلکہ یہ ہمارے عہد کے فکری بحران، تہذیبی تضاد اور اخلاقی کمزوری کی علامت بن جاتا ہے۔ دنیا جس تیزی سے ترقی کی منازل طے کررہی ہے، اسی رفتار سے اس کے اندر اخلاقی سوالات بھی گہرے ہوتے جارہے ہیں۔ ٹیکنالوجی نے پردے ہٹادیے ہیں، مگر کردار کی تعمیر نہیں کی۔ قانون نے دفعات بڑھادی ہیں، مگر ضمیر کی بیداری کی ضمانت نہیں دی۔ اور آزادی نے وسعت تو دی ہے، مگر حدود کی پاسداری کا شعور کمزور کردیا ہے۔ ایسے میں جب بڑے بڑے نام سوالوں کے دائرے میں آتے ہیں، جب وہ چہرے جنہیں مثال بنا کر پیش کیا جاتا تھا الزامات کی زد میں ہوتے ہیں، تو دراصل ایک پوری فکر کا احتساب شروع ہو جاتا ہے۔ یہ لمحہ محض حیرت کا نہیں، عبرت کا ہے۔ ہمیں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم نے کامیابی کا معیار درست متعین کیا تھا؟ کیا ہم نے دولت، شہرت اور طاقت کو سچائی اور امانت پر ترجیح دے کر خود اپنے لیے مسائل کی بنیاد نہیں رکھی؟ یہ بھی ممکن ہے کہ ان انکشافات کے پیچھے طاقت کی کشمکش ہو، سیاسی مفادات ہوں، یا کسی بڑے بیانیے کو تقویت دینے کی حکمت عملی ہو۔ تاریخ گواہ ہے کہ عالمی سیاست میں معلومات بھی ہتھیار بن جاتی ہیں۔ مگر اس احتمال کے باوجود ایک حقیقت اپنی جگہ قائم رہتی ہے کہ ظلم اگر ہوا ہے تو وہ ظلم ہی ہے، اور مظلوم اگر ہے تو اس کا حق ادا ہونا چاہیے۔ کسی ممکنہ چال کا اندیشہ ہمیں اصل اخلاقی سوال سے غافل نہیں کرسکتا۔

کل قیامت خود بتائے گی قیامت کیوں ضروری تھی

دنیا کبھی کبھی خود اپنے خلاف گواہی دینے لگتی ہے۔ کبھی کوئی دستاویز، کبھی کوئی فائل، کبھی کوئی ویڈیو، اور کبھی محض ایک نام ہی پورے عہد کی اخلاقی کیفیت کو بے نقاب کر دیتا ہے۔ آج جس اپسٹین فائل کا چرچا ہے، وہ محض ایک فرد یا چند شخصیات کا مسئلہ نہیں رہا؛ وہ طاقت، شہرت، اخلاق، قانون اور تہذیب کے باہمی تعلق کا سوال بن چکا ہے۔ وہ لوگ جنہیں ترقی، آزادی اور انسانی حقوق کا استعارہ بنا کر پیش کیا جاتا تھا، آج انہی کے گرد سنگین الزامات کا ہالہ ہے۔ ویڈیوز سامنے آرہی ہیں، بیانات گردش میں ہیں، اور وہ چہرے جو مثالی سمجھے جاتے تھے، سوالات کے کٹہرے میں کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔ یہاں سب سے پہلا سوال جرم کا نہیں، تضاد کا ہے۔ زبان کچھ اور، عمل کچھ اور۔ دعویٰ کچھ اور، کردار کچھ اور۔

مولانا قاری اسحاق گورا

دنیا کبھی کبھی خود اپنے خلاف گواہی دینے لگتی ہے۔ کبھی کوئی دستاویز، کبھی کوئی فائل، کبھی کوئی ویڈیو، اور کبھی محض ایک نام ہی پورے عہد کی اخلاقی کیفیت کو بے نقاب کر دیتا ہے۔ آج جس اپسٹین فائل کا چرچا ہے، وہ محض ایک فرد یا چند شخصیات کا مسئلہ نہیں رہا؛ وہ طاقت، شہرت، اخلاق، قانون اور تہذیب کے باہمی تعلق کا سوال بن چکا ہے۔ وہ لوگ جنہیں ترقی، آزادی اور انسانی حقوق کا استعارہ بنا کر پیش کیا جاتا تھا، آج انہی کے گرد سنگین الزامات کا ہالہ ہے۔ ویڈیوز سامنے آرہی ہیں، بیانات گردش میں ہیں، اور وہ چہرے جو مثالی سمجھے جاتے تھے، سوالات کے کٹہرے میں کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔ یہاں سب سے پہلا سوال جرم کا نہیں، تضاد کا ہے۔ زبان کچھ اور، عمل کچھ اور۔ دعویٰ کچھ اور، کردار کچھ اور۔

اسلام نے اسی تضاد کو جھوٹ کی پہچان قرار دیا ہے۔ سچ وہ ہے جس میں قول اور فعل ہم آہنگ ہوں۔ اگر باتیں بلند ہوں اور کردار پست، تو وہ محض خطابت ہے، صداقت نہیں۔ لیکن اس پورے منظرنامے میں ایک اور پہلو بھی قابلِ غور ہے۔ جو ویڈیوز اس وقت منظر عام پر آرہی ہیں، کیا وہ محض سچائی کے انکشاف کا نتیجہ ہیں؟ یا ان کے پیچھے کوئی بڑی سیاسی یا تہذیبی چال بھی ہوسکتی ہے؟ تاریخ ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ طاقت کے ایوانوں میں سچ ہمیشہ سادہ انداز میں سامنے نہیں آتا۔ کبھی سچ کو دبایا جاتا ہے، کبھی مخصوص وقت پر ظاہر کیا جاتا ہے، اور کبھی اسے کسی بڑے بیانیے کو تقویت دینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ سوال اٹھانا سازشی ذہنیت نہیں، بلکہ سیاسی شعور ہے۔ ممکن ہے یہ انکشافات داخلی طاقت کی کشمکش کا حصہ ہوں۔ ممکن ہے کہ ایک گروہ دوسرے کو کمزور کرنے کے لیے یہ فائلیں منظر عام پر لارہا ہو۔ ممکن ہے کہ ایک تہذیبی بحران کو سنبھالنے کے لیے چند چہروں کو قربان کیا جارہا ہو تاکہ نظام محفوظ رہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اصل حقائق ابھی مکمل طور پر سامنے نہ آئے ہوں۔ مغربی تہذیب کی بنیاد فردی آزادی پر رکھی گئی۔ آزادی یقیناً ایک قیمتی قدر ہے، مگر جب آزادی احتساب سے آزاد ہو جائے تو وہ بے راہ روی میں بدل جاتی ہے۔ اگر اخلاقی حدود کو محض ذاتی انتخاب کا نام دے دیا جائے تو پھر طاقتور افراد اپنی خواہشات کو بھی "حق" قرار دینے لگتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں تہذیب اپنے اندر سے ٹوٹنا شروع ہوتی ہے۔ اگر یہ ویڈیوز واقعی کسی بڑی چال کا حصہ ہیں، تو وہ چال کیا ہوسکتی ہے؟ ممکن ہے کہ توجہ کو کسی اور بڑے بحران سے ہٹانے کے لیے یہ معاملہ اچھالا جارہا ہو۔ ممکن ہے کہ عوامی غصے کو مخصوص افراد تک

محدود کر کے پورے نظام کو بچایا جارہا ہو۔ ممکن ہے کہ اخلاقی بحران کو محض چند شخصیات کا مسئلہ بنا کر پیش کیا جارہا ہو، تاکہ تہذیبی سوالات سے بچا جا سکے۔ لیکن ان تمام احتمالات کے باوجود ایک حقیقت اپنی جگہ قائم ہے: ظلم، ظلم ہے۔ درندگی، درندگی ہے۔ چاہے وہ کسی تہذیب میں ہو، کسی مذہب میں ہو یا کسی طبقے میں۔ اسلام کا موقف واضح ہے کہ جرم کو جرم کہا جائے گا، چاہے مجرم کتنا ہی بااثر کیوں نہ ہو۔

اب سوال یہ ہے کہ ہمیں اس پورے معاملے سے کیا سبق لینا چاہیے؟ سب سے پہلا سبق یہ کہ شخصیت پرستی خطرناک ہے۔ کسی کو آئیڈیل بنانے سے پہلے اس کے کردار کو پرکھنا ضروری ہے۔ ترقی اور شہرت کو دیانت کا معیار نہ بنایا جائے۔ بچوں کو یہ سکھایا جائے کہ کامیابی سے پہلے اخلاق کو دیکھو۔ دوسرا سبق یہ کہ احتساب کا نظام مضبوط ہونا چاہیے۔ صرف قانونی نہیں، اخلاقی احتساب بھی۔ گھروں میں، تعلیمی اداروں میں، معاشرے میں ہی ہر جگہ یہ شعور پیدا ہو کہ انسان اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے۔ تیسرا سبق یہ کہ تہذیبی خوداعتمادی قائم رکھی جائے۔ اگر کسی تہذیب میں بحران پیدا ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اپنی اخلاقی بنیادوں کو چھوڑ دیں۔ بلکہ یہ موقع ہوتا ہے کہ ہم اپنے اصولوں کی قدر کو دوبارہ سمجھیں۔ چوتھا سبق یہ کہ جذباتی ردِعمل کے بجائے فکری تجزیہ کیا جائے۔ ہر خبر کو آخری سچ نہ سمجھا جائے، اور ہر انکشاف کو مکمل حقیقت نہ مانا جائے۔ تحقیق، توازن اور تدبر ہی یہی مؤمن کا راستہ ہے۔

اگر ہم پورے منظرنامے کو ٹھنڈے دل اور بیدار ذہن کے ساتھ دیکھیں تو یہ معاملہ صرف چند افراد کی اخلاقی گراوٹ تک محدود نہیں رہتا، بلکہ یہ ہمارے عہد کے فکری بحران، تہذیبی تضاد اور اخلاقی کمزوری کی علامت بن جاتا ہے۔ دنیا جس تیزی سے ترقی کی منازل طے کررہی ہے، اسی رفتار سے اس کے اندر اخلاقی سوالات بھی گہرے ہوتے جا رہے ہیں۔ ٹیکنالوجی نے پردے ہٹادیے ہیں، مگر کردار کی تعمیر نہیں کی۔ قانون نے دفعات بڑھادی ہیں، مگر ضمیر کی بیداری کی ضمانت نہیں دی۔ اور آزادی نے وسعت تو دی ہے، مگر حدود کی پاسداری کا شعور کمزور کردیا ہے۔ ایسے میں جب بڑے بڑے نام سوالوں کے دائرے میں آتے ہیں، جب وہ چہرے جنہیں مثال بنا کر پیش کیا جاتا تھا الزامات کی زد میں ہوتے ہیں، تو دراصل ایک پوری فکر کا احتساب شروع ہوجاتا ہے۔ یہ لمحہ محض حیرت کا نہیں، عبرت کا ہے۔ ہمیں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم نے کامیابی کا معیار درست متعین کیا تھا؟ کیا ہم نے دولت، شہرت اور طاقت کو سچائی اور امانت پر ترجیح دے کر خود اپنے لیے مسائل کی بنیاد نہیں رکھی؟ یہ بھی ممکن ہے کہ ان انکشافات کے پیچھے طاقت کی کشمکش ہو، سیاسی مفادات ہوں، یا کسی بڑے بیانیے کو تقویت دینے کی حکمت عملی ہو۔ تاریخ گواہ ہے کہ عالمی سیاست میں معلومات بھی ہتھیار بن جاتی ہیں۔ مگر اس احتمال کے باوجود ایک حقیقت اپنی جگہ قائم رہتی ہے کہ ظلم اگر ہوا ہے تو وہ ظلم ہی ہے، اور مظلوم اگر ہے تو اس کا حق ادا ہونا چاہیے۔ کسی ممکنہ چال کا اندیشہ ہمیں اصل اخلاقی سوال سے غافل نہیں کرسکتا۔

اصل سوال یہ ہے کہ ہم اس سب سے کیا سیکھتے ہیں۔ کیا ہم صرف تماشائی بن کر رہ جائیں گے؟ کیا ہم محض تبصرے کریں گے اور پھر اگلی خبر کا انتظار کریں گے؟ یا ہم اپنے اندر جھانک کر یہ دیکھیں گے کہ کہیں ہمارے معاشروں میں بھی تو دوہرے معیار پروان نہیں چڑھ رہے؟ کہیں ہم بھی زبان سے کچھ اور عمل سے کچھ اور تو نہیں؟ اسلام نے جو اصول دیا وہ نہایت سادہ مگر گہرا ہے: قول اور فعل کی ہم آہنگی۔ سچ وہ ہے جو زندگی میں جھلکے۔ دیانت وہ ہے جو معاملات میں دکھائی دے۔ اگر ہم اس معیار کو اپنائیں تو نہ صرف افراد بلکہ نظام بھی مضبوط ہوگا۔ ہمیں اپنی نسلوں کو یہ شعور دینا ہوگا کہ آئیڈیل وہ نہیں جو اسکرین پر چمکے، بلکہ وہ ہے جو کردار میں سچا ہو۔ کامیابی وہ نہیں جو سرخیوں میں آئے، بلکہ وہ ہے جو حساب کے دن سرخرو کرے۔ یہ پورا واقعہ ہمیں قیامت کے تصور کی معنویت بھی یاد دلاتا ہے۔ جب دنیا کی عدالتیں کمزور پڑ جائیں، جب طاقت فیصلوں پر اثر انداز ہوجائے، جب سچائی کو دبایا جاسکے، تب ایک ایسی عدالت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جو ابدی ہو، غیر جانبدار ہو، اور مکمل علم رکھتی ہو۔ قیامت اسی یقین کا نام ہے کہ انصاف ضائع نہیں ہوگا۔ کوئی آہ بے اثر نہیں جائے گی۔ کوئی ظلم بے حساب نہیں رہے گا۔ لہٰذا اس واقعے کو محض اسکینڈل کے طور پر نہ دیکھا جائے، بلکہ اسے اپنے فکری اور اخلاقی محاسبے کا موقع بنایا جائے۔ ہمیں تہذیبی اعتماد کے ساتھ مگر خود احتسابی کے جذبے سے آگے بڑھنا ہوگا۔

غزل

کوئی منزل ہے نہ رستہ ہے نہ رہبر اپنا
عمر بھر یوں ہی بھٹکنا ہے مقدر اپنا
آج بھی لوگ زمانے میں نہ جانے کتنے
گھر چلاتے ہیں میاں خون جلا کر اپنا
در ہی در ہیں یہاں دیوار نہیں ہے کوئی
یوں ہی سب کے لئے رکھا ہے کھلا گھر اپنا
ہم ہی انمول ہیں بازار میں اب تک ورنہ
یار بیٹھے ہیں سبھی دام لگا کر اپنا
اپنی آنکھیں تو برستی ہیں شب و روز مگر
خشک تالاب ہیں اور کھیت ہے بنجر اپنا
ہم کہ پیاسے تھے مگر منہ نہ لگایا اس کو
سر ٹپکتا ہی رہا روز سمندر اپنا
کتنے مجبور ہیں دنیا میں یہ بندے تیرے
اپنے بندوں پہ خدا کچھ تو کرم کر اپنا
زندگی تیرے ستم دیکھ کے اکثر اب تو
یاد آتا ہے بہت مجھ کو ستمگر اپنا
ہم کہ خود رو ہیں تو خود سر بھی رہیں گے فیاض
ہم نہ بدلے ہیں نہ بدلیں گے یہ تیور اپنا

ڈاکٹر فیاض احمد بیگ

قلم کی طاقت اور اس کی تاثیر!

محمد قمر الزماں ندوی

یہ حقیقت ہے کہ قلم کی طاقت اور تحریر کی قوت تقریر سے بھی زیادہ ہے، نیز اس کا نفع بھی عام اور دیرپا ہے۔ کیونکہ تقریر وخطاب یہ فضاء بسیط میں معلق ہوجاتا ہے، لیکن تحریر تادیر محفوظ رہتی ہے، اس لئے اس کا نفع تحریر کے باقی رہنے تک باقی رہتا ہے۔ جس کو یہ طاقت اور ملکہ حاصل ہوجائے، وہ بڑا خوش نصیب اور سعادت مند انسان ہے، شرط یہ ہے کہ وہ اس کے ذریعہ نفع رسانی کا کام کرے، اپنی تحریری صلاحیت سے امت کو بھرپور نفع پہنچائے، قلم کو ہمیشہ ایک امانت اور تحریری صلاحیت کو ایک فرض سمجھ کر حالات کے رخ کو صحیح سمت موڑنے کی کوشش کرے۔ لیکن افسوس کہ بہت سے لوگ قلم کا غلط استعمال کرتے ہیں، اپنی تحریروں کو ثمن بخس دراھم معدود ؛ یعنی چند کوڑی کے بھاؤ میں بیچ دیتے ہیں اور اس کے بدلہ کچھ دنیاوی منافع حاصل کرتے ہیں، باطل طاقتوں کو اپنی طرف سے قوت فراہم کرتے ہیں، ان کی تائید کرتے ہیں، ان کی فکر کے مطابق قلم استعمال کرتے ہیں۔ ایسے لوگ مجرم اور خدا کی نظر میں مبغوض ہیں۔ قلم ایک امانت ہے، اس کا استعمال صحیح اور مناسب چیزوں کے لیے ہونا چاہیے اور کبھی اس کا سودا نہیں کرنا چاہیے، بقول شخصے قلم فروشی عصمت فروشی سے کسی طرح کم نہیں۔ قلم کی طاقت اور اس کی تاثیر کا دنیا نے اعتراف کیا ہے، اس کے ذریعے انسانوں نے تخت وتاج کو پلٹا ہے، قیادت و زعامت سنبھالا ہے، حکومت واقتدار اور سلطنت وریاست کو حاصل کیا ہے، مخالف طاقتوں کو زیروزبر کیا ہے، غلامی کو آزادی میں بدلا ہے، مظلوموں اور فریادرسوں کو حقوق وانصاف دلایا ہے، بے راہ اور گمراہ کو راہ حق کی راہ نمائی کی ہے اور شر ورفتن کے ماحول کو خیر ونیکی کے ماحول میں بدلا ہے۔ یقیناً قلم علم وآگہی کا ذریعہ اور وسیلہ ہے، اس کی شہادت خود قرآن پاک نے دی ہے، بلکہ رب کائنات نے قلم کی قسم کھا کر اس کی عظمت واہمیت کو لازوال کردیا ہے۔،، ن والقلم ومایسطرون،، اہل عرب کہتے ہیں کہ،، عقول الرجال فی اطراف اقلامھا،، یعنی نوک قلم ہی لوگوں کی عقلوں کا پتہ دیتی ہے۔ اور یہ کہ۔۔ فی القلم حکمتان، بلاغ المنطق، وجلال الصمت ،یعنی قلم کی دوحکیمانہ شانیں ہیں، ایک تعبیر کی بلاغت، دوسری طرف خاموشی کا وقار۔ چنانچہ بظاہر خاموش رہ کر ہی قلم بلاغت کے موتی بکھیرتا اور فصاحت کے جادو جگاتا ہے۔ قلم کا استعمال آسمان پر بھی ہوتا ہے اور زمین میں بھی، بلکہ زمین میں جو کچھ ہوتا ہے اس کی منصوبہ بندی بھی آسمان میں ہی ہوتی ہے۔ انسان کی ہدایت کو کاغذ وقلم سے جوڑنے کے لیے، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اقرا وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم،، کا حکم ہوا، یعنی پڑھو تمہارا رب بڑا کریم ہے، جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ اس امت کے لیے تعلیم بالقلم اللہ کی جانب سے ایک عظیم نعمت اور احسان ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء کرام نے جو تعلیم دی وہ زبانی تھی، جس کو محفوظ رکھنا مشکل تھا، اس لیے وہ تعلیم دیرپا نہیں رہ پاتی، بہت جلد منحرف ہوجاتی، یا اس پر نسیان کا پردہ پڑ جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے دین کو محفوظ رکھنے کے لیے قلم اور تحریر کا طریقہ سکھایا۔ ایک صاحب قلم کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ اپنی تحریروں میں اعتدال، توازن، وسطیت اور عدل وانصاف کا دامن نہ چھوڑے، افراط وتفریط کی راہ اختیار نہ کرے، کسی قوم اور جماعت سے دشمنی ان کو انصاف اور راہ اعتدال سے نہ ہٹنے دے، ہر حال میں عدل وانصاف سے کام لے۔ تعمیری ادب میں قلم کی شان اور بان اور نکھر جاتی ہے اور قلم کے نقوش میں اگر خون جگر بھی شامل ہو تو وہ دوآتشہ بن جاتے ہیں، جو لوگ ادب برائے زندگی کے حامل اور قائل ہوتے ہیں، تعمیری اور فکری ادب کے لیے کام کرتے ہیں، ان کی تحریروں میں تاثیر کشش اور نافعیت زیادہ پائی جاتی ہے۔ لیکن افسوس کہ دنیا کے ادیبوں، شاعروں اور قلمکاروں میں کم لوگ ہیں، جو قلم کی حقیقت اور عظمت کا صحیح ادراک کرسکے، ورنہ زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو زبان وقلم دونوں کے صحیح استعمال سے محروم رہے، وہ ادیب کہلانے کے باوجود علم وادب کی بیخ کنی کرتے رہے اور قلم رکھتے ہوئے بھی قلم کی حرمت کو انہوں نے پامال کیا، بلکہ روشن خیالی اور ترقی پسندی کے نام پر اباحیت کو فروغ دیا، معاشرے کو خراب کیا، اخلاقی انارکی کو ہوا دی، اور اپنے قلم کی ریزش کا انبار نسل انسانی کے ایمان وعقیدے کو خراب کرنے، اخلاقی قدروں کو تاراج کرنے، ہوا وہوس کو فروغ دینے اور سماج وسوسائٹی میں برائی اور اخلاقی گراوٹ کا ناسور پھیلانے کے لیے چھوڑ گئے، بعض نے خاموشی کے ساتھ ترقی اور اباحیت پسند ادب وشاعری کے عنوان سے پڑھے جانے والے لٹریچر کو مسموم کیا۔ لیکن افسوس کہ دنیا کے ادیبوں، شاعروں اور قلمکاروں میں کم لوگ ہیں، جو قلم کی حقیقت اور عظمت کا صحیح ادراک کرسکے، ورنہ زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو زبان وقلم دونوں کے صحیح استعمال سے محروم رہے، وہ ادیب کہلانے کے باوجود علم وادب کی بیخ کنی کرتے رہے اور قلم رکھتے ہوئے بھی قلم کی حرمت کو انہوں نے پامال کیا، بلکہ روشن خیالی اور ترقی پسندی کے نام پر اباحیت کو فروغ دیا، معاشرے کو خراب کیا، اخلاقی انارکی کو ہوا دی، اور اپنے قلم کی ریزش کا انبار نسل انسانی کے ایمان و عقیدے کو خراب کرنے، اخلاقی قدروں کو تاراج کرنے، ہوا وہوس کو فروغ دینے اور سماج وسوسائٹی میں برائی اور اخلاقی گراوٹ کا ناسور پھیلانے کے لیے چھوڑ گئے، بعض نے خاموشی کے ساتھ ترقی اور اباحیت پسند ادب وشاعری کے عنوان سے پڑھے جانے والے لٹریچر کو مسموم کیا۔ لیکن ایسے ادیبوں شاعروں اور قلم کاروں کی فہرست بھی کم طویل نہیں جنہوں نے قدرت کے عطا کردہ بیان وتعبیر کی صلاحیت کی قدر کی اور قلم وقرطاس کے استعمال کا حق ادا کیا، دنیا وآخرت میں سرخ ہوئے، نیک نامی اور شہرت بھی ملی، دین کی ترجمانی کی اور ملت کی آبیاری کی۔ زبان وادب کے شہسوار اور مشہور صاحب قرطاس وقلم علامہ شورش کاشمیری مرحوم نے قلم کی اسی طاقت اور تاثیر کو کچھ یوں اپنی شاعری میں بیان کیا ہے:

صفحۂ کاغذ پہ جب موتی لٹاتا ہے قلم	ندرت افکار کے جوہر دکھاتا ہے قلم
آنکھ کی جھپکی میں ہوجاتا ہے تیغ بے پناہ	آن واحد میں حریفوں کو جھکاتا ہے قلم
آندھیوں کا سیل بن کر عرصۂ پیکار میں	زلزلوں کے روپ میں محلوں کو ڈھاتا ہے قلم
دوستوں کے حق پشتیبان خود اپنے زور پر	دشمنوں پر دشنہ و خنجر چلاتا ہے قلم
بندگانِ علم و فن کی خلوتوں کا آشنا	ان کے فکر وفہم کی باتیں سناتا ہے قلم
یادگاروں کا محافظ تذکروں کا پاسباں	گم شدہ تاریخ کے اوراق لاتا ہے قلم
محفلوں میں عشق اس کے بانکپن کا خوشہ چیں	محملوں میں حسن سے آنکھیں لڑاتا ہے قلم
شاعروں کے والہانہ زمزموں کی آبرو	دانش وحکمت کی راہوں کو سجاتا ہے قلم
اہلِ دل، اہلِ سخن، اہلِ نظر، اہلِ وفا	ان کے خد و خال کا نقشہ جماتا ہے قلم
برق بن کر ٹوٹتا ہے خرمن اغیار پر	دوستوں کے نام کا ڈنکا بجاتا ہے قلم
ہم نے اس کی معرفت دیکھا ہے عرش وفرش کو	آسمانوں کو زمینوں سے ملاتا ہے قلم
زندۂ جاوید ہوجاتے ہیں اس سے معرکے	حشر کے آثار قوموں میں اٹھاتا ہے قلم

مصنوعی ذہانت ۲۰۳۵ء تک ہندوستان کی معیشت میں ۵۵۰ بلین ڈالر کا اضافہ کرسکتا ہے: رپورٹ

نئی دہلی: مصنوعی ذہانت 2035 تک ہندوستان کی معیشت میں زراعت، تعلیم، توانائی، صحت کی دیکھ بھال اور مینوفیکچرنگ سمیت پانچ ترجیحی شعبوں میں تقریباً 550 بلین ڈالر کا حصہ ڈال سکتی ہے۔ ویتنام ٹائمز کی رپورٹ نے PwC انڈیا کے فلیگ شپ اسٹڈی کا حوالہ دیتے ہوئے مزید کہا کہ یہ اقتصادی ماڈلنگ اور حقیقی دنیا کے پائلٹس میں گول ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ PwC انڈیا کی جانب سے وکست بھارت مطالعہ کے لیے اے آئی کو ڈیووس 2026 میں ورلڈ اکنامک فورم میں پیش کیا گیا تھا اور اس کی وجہ سے ہندوستان کے مصنوعی ذہانت کے عزائم نے ایک منظم اور عالمی سطح پر گونجنے والی شکل اختیار کی تھی۔ ڈیووس پلیٹ فارم نے اس پیغام کو وسعت دی کہ ہندوستان کی حکمت عملی کارکردگی اور ترقی سے بالاتر اہداف کے ساتھ تشکیل دی جا رہی ہے اور شمولیت، حکمرانی اور ادارہ جاتی تیاری پر غور کرتی ہے۔ مطالعہ نے ہندوستان کو ایک ممکنہ عالمی معیار کے طور پر پوزیشن میں رکھا کہ کس طرح ابھرتی ہوئی معیشتوں کو عوامی نظام اور روزمرہ کی اقتصادی سرگرمیوں میں شامل کرتے ہوئے AI کو پیمانے پر تعینات کرنا چاہیے۔ رپورٹ میں ایک ملکیتی 3A21 فریم ورک تک رسائی، قبولیت، انضمام، نفاذ اور ادارہ جاتی نظام کی سطح کی پلے بک کے طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

میڈٹیک اسٹارٹ اپس ہندوستان کے بڑھتے ہوئے

تجارتی معاہدوں کا فائدہ اٹھانے کیلئے آگے آئیں: پیوش گوئل

نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے مرکزی وزیر جناب پیوش گوئل نے آج میڈٹیک اسٹارٹ اپس پر زور دیا کہ وہ گھریلو مارکیٹ سے آگے بڑھیں، ہندوستان کے بڑھتے ہوئے تجارتی معاہدوں کا فائدہ اٹھائیں جو عالمی جی ڈی پی کا تقریباً 70 فیصد احاطہ کرتے ہیں، اور ہندوستان اور دنیا دونوں کی خدمت کے لیے سستی اختراعات کو پیمانہ بنائیں۔ نئی دہلی میں فائزر انڈوویشن اسٹارٹ اپ شوکیس پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ سستی، قابل توسیع طبی ٹیکنالوجی ہندوستان کے دور دراز حصوں تک پہنچنے میں مدد کرسکتی ہے اور افریقہ، لاطینی امریکہ، وسطی ایشیا، جنوب مشرقی ایشیا اور ترقی یافتہ معیشتوں کی عالمی منڈیوں تک بھی رسائی حاصل کر سکتی ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ گزشتہ تین سالوں میں طے پانے والے نو آزاد تجارتی معاہدوں میں مضبوط فی کس آمدنی والے 38 ممالک شامل ہیں، اور اب زیادہ تر ترقی یافتہ منڈیوں میں بھارت کے ساتھ تجارتی انتظامات ہیں۔ معاہدوں میں 27 ممالک پر مشتمل یورپی یونین بلاک، چار ملکی ای ایف ٹی اے بلاک، برطانیہ، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ، ریاستہائے متحدہ امریکہ شامل ہیں، جبکہ جاپان اور کوریا اس سے قبل آسیان ممالک کے ساتھ طے پائے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے پاس اب عالمی جی ڈی پی کے 70 فیصد تک مارکیٹ رسائی ہے، زیادہ تر معاملات میں ہندوستانی مصنوعات پر صفر ڈیوٹی ہے۔ جناب گوئل نے کہا کہ اسٹارٹ اپس کو خود کو گھریلو بازار تک محدود نہیں رکھنا چاہئے اور عالمی میلوں اور نمائشوں میں شرکت کرنی چاہئے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ وزارت تجارت وفود کی مدد کرے گی اور 190 سے زیادہ ممالک میں ہندوستان کے مشن اختراع کاروں کی مدد کے لیے دستیاب ہیں۔ انہوں نے ترقی یافتہ منڈیوں تک رسائی کے لیے 100 سے زائد ممالک میں موجود عالمی کمپنیوں کے ساتھ تعاون کی بھی حوصلہ افزائی کی۔ وزیر نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ سستی اور قابل توسیع میڈٹیک مصنوعات لاگت کو کم کرسکتی ہیں اور پیمانے کی معیشتوں کے ذریعے معیار کو بہتر بنا سکتی ہیں۔ پروگرام میں موجود اسٹارٹ اپس کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے نوٹ کیا کہ بہت سے لوگوں نے سی ڈی ایس سی او کی منظوری حاصل کی تھی اور کچھ ایف ڈی اے کی منظوری حاصل کرنے کے راستے پر تھے، جس سے وہ بین الاقوامی سطح پر توسیع کر سکیں۔ وزیر موصوف نے زور دیا کہ اختراع کو ہندوستان کی روزمرہ کی ضروریات اور زمینی سطح کی ضروریات کو پورا کرنا چاہیے۔ انہوں نے کامیابی کی کہانیوں کی نمائش کی اہمیت پر زور دیا اور اسٹارٹ اپ انڈیا، نجی شعبے اور میڈیا پر زور دیا کہ وہ کاروباریوں کی حوصلہ افزائی کریں، بشمول وہ لوگ جو شروع میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہ بتاتے ہوئے کہ ناکامی ایک بدنما داغ نہیں ہے بلکہ کامیابی کی سیڑھی ہے، جناب گوئل نے ابراہم لنکن کی مثال پیش کی، جنھیں ریاستہائے متحدہ کا صدر بننے سے پہلے تعلیم، کاروبار، قانون کی مشق اور انتخابات میں بار بار ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے نوجوان اختراع کرنے والوں کو ثابت قدم رہنے کی تلقین کی۔

بجٹ سے پہلے یوگی نے کہا۔ پی ایم مودی کی قیادت میں نئے اتر پردیش نے ترقی اور خوشحالی دیکھی ہے

لکھنؤ: اتر پردیش اسمبلی میں بجٹ پیش کرنے سے پہلے، وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں، نئے ہندوستان کا نیا اتر پردیش ترقی اور خوشحالی کی ایک بے مثال دہائی کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی میں، نیا اتر پردیش" اچھی حکمرانی، جامع ترقی اور عوامی بہبود کی پالیسی کے ساتھ ایک مضبوط، خود انحصار، اور خوشحال ریاست کی تعمیر کی طرف مسلسل ترقی کر رہا ہے۔ پالیسی ویژن، اور خود انحصار، ترقی یافتہ اتر پردیش کے عزم کے لیے ٹھوس ایکشن پلان، اور ٹریلین ڈالر کی معیشت کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے ریاست کی ترقی کو یقینی بنانا۔ انہوں نے کہا کہ غریبوں کے وقار، نوجوانوں کی عزت نفس، ماں کی طاقت اور کسانوں کی خوشحالی کے ساتھ پیش کیا جانے والا یہ بجٹ ''ترقی یافتہ ہندوستان 2047'' کی تشکیل اور ''نئے اتر پردیش'' کے روشن مستقبل کی مضبوط بنیاد رکھے گا۔ ایک اور پوسٹ میں، وزیر اعلی یوگی نے لکھا، وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں، نئے ہندوستان کا نیا اتر پردیش ترقی اور خوشحالی کی ایک بے مثال دہائی کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ لوگوں کے غیر متزلزل اعتماد اور آشیرواد کے نتیجے میں، آپ کی حکومت آج اتر پردیش قانون ساز اسمبلی کے 1 ویں مالیاتی سال کے مالیاتی بجٹ میں ریاست کا ہمہ گیر ترقیاتی بجٹ پیش کرنے جا رہی ہے۔ 2026-27 ریاست کے 25 کروڑ لوگوں کی امیدوں اور امنگوں کے ساتھ ہماری وابستگی کا ایک دہائی طویل ثبوت ہے۔ اتر پردیش کے وزیر خزانہ سریش کھنہ بدھ کو ریاست کا بجٹ پیش کریں گے۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت والی اتر پردیش حکومت کا یہ 10 واں بجٹ ہوگا۔ سی ایم یوگی کی صدارت میں صبح 11 بجے کابینہ کی میٹنگ ہوگی، جہاں بجٹ کو اسمبلی میں پیش کرنے سے پہلے منظور کیا جائے گا۔ اس کے بعد وزیر خزانہ سریش کھنہ اسمبلی میں بجٹ پیش کریں گے، اور نائب وزیر اعلی کیشو پرساد موریہ قانون ساز کونسل میں بجٹ پیش کریں گے۔ توقع ہے کہ اس سال اتر پردیش حکومت کا بجٹ 9 لاکھ کروڑ روپے سے تجاوز کرسکتا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت بجٹ میں عام لوگوں کے لیے کئی اعلانات کرسکتی ہے۔

مرکزی بجٹ شمال مشرقی خطے میں بھی مثبت تبدیلی لائے گا

شیوراج نے کہا کہ بجٹ تاریخی اور مستقبل پر مبنی ہے اور ملک کے ساتھ ساتھ شمال مشرقی خطے میں بھی مثبت تبدیلی لائے گا

نئی دہلی: دیہی ترقی اور زراعت اور کسانوں کی بہبود کے مرکزی وزیر جناب شیوراج سنگھ چوہان نے آج گوہاٹی میں مرکزی بجٹ 27-2026 پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر نے کہا کہ بجٹ تاریخی اور مستقبل پر مبنی ہے اور ملک کے ساتھ ساتھ شمال مشرقی خطے میں بھی مثبت تبدیلی لائے گا۔ مرکزی وزیر نے زور دے کر کہا کہ بجٹ وکست بھارت کے وژن کی عکاسی کرتا ہے اور 2047 تک خود کفیل، بااختیار اور خوشحال ہندوستان کی مضبوط بنیاد رکھتا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ بجٹ جامع ترقی اور سماجی خوشحالی پر مرکوز ہے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ معاشرے کے ہر طبقے تک فوائد پہنچیں۔ شمال مشرق کے لیے مرکز کے عزم پر روشنی ڈالتے ہوئے مرکزی وزیر نے بتایا کہ شمال مشرق کے لیے 500 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی گئی ہے۔ شمال مشرقی خطے کی ترقی کی وزارت (ایم ڈی او این ای آر) کے لیے 6812 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ پچھلے بجٹ سے 897 کروڑ روپے زیادہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ بڑھا ہوا مختص، خطے میں ترقی کو تیز کرنے کے لیے مرکزی حکومت کی ترجیح کو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے۔ آسام کے بارے میں بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مالی سال 27-2026 کے لیے ٹیکس کی منتقلی کے لیے 49,725 کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ 2014 سے آسام کو ٹیکس کی منتقلی کے ذریعے تقریباً 12.3 لاکھ کروڑ روپے موصول ہوئے ہیں۔ بجٹ میں اعلان کردہ صحت کی دیکھ بھال کے اقدامات میں بائیوفارما شکتی (علم، ٹیکنالوجی اور اختراع کے ذریعے صحت کی دیکھ بھال کی ترقی کے لیے حکمت عملی) شامل ہے جس پر پانچ سالوں میں 10,000 کروڑ روپے خرچ ہوں گے، جس کا مقصد غیر متعدی بیماریوں کے بڑھتے ہوئے بوجھ سے نمٹنے کے لیے حیاتیاتی اور ''بائیوسیملرز دوا'' میں گھریلو صلاحیتوں کو مضبوط کرنا ہے۔ اس پہل کے ایک حصے کے طور پر، این آئی پی ای آر گوہاٹی جیسے موجودہ اداروں کو اپ گریڈ کیا جائے گا، جو خطے میں تحقیق، اختراع اور ہنر مند افرادی قوت کی ترقی میں رول ادا کریں گے۔ مرکزی وزیر نے مزید بتایا کہ اس سال زرعی بجٹ بڑھا کر 561,32,1 کروڑ روپے کردیا گیا ہے، جس سے کسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے حکومت کے عزم کو تقویت ملی ہے۔ اختراع اور سائنسی ترقی کو مستحکم کرنے کے لیے زرعی تعلیم اور تحقیق کے لیے 967,9 کروڑ روپے کا التزام کیا گیا ہے۔ سستی کھادوں کی دستیابی کو یقینی بنانے اور کسانوں کے لیے پیداواری لاگت کو کم کرنے کے لیے کھاد کی سبسڈی 1,70,944 کروڑ روپے فراہم کی گئی ہے۔

بھارتی فضائیہ پوکھرن میں وایوشکتی۔ ۲۶ مشق میں طاقت کا مظاہرہ کرے گی

جیسلمیر: ہندوستانی فضائیہ 27 فروری 2026 کو جیسلمیر میں پوکھران ایئر ٹو گراؤنڈ رینج میں ورزش وایوشکتی۔ 26 کے ذریعے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرے گی۔ یہ مشق آئی اے ایف کے طویل عرصے سے فضائی حدود کے پہلے سے طے شدہ ٹارگٹ، ملٹی رینج کے اہداف کی تصدیق کرتے ہوئے آپریشن سندور کی کامیابی کو بھی اجاگر کرے گی۔ مشق میں آپریشنز، اور' آتم نیر بھر بھارت' کے وژن کے مطابق، مقامی پلیٹ فارمز کا استعمال کرتے ہوئے فیصلہ کن اثرات فراہم کرنے کی صلاحیت کا مظاہرہ کیا جائے گا۔ انڈین ایئر فورس کو سب سے پہلے، تیز ترین اور سخت ترین جواب دہندہ کے طور پر بیان کرتے ہوئے، سروس نے کہا کہ یہ مشق دشمن کو تیزی سے سزا دینے، شروع سے ہی آپریشنل ماحول پر حاوی ہونے اور حکمت عملی سے متعلق کارروائیوں کو حکمت عملی کے نتائج میں تبدیل کر کے آپریشن کے دوران فیصلہ کن طور پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت کا مظاہرہ کرے گی۔ یہ مشق اس بات کی ایک جھلک بھی فراہم کرے گی کہ کس طرح انڈین ایئر فورس انسانی امداد اور آفات کے انتظام میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ کل 77 لڑاکا طیارے، 43 ہیلی کاپٹر اور آٹھ ٹرانسپورٹ طیارے تعینات کیے جائیں گے۔

گمراہ کن مواد پر کریک ڈاؤن:

ماہرین نے نظرثانی شدہ اے آئی ڈیپ فیک گائیڈ لائنز کی تعریف کی

نئی دہلی: قانونی ماہرین نے اے آئی سے تیار کردہ ڈیپ فیک مواد پر حکومت کے نئے ضوابط کا خیر مقدم کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ سوشل میڈیا کمپنیوں کو سابقہ ضابطوں سے زیادہ واضح اور عملی رہنما اصول دیے گئے ہیں۔ اگرچہ تجویز یہ تھی کہ تمام اے آئی سے تیار کردہ مواد پر ایک مرئی لیبل شامل کیا جائے، اب توجہ خاص طور پر گمراہ کن مواد پر مرکوز ہے۔ وزارت آئی ٹی نے فیس بک، انسٹاگرام اور یوٹیوب جیسے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے لیے نئی ہدایات جاری کی ہیں۔ ان ضوابط کے مطابق، اے آئی سے تیار کردہ مواد کی واضح طور پر شناخت ہونی چاہیے۔ اس طرح کے مواد میں یا تو ایک مرئی لیبل ہوگا یا اس میں مخصوص ڈیجیٹل معلومات (میٹا ڈیٹا) شامل کی جائیں گی تاکہ صارفین کو آگاہ کیا جا سکے کہ یہ اے آئی سے تیار کیا گیا ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی رولز، 2021 میں آئی ٹی کی وزارت کی ترامیم، حکومت اور ریگولیٹری اداروں کو اگر ضرورت پڑنے پر اے آئی سے تیار کردہ مواد، جیسے ڈیپ فیکس، کی نگرانی اور ریگولیٹ کرنے کی اجازت دے گی۔ اس کا مقصد لوگوں کو یہ جاننے کے قابل بنانا ہے کہ آیا مواد مستند ہے یا اے آئی سے تیار کردہ۔ جے ایس اے ایڈوکیٹس اینڈ سالیسیٹرز کے پارٹنر سجائی سنگھ نے کہا کہ نئے قواعد پچھلے مسودے سے مختلف ہیں۔ تمام اے آئی سے تیار کردہ مواد پر لیبل لگانے کے بجائے، گمراہ کن اور فریب دینے والے مواد پر زیادہ توجہ دی جائے گی۔ ان کا خیال ہے کہ سوشل میڈیا کمپنیاں اس تبدیلی سے مطمئن ہوں گی۔ حکومت نے یہ بھی شرط عائد کی ہے کہ اگر اے آئی سے تیار کردہ ڈیپ فیک مواد کو حکومت یا عدالت غلط قرار دیتی ہے تو سوشل میڈیا کمپنیوں کو اسے تین گھنٹے کے اندر ہٹا دینا چاہیے۔ پہلے اس کے لیے 36 گھنٹے کی اجازت تھی۔ نئے قوانین کے مطابق، ایک بار جب اے آئی لیبل لگ جاتا ہے، تو اسے ہٹایا یا چھپایا نہیں جا سکتا۔ مزید برآں، سوشل میڈیا کمپنیوں کو خودکار ٹولز استعمال کرنے کی ضرورت ہوگی جو غیر قانونی، فحش، یا جعلی اے آئی مواد کی شناخت اور پھیلاؤ کو روک سکیں۔

ہم عدم استحکام کی دنیا میں جا رہے ہیں: راہول گاندھی

نئی دہلی: لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہول گاندھی نے بدھ کو کہا کہ اگر ہندوستان اتحاد نے امریکہ کے ساتھ معاہدہ کیا ہوتا تو وہ برابری کی شرائط پر ایسا کرتا۔ بھارت کو پاکستان کے برابر نہیں کیا جا سکتا۔ لوک سبھا میں بجٹ پر بحث کے دوران راہول گاندھی نے کہا،" اگر انڈیا الائنس صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ بات چیت کر رہا ہوتا، تو ہم یہ واضح کر دیتے: اس مساوات میں سب سے اہم اثاثہ ہندوستانی ڈیٹا ہے۔ ہم کہتے، صدر ٹرمپ، آپ اپنا ڈالر بچانا چاہتے ہیں، ہم آپ کے دوست ہیں، ہم آپ کا ڈالر بچا سکتے ہیں، لیکن آپ کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہندوستانیوں کے پاس آپ کا ڈالر سب سے بڑا ہے، جیسا کہ کانگریس نے کہا، کانگریس نے مزید کہا، صدر ٹرمپ، آپ کو یہ سمجھنا ہوگا کہ کوئی بھی بات چیت مالک اور نوکر کے درمیان نہیں ہونی چاہیے، ہم نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ اگر امریکہ کو اپنے کسانوں کو بچانے کی ضرورت ہے تو ہم اپنے کسانوں کو بھی بچائیں گے۔ راہول گاندھی نے کہا کہ" انڈیا الائنس" مساوی طاقت کے طور پر بات چیت کرے گا۔" ہم بھارت کے ساتھ پاکستان جیسا سلوک نہیں ہونے دیں گے۔ ہم پاکستان کے برابر نہیں بنیں گے۔ اگر صدر ٹرمپ پاکستانی آرمی چیف کو ان کے ساتھ ناشتہ کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو ہمیں اس پر کچھ کہنا پڑے گا۔ تجارتی معاہدے پر سوال اٹھاتے ہوئے راہول گاندھی نے کہا کہ وہ طاقت جو 21 ویں صدی میں ہندوستان کو بدل دے گی اور ہمیں ایک سپر پاور بنائے گی، ڈیٹا کے حوالے سے ڈیجیٹل تجارتی قوانین پر حکومت کے کنٹرول، ڈیٹا لوکلائزیشن کو ہٹانے اور امریکہ میں ڈیٹا کے آزادانہ بہاؤ کی اجازت دینے، ڈیجیٹل ٹیکسوں پر پابندی عائد کرنے، اور سورس کوڈ کے انکشاف کو معاف کرنے سے ختم ہوگئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ معاہدے کے بعد امریکا فیصلہ کرے گا کہ ہم اپنا تیل کہاں سے خریدتے ہیں، ہماری حکومت نہیں، اور یہ کہ اگر بھارت کسی ایسے ملک سے تیل خریدتا ہے جسے امریکا منظور نہیں کرتا تو وہ ہمیں ٹیرف کی سزا دے گا۔

المناک سڑک حادثے میں شوہر، اہلیہ جاں بحق، مچا کہرام

حاجی پور بر چہرہ کلاں: ضلع کے چہرہ کلاں بلاک علاقہ واقع چک معین الدین گاؤں باشندہ، مشہور شاعر اور اپ گریڈ مڈل اسکول خواجہ چاند چھپرہ ہندی کے ٹیچر عبدالصمد ویشالوی نے نہایت ہی غم کے ساتھ اطلاع دی ہے کہ میری بیٹی غنچہ خاتون کا المناک سڑک حادثے میں شدید زخمی ہونے کے سبب علاج کے دوران انتقال ہوگیا۔ جس کا نماز جنازہ 12 فروری بروز جمعرات صبح 10 بجے ویشالی ضلع کے پاتے پور بلاک علاقہ واقع بلی گاؤں تھانہ کے درگاہ بیلا عیدگاہ میں ہوگا۔ وہیں انکے ذریعے دی گئی جانکاری کے مطابق گزشتہ روز 2 فروری کو غنچہ خاتون اپنے شوہر محمد نظام الدین باشندہ درگاہ بیلا پاتے پور کے ساتھ موٹرسائیکل سے چک معین الدین گاؤں آرہے تھے کی سبہا سے بریار پور آنے والی سڑک پر آمنے سامنے کی ٹکر میں محمد نظام الدین موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے تھے۔ جس دوران غنچہ خاتون شدید زخمی ہوگئی تھی۔ جسے مظفر پور واقع ایک نجی ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا تھا جہاں وہ زندگی اور موت سے جنگ لڑتے دار بقا کو کوچ کر گئی۔ جس کا ایک چھوٹا بچہ بھی ہے۔ اس دلدوز واقعہ کی خبر سنتے ہی علاقہ میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ عبدالصمد ویشالوی نے نماز جنازہ میں شریک ہوکر دعا مغفرت کرنے کی درخواست کی ہے۔ بتادیں کے عبدالصمد ویشالوی ویشالی ضلع کے مشہور شاعر، اردو کے ماہر استاد اور خادم خلق انسان ہیں۔ انکے داماد اور بیٹی غنچہ خاتون کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست قارئین حضرات سے کی ہے۔

کیریئر کوچنگ سنٹر سیہان میں دسویں جماعت کے طلباء و طالبات کو کیا گیا الوداع
ہم سب اپنی محنت سے سماج میں ایک اور انکیتا بنائیں گے: شنکر کمار

ویشالی: چہرہ کلاں بلاک کے تحت، کیریئر کوچنگ سینٹر سیہان میں زیر تعلیم کلاس 10 کے طلباء و طالبات کو سیشن کی آخری پڑھائی کے بعد الوداع کیا گیا۔ اس موقع پر ایک سوال کے جواب میں کوچنگ سنٹر کے بانی اور منتظم جناب شنکر کمار نے کہا کہ گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی کیریئر کوچنگ سنٹر کے 10 ویں اور 12 ویں جماعت کے طلباء و طالبات کو کوچنگ سنٹر کی شان و شوکت سے روشناس کرائیں گے۔ 10 ویں جماعت کی طالبہ انوشکا کماری اور اس کے ہم جماعت میں پڑھنے والے بچوں نے کہا کہ اساتذہ کی مدد سے ہر مضمون کی تیاری بہتر کیا گیا ہے اس لیے بلاشبہ ہم کوچنگ سنٹر کو پھر سے رونق بخشیں گے۔ جس محنت اور لگن کے ساتھ ہم طلباء نے تعلیم حاصل کی ہے اس سے ہم اپنی زندگیوں کو بھی روشن کریں گے اور مستقبل میں خود کو اچھے طالب علم ثابت کریں گے۔

انوراگ ٹھاکر نے لوک سبھا میں مرکزی بجٹ کو

ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے بوسٹر ڈوز قرار دیا

نئی دہلی: بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ انوراگ ٹھاکر نے بدھ کے روز لوک سبھا میں مرکزی بجٹ کو ترقی یافتہ ہندوستان" کے لئے حکومت کے عزم کو پورا کرنے کی طرف ایک اہم قدم قرار دیا۔ انہوں نے بجٹ کو سبکا ذکر" (سب کا ذکر) اور سبکی عمل (سب کے لیے تشویش) سے بھی جوڑا۔ ٹھاکر نے کہا کہ یہ بجٹ ''ترقی کا اظہار'' ہے جو ملک کو تیزی سے ترقی اور خوشحالی کی طرف لے جائے گا۔ یہ بجٹ محض آمدنی اور اخراجات کا حساب کتاب نہیں ہے بلکہ ملکی معیشت کو مضبوط کرنے اور سماجی بہبود کو یقینی بنانے کا ایک جامع وژن ہے۔ ٹھاکر نے کہا کہ حکومت نے اس بار ایک جامع اور متوازن انداز اپنایا ہے۔ زراعت اور متعلقہ شعبوں سے لے کر مصنوعی ذہانت اور جدید مینوفیکچرنگ تک تمام شعبوں کو ترجیح دی گئی ہے۔ دیہی انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے، کسانوں کی مدد کرنے، اسٹارٹ اپس کو فروغ دینے اور ڈیجیٹل اختراع کو تیز کرنے پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحت، تعلیم، خواتین کو بااختیار بنانے اور نوجوانوں کی مہارت کی ترقی کو جامع ترقی کے اہم ستونوں کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔ ان شعبوں میں بنائے گئے انتظامات سے معاشرے کے ہر طبقے کو آگے بڑھانے میں مدد ملے گی۔ ٹھاکر نے یہ بھی کہا کہ بجٹ میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ سڑکوں، ریلوے، ہوائی اڈوں اور شہری بنیادی ڈھانچے میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری سے نہ صرف روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے بلکہ مختلف شعبوں میں طلب میں بھی اضافہ ہوگا۔ سبز توانائی، پائیدار ترقی، اور تکنیکی جدیدیت کو بھی ترجیح دی گئی ہے، جس سے ہندوستان عالمی معیارات کے مطابق آگے بڑھ سکتا ہے۔ اقتصادی نظم و ضبط پر بات کرتے ہوئے، انوراگ ٹھاکر نے کہا کہ ترقی اور مالیاتی سمجھداری کے درمیان توازن برقرار رکھا گیا ہے۔ مالی استحکام، ٹارگٹ سپورٹ اور وسائل کا موثر استعمال طویل مدتی معاشی استحکام کو یقینی بنائے گا۔ یہ بجٹ اے سے زیڈ تک ہر طبقہ کو فائدہ دے گا۔ مرکزی بجٹ ترقی اور شمولیت کا واضح پیغام دیتا ہے اور خود انحصار، مضبوط اور ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے لیے حکومت کے عزم کو مزید تقویت دیتا ہے۔

ہندوستان کے فوری کامرس سیکٹر میں تیزی سے اضافہ

ٹیکنالوجی اور ڈیٹا سے متعلق ملازمت کی زیادہ مانگ

نئی دہلی: بدھ کو جاری کردہ ایک رپورٹ کے مطابق، ہندوستان کے فوری کامرس کے شعبے میں وائٹ کالر ملازمتوں کی پوسٹنگ میں سال بہ سال 21 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ جاب پورٹل اسے ملا کی ایک رپورٹ کے مطابق، کوئیک کامرس سیکٹر میں اب وائٹ کالر جابز کی کل نوکریوں کا 14 فیصد حصہ ہے۔ یہ ڈیٹا اینالیٹکس، پروڈکٹ ٹیکنالوجی، اور سپلائی چین کی حکمت عملیوں کو ترجیح دینے والی کمپنیوں کی وجہ سے ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ شعبہ اب تیزی سے پھیلنے سے دور ہو رہا ہے اور پیشین گوئی اور آپریشنز پر زیادہ توجہ مرکوز کر رہا ہے۔ اسے ملا کی مارکیٹنگ کی نائب صدر انوپما بھیمراجکا نے کہا،" ہندوستان کا فوری کامرس کا شعبہ پیمانے پر مبنی ترقی سے کارکردگی اور انٹیلی جنس پر مبنی توسیع کی طرف بڑھ رہا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ ڈیٹا اینالیٹکس، پروڈکٹ ٹیکنالوجی، اور سپلائی چین کی حکمت عملی کے شعبوں میں پیشہ ور افراد کی مانگ مضبوط ہے کیونکہ کمپنیاں پیشن گوئی کی درستگی، انوینٹری کی نقل و حرکت کو بہتر بنانے، اور صارفین کے تجربات کو بڑھانے پر توجہ مرکوز کرتی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مختلف صنعتوں میں مجموعی طور پر وائٹ کالر ہائرنگ میں جنوری 2026 میں ماہانہ بنیادوں پر 2 فیصد کمی آئی لیکن سال بہ سال اس میں 9 فیصد اضافہ ہوا۔ رپورٹ کے مطابق، کوئیک کامرس پلیٹ فارمز میں ڈیلیوری اور ڈارک اسٹور کے کردار مجموعی ہیڈ کاؤنٹ پر حاوی ہیں، جبکہ وائٹ کالر رول سیکٹر کے اسٹریٹجک فوکس کے طور پر ابھر رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، ڈیٹا اور تجزیات پر مبنی کردار وائٹ کالر جابز کا سب سے تیزی سے بڑھنے والا حصہ ہیں، جو وائٹ کالر جابز کا 26 فیصد اور ان کرداروں کے لیے پوسٹنگ میں 28 فیصد سال بہ سال اضافہ ہے۔ اس کے بعد پروڈکٹ اور آپس ٹیک ہے، جس میں ان کرداروں کی پوسٹنگ میں 21 فیصد اور 24 فیصد اضافہ ہے۔ سپلائی چین اور نیٹ ورک کی منصوبہ بندی بالترتیب 18 فیصد ہے۔ اور 22 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ ڈیمانڈ پیشن گوئی تجزیہ کار، پروڈکٹ مینیجر، اور نیٹ ورک پلاننگ مینیجر بھی تیزی سے بڑھتے ہوئے کرداروں میں شامل تھے۔ رپورٹ میں بنگلورو کو ایک بڑے مرکز کے طور پر شناخت کیا گیا، جس میں کوئیک کامرس سیکٹر میں چار میں سے ایک وائٹ کالر ملازمتیں ہیں، جب کہ حیدرآباد نے اوپس ٹیک اور توسیع پذیر منصوبہ بندی کے کرداروں سے چلنے والی اوسط سے زیادہ ترقی دکھائی ہے۔

دوردرشن کی ممتاز نیوز ریڈر سرلا مہیشوری کا ۷۱ برس کی عمر میں انتقال

دوردرشن کی معروف نیوز ریڈر سرلا مہیشوری کا ۷۱ برس کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ وہ ۱۹۸۰ء اور ۱۹۹۰ء کی دہائی میں قومی نشریات کا معتبر چہرہ رہیں

سرکاری نشریاتی ادارے Doordarshan کی ممتاز اور باوقار نیوز ریڈر سرلا مہیشوری ۷۱ برس کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ ان کے انتقال کی خبر اُن کے ساتھی اور سابق نیوز ریڈر شمی نارنگ نے دی، جس کے بعد صحافتی اور نشریاتی حلقوں میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ سرلا مہیشوری اُن آوازوں میں شامل تھیں جنہوں نے ۱۹۸۰ء اور ۱۹۹۰ء کی دہائی میں ہندوستانی گھروں تک خبروں کو سنجیدہ اور معتبر انداز میں پہنچایا۔ اُس دور میں جب دوردرشن ملک کا واحد قومی ٹی وی نیٹ ورک تھا، نیوز ریڈرز عوام کے لیے اعتماد کی علامت سمجھے جاتے تھے۔ سرلا مہیشوری کی پُرسکون آواز، واضح ادائیگی اور متوازن اندازِ بیان نے انہیں ناظرین کے دلوں میں نمایاں مقام دلایا۔ رپورٹس کے مطابق سرلا مہیشوری نے اپنے کریئر کا آغاز ۱۹۷۰ء کی دہائی کے وسط میں کیا۔ وہ تعلیمی پس منظر رکھنے والی شخصیت تھیں اور دہلی یونیورسٹی سے وابستہ رہیں۔ بعدازاں انہوں نے نشریاتی صحافت کو بطور پیشہ اختیار کیا اور جلد ہی دوردرشن کے نمایاں چہروں میں شمار ہونے لگیں۔ ان کی پیشکش میں غیر ضروری جذباتیت کے بجائے ٹھہراؤ اور پیشہ ورانہ سنجیدگی نمایاں ہوتی تھی، جو اُس وقت کے نیوز کلچر کا خاصہ تھا۔ ان کے ساتھیوں کے مطابق سرلا مہیشوری نہ صرف کیمرے کے سامنے بااعتماد تھیں بلکہ نیوز روم میں بھی انتہائی منظم اور اصول پسند شخصیت کی حامل تھیں۔ خبر پڑھنے سے قبل اسکرپٹ کا باریک بینی سے جائزہ لینا، تلفظ کی درستگی اور موضوع کی حساسیت کو سمجھنا اُن کے معمول کا حصہ تھا۔ یہی خصوصیات انہیں اپنے ہم عصروں میں ممتاز بناتی تھیں۔ دوردرشن کے سنہری دور میں جب ملک اہم سیاسی، سماجی اور بین الاقوامی واقعات سے گزر رہا تھا، سرلا مہیشوری اُن نیوز ریڈرز میں شامل تھیں جنہوں نے ان لمحات کو قوم تک پہنچایا۔ اُس زمانے میں خبر کی پیشکش میں وقار اور سادگی کو بنیادی اصول سمجھا جاتا تھا، اور سرلا مہیشوری اسی روایت کی نمائندہ تھیں۔ سابق ساتھیوں اور ناظرین نے سوشل میڈیا پر اُن کی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ کئی صارفین نے لکھا کہ اُن کی آواز ایک پوری نسل کی یادوں کا حصہ ہے۔ بعض نے انہیں ''اعتماد کی آواز'' قرار دیا جو ہر شام گھروں میں خبریں لے کر آتی تھیں۔ سرلا مہیشوری کا انتقال ہندوستانی نشریاتی صحافت کے اُس عہد کے خاتمے کی علامت ہے جب نیوز ریڈرز کو محض چہرہ نہیں بلکہ ادارے کی ساکھ سمجھا جاتا تھا۔ موجودہ ڈیجیٹل دور میں جہاں رفتار اور مقابلہ بڑھ چکا ہے، اُس کے برعکس اُن کے زمانے میں خبر کی پیشکش میں سنجیدگی اور توازن کو اولین ترجیح دی جاتی تھی۔ خاندانی ذرائع کے مطابق ان کی آخری رسومات دہلی میں ادا کی گئیں۔ صحافتی برادری اور پرانے ناظرین نے اُن کے اہلِ خانہ سے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ سرلا مہیشوری کی پیشہ ورانہ زندگی اس بات کی یاد دہانی ہے کہ خبر پڑھنا صرف الفاظ ادا کرنا نہیں بلکہ ذمہ داری، اعتماد اور وقار کا تقاضا بھی ہے۔ وہ اپنی آواز، انداز اور خدمات کے باعث ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

راہل گاندھی نے لیبر کوڈ اور تجارتی معاہدے پر مرکز سے سوال کیا

کانگریسی لیڈر راہل گاندھی نے ملک بھر میں احتجاج کرنے والے مزدوروں اور کسانوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے الزام لگایا کہ مرکز کی حالیہ پالیسی فیصلے ان کے حقوق اور روزگار کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔

کانگریسی لیڈر راہل گاندھی نے جمعرات کو ملک بھر میں احتجاج کرنے والے مزدوروں اور کسانوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے الزام لگایا کہ مرکز کی حالیہ پالیسی فیصلے ان کے حقوق اور روزگار کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں راہل گاندھی نے کہا کہ "ملک بھر میں لاکھوں مزدور اور کسان اپنے حقوق کے لیے سڑکوں پر ہیں" اور حکومت پر الزام لگایا کہ اس نے ایسے فیصلے کرتے وقت اسٹیک ہولڈرز کو نظر انداز کیا جو ان کے مستقبل کو متاثر کرتے ہیں۔ انہوں نے لکھا کہ "مزدوروں کو خوف ہے کہ چار لیبر کوڈز ان کے حقوق کو کمزور کر دیں گے۔ کسانوں کو تشویش ہے کہ تجارتی معاہدہ ان کی روزی روٹی کو نقصان پہنچائے گا۔" راہل گاندھی نے مزید خبردار کیا کہ اگر مہاتما گاندھی نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ (منریگا) کو کمزور یا ختم کیا گیا تو دیہات اپنی آخری سہارا کھو دیں گے۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ نے احتجاج پر وزیر اعظم نریندر مودی کے ردعمل پر مزید سوال کیا۔ جب ان کے مستقبل کو متاثر کرنے والے فیصلے کیے گئے تو ان کی آواز کو نظر انداز کر دیا گیا۔ کیا مودی جی اب سنیں گے؟ یا ان پر گرفت بہت مضبوط ہے؟ راہل گاندھی نے

لکھا کہ "میں مزدوروں اور کسانوں کے مسائل اور ان کی جدوجہد کے ساتھ مضبوطی سے کھڑا ہوں۔" چار لیبر کوڈز- جو ۲۰۱۹ء اور ۲۰۲۰ء کے درمیان پارلیمنٹ سے منظور ہوئے ۲۹ر موجودہ لیبر قوانین کو چار بڑے کوڈز میں یکجا کرتے ہیں، جن میں اجرت، صنعتی تعلقات، سماجی تحفظ اور پیشہ ورانہ حفاظت شامل ہیں۔ حکومت کا کہنا ہے کہ یہ اصلاحات تعمیل کو آسان بناتی ہیں اور کاروبار کرنے میں سہولت فراہم کرتی ہیں جبکہ سماجی تحفظ کا دائرہ وسیع کرتی ہیں۔ تاہم، کئی ٹریڈ یونینز نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ نئے کوڈز کمپنیوں کے لیے مزدوروں کو بھرتی اور برخاست کرنا آسان بنا سکتے ہیں اور اجتماعی سودے بازی کے تحفظ کو کمزور کر سکتے ہیں۔ دوسری طرف کسان گروپس نے جاری اور مجوزہ تجارتی معاہدوں پر تشویش ظاہر کی ہے، ان کا کہنا ہے کہ زرعی درآمدات کے لیے بڑھتی ہوئی مارکیٹ رسائی ملکی پیدا کنندگان کو نقصان پہنچا سکتی ہے اور زرعی آمدنی کو کم کر سکتی ہے۔ یہ خدشات اس پس منظر میں ہیں جب کسان یونین اور مرکز کے درمیان تعلقات خاص طور پر ۲۱-۲۰۲۰ء میں منسوخ شدہ زرعی قوانین کے خلاف ایک سال طویل احتجاج کے دوران کشیدہ رہے ہیں۔ منریگا، جو ۲۰۰۵ء میں شروع ہوا، دیہی خاندانوں کو سالانہ ۱۰۰ دن کی اجرتی روزگار کی ضمانت دیتا ہے اور اکثر زرعی بحران اور معاشی سست روی کے دوران ایک اہم حفاظتی جال کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ اپوزیشن جماعتوں نے ماضی میں حکومت پر اس اسکیم کو کم فنڈ دینے کا الزام لگایا ہے، جسے مرکز نے مسترد کیا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ لیبر اصلاحات اور تجارتی مذاکرات کا مقصد معاشی ترقی کو فروغ دینا اور روزگار پیدا کرنا ہے اور اس نے اپوزیشن کے اس دعوے کو رد کیا ہے کہ مزدوروں یا کسانوں کے مفادات کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔

چار لیبر کوڈ مزدوروں کو بے اختیار کرنے کی سازش: دیپانکر

پٹنہ: کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا مارکسسٹ-لیننسٹ کے جنرل سکریٹری دیپانکر بھٹاچاریہ نے الزام لگایا کہ مرکز کی جانب سے لائے گئے 4 لیبر کوڈ مزدوروں کو حقوق سے محروم کرنے اور سرمایہ داروں کی من مانی کو قانونی تحفظ دینے کی سازش ہیں۔ مسٹر بھٹاچاریہ نے آج مرکزی ٹریڈ یونینوں کی جانب سے بلائی گئی ملک گیر ہڑتال کی حمایت میں ڈاک بنگلہ چوراہے پر منعقدہ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مزدوروں کی اس تاریخی ہڑتال کو کھیت مزدوروں، کسانوں، طلبہ اور نوجوانوں کی وسیع حمایت حاصل ہوئی ہے جو حکومت کی عوام مخالف پالیسیوں کے خلاف بڑھتے عوامی غصے کو ظاہر کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکز کی جانب سے لائے گئے 4 لیبر کوڈ مزدوروں کو حقوق سے محروم کرنے اور سرمایہ داروں کی من مانی کو قانونی تحفظ دینے کی سازش ہیں۔ یہ لیبر کوڈ مزدوروں کو منظم ہونے اور اپنے حقوق کے لیے لڑنے کی صلاحیت کو کمزور کرنے کی کوشش ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ جس طرح کسانوں کی تاریخی تحریک نے تین زرعی قوانین کو واپس لینے پر حکومت کو مجبور کیا، اسی طرح مزدوروں کی جدوجہد سے 4 لیبر کوڈ بھی واپس کرائے جائیں گے۔ جنرل سکریٹری نے کہا کہ منریگا قانون کھیت مزدوروں اور دیہی غریبوں کو روزگار کی ضمانت دینے کے لیے بنایا گیا تھا۔ مزدور تنظیموں کا مطالبہ ہے کہ منریگا کے تحت 200 دن کا روزگار اور کم از کم 600 روپے یومیہ مزدوری یقینی بنائی جائے۔ لیکن اس کے برعکس انہوں نے الزام لگایا کہ مودی حکومت نے مزدوروں کے ساتھ وعدہ خلافی کی ہے اور ایسی پالیسیاں نافذ کی ہیں جن سے دیہی بے روزگاری بڑھے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت نے ملک کی زراعت کو بڑی کمپنیوں اور امریکہ کے مفادات کے سامنے گروی رکھ دیا ہے۔ زرعی شعبے کو غیر ملکی دباؤ کے لیے کھولنا قومی مفادات کے خلاف ہے اور ملک کی 60 فیصد آبادی کی زندگی پر براہِ راست اثر ڈالتا ہے۔ مسٹر بھٹاچاریہ نے کہا کہ نئی تعلیمی پالیسی کے ذریعے تعلیم کی نجکاری کو بڑھایا جا رہا ہے، وفاقی ڈھانچے کو کمزور کیا جا رہا ہے اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کی نظریات مسلط کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے اپیل کی کہ مزدور، کسان، طلبہ اور نوجوان اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے متحد ہوں اور جدوجہد کو آگے بڑھائیں۔

صحافیوں کے ایکریڈیشن کارڈس کا معاملہ:
جواب داخل کرنے تلنگانہ ہائی کورٹ کی حکومت کو ہدایت

حیدرآباد: تلنگانہ ہائی کورٹ نے صحافیوں کے ایکریڈیٹیشن کارڈس کی میعاد ختم ہونے کے معاملہ پر ریاستی حکومت کو نوٹس جاری کی ہے۔ موجودہ ایکریڈیٹیشن کارڈس کی میعاد 28 فروری کو ختم ہونے والی ہے جس کے پیش نظر عدالت نے معاملہ کی اہمیت کے ساتھ سماعت کی۔ چیف جسٹس اپریش کمار سنگھ اور جسٹس جی ایم محی الدین پر مشتمل بنچ نے تلنگانہ اردو ورکنگ جرنلسٹس فیڈریشن کی جانب سے دائر درخواست کی سماعت کی۔ درخواست میں ایکریڈیٹیشن کارڈس کی متوقع معیاد ختم ہونے پر تشویش ظاہر کی گئی اور تلنگانہ میڈیا ایکریڈیٹیشن رولس 2025 کے تحت جاری جی او ایم ایس نمبر 252 اور بعد کی ترامیم کو چیلنج کیا گیا۔ سماعت کے دوران عدالت نے اس بات کا نوٹ لیا کہ متعلقہ حکام نے سابقہ ہدایات پر عمل درآمد نہیں کیا۔ بنچ نے سرکاری وکیل کو ہدایت دی کہ وہ 26 فروری تک جوابی حلف نامہ داخل کریں۔ عدالت نے دیگر فریقین کو بھی آئندہ تاریخ سماعت سے قبل اپنا جواب داخل کرنے کا حکم دیا۔ عدالت نے محسوس کیا کہ ایکریڈیٹیشن کارڈس کی میعاد ختم ہونے سے صحافیوں کی پیشہ ورانہ رسائی متاثر ہو سکتی ہے۔ 28 فروری کی قریب آتی ہوئی تاریخ کو مدنظر رکھتے ہوئے بنچ نے اگلی سماعت 26 فروری کو مقرر کی۔ سرکاری وکیل نے 12 مارچ تک مہلت طلب کی تاہم عدالت نے اس درخواست کو مسترد کرتے ہوئے معاملہ کی فوری نوعیت کے پیش نظر جلد سماعت مقرر کی۔ فیڈریشن نے عدالت سے استدعا کی ہے کہ جی او ایم ایس نمبر 252 اور ترمیم شدہ جی او آر ٹی نمبر 103 کو کالعدم قرار دیا جائے۔

ساتھ ہی مقدمہ زیر سماعت رہنے تک موجودہ ایکریڈیٹیشن کارڈس کی میعاد ختم ہونے سے روکنے کے لئے عبوری احکامات جاری کرنے کی بھی درخواست کی گئی۔ فیڈریشن کی جانب سے پیش ہوتے ہوئے ایڈوکیٹ برکت علی خان نے مؤقف اختیار کیا کہ ایکریڈیٹیشن کی معیاد میں کسی بھی قسم کی رکاوٹ آئین ہند کے آرٹیکل 14، 16، 19 اور 21 کے تحت بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہوگی۔ ان کا کہنا تھا کہ ایکریڈیٹیشن کارڈس میڈیا پیشہ ور افراد کے لئے ادارہ جاتی تحفظ کا درجہ رکھتے ہیں اور ان کی معیاد ختم ہونے سے سینکڑوں صحافیوں اور ان کے ارکان خاندان متاثر ہوں گے۔

سی بی ایس ای 12 ویں بورڈ میں آن اسکرین مارکنگ، یہ نظام کیا ہے اور کیسے کام کرے گا؟

سنیم بھاردواج کا کہنا ہے کہ "ڈیجیٹل جانچ نہ صرف ماحول کے عین مطابق ہے بلکہ اس سے پرچوں کی جانچ کا عمل تیز ہوگا اور زیادہ سے زیادہ اساتذہ کی شمولیت یقینی بنائی جاسکے گی۔"

سنٹرل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن (سی بی ایس ای) نے بارہویں جماعت کی کاپیوں کے جانچ کے متعلق ایک بڑا فیصلہ لیا ہے۔ سی بی ایس ای رواں سال سے بارہویں جماعت کے جوابی پرچوں کی جانچ 'آن اسکرین مارکنگ' (او ایس ایم) سسٹم کے ذریعہ کرے گا۔ افسران نے بدھ (11 فروری) کو اس کے متعلق یہ معلومات فراہم کیں۔ ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ دسویں جماعت کے جوابی پرچوں کی جانچ رواں سال بھی پہلے کی طرح 'فزیکل موڈ' میں ہی کیا جائے گا۔ سی بی ایس ای کے امتحانات کے کنٹرولر سنیم بھاردواج نے کہا کہ "کارکردگی اور شفافیت بڑھانے کی مسلسل کوششوں کے تحت بورڈ نے 2026 کے امتحانات سے بارہویں جماعت کے جوابی پرچوں کی جانچ کے لیے 'آن اسکرین مارکنگ' نظام نافذ کرنے کا فیصلہ لیا ہے۔ دسویں جماعت کے جوابی پرچوں کی جانچ 2026 میں بھی پہلے کی طرح فزیکل طور پر ہی کی

جائے گی۔" ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس قدم سے ہم آہنگی بہتر ہوگی اور نمبروں کے جوڑ توڑ میں ہونے والی غلطیاں ختم ہو جائیں گی۔ سنیم بھاردواج کا کہنا ہے کہ "ڈیجیٹل جانچ نہ صرف ماحول کے عین مطابق ہے بلکہ اس سے پرچوں کی جانچ کا عمل تیز ہوگا اور زیادہ سے زیادہ اساتذہ کی شمولیت یقینی بنائی جا سکے گی۔ استاذ اپنے اپنے اسکولوں میں رہ کر باقاعدہ فرائض سرانجام دیتے ہوئے ہوئے پرچوں کی جانچ کر سکیں گے۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ نتائج کے اعلان کے بعد نمبروں کی تصدیق کی ضرورت نہیں رہے گی اور تصدیق کے لیے اضافی عملے کی ضرورت بھی کم ہو جائے گی۔ اس سے ملک و بیرون ملک سے وابستہ تمام اسکولوں کے اساتذہ کی شرکت کو یقینی بنایا جا سکے گا۔ بورڈ نے اسکولوں کو ہدایت دی ہے کہ جانچ کے کام کے لیے مقررہ تکنیکی خصوصیات والی کمپیوٹر لیب، قابل بھروسہ انٹرنیٹ کنکشن اور بلا تعطل بجلی کی فراہمی کے انتظامات کو یقینی بنائیں۔ ساتھ ہی اسکولوں کو دسویں اور بارہویں جماعت میں پڑھانے والے اساتذہ کی تفصیلات آن لائن پورٹل پر اپڈیٹ کرنے کو کہا گیا ہے۔ بورڈ کی ہدایات پر عمل نہ کرنے کو جانچ کے عمل کو متاثر کرنے کی کوشش تصور کیا جائے گا اور ایسے اسکولوں کے نتائج کا اعلان نہیں کیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ سی بی ایس ای ہر سال ہندوستان سمیت 26 ممالک میں دسویں اور بارہویں جماعت کے بورڈ امتحانات منعقد کرتا ہے، جن میں تقریباً 46 لاکھ طلبہ شریک ہوتے ہیں۔

منی پور میں سات انتہا پسند گرفتار

امپھال: منی پور میں سکیورٹی فورسز اور پولیس نے ریاست کے مختلف حصوں میں بدھ کے روز ایک مشترکہ کارروائی کے دوران رشوت خوری اور غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث سات انتہا پسندوں کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے جمعرات کے روز یہ اطلاع دی۔ انہوں نے بتایا کہ سکیورٹی فورسز نے امپھال مغربی ضلع کے کھابی ممانگ لیکائی میں رشوت خوری میں ملوث دو افراد کو گرفتار کیا۔ ایک دوسری مہم میں منی پور پولیس نے امپھال مشرقی ضلع کے پورومپٹ پولیس اسٹیشن کے تحت کھرائی کونگ پال چننگ بام لیکائی میں ایک سرگرم انتہا پسند کو گرفتار کیا۔ پولیس نے پورومپٹ پولیس اسٹیشن کے تحت ایک اور کارروائی میں چیر تھونگ کے قریب کھرائی لیشرام لیکائی سے ایک سرگرم انتہا پسند کو گرفتار کیا۔ وہ امپھال مغربی ضلع کا رہنے والا ہے اور ایک ریلیف کیمپ میں رہ رہا تھا۔ پولیس نے اس کی تحویل سے ایک M20 پستول، ایک میگزین اور ایک موبائل ہینڈ سیٹ برآمد کیا ہے۔ اس کے علاوہ، پولیس نے امپھال مغربی ضلع کے امپھال پولیس اسٹیشن کے تحت تھانگ میئی بند جہام لیکائی سے ایک اور سرگرم کیڈر کو بھی گرفتار کیا۔ اطلاعات کے مطابق وہ گزشتہ 3 فروری کو لالمبونگ تا ہیلیم لیکائی علاقے میں ہوئے بم دھماکے میں ملوث تھا۔ دریں اثنا، سکیورٹی فورسز نے ٹینگنو پال ضلع کے ٹینگنو پال پولیس اسٹیشن کے تحت سرحدی ستون نمبر 88 کے قریب موئر تلتھیل گاؤں سے مزید تین سرگرم کیڈروں کو گرفتار کیا۔ گرفتار کیے گئے افراد بشنو پور اور تھوبل اضلاع کے رہنے والے ہیں۔

ہندوستانی بحریہ نے پہلی بار ملٹی نیشنل جوائنٹ ٹاسک فورس کی کمان سنبھالی

نئی دہلی: ہندوستانی بحریہ نے ملٹی نیشنل جوائنٹ میری ٹائم فورس (سی ایم ایف) کے تحت ملٹی نیشنل جوائنٹ ٹاسک فورس (سی ٹی ایف) 154 کی کمان سنبھال لی ہے۔ بحریہ نے جمعرات کے روز بتایا کہ بحرین کے منامہ میں واقع سی ایم ایف کے ہیڈکوارٹر میں منعقدہ ایک تقریب میں ہندوستانی بحریہ نے بدھ کے روز ٹاسک فورس کی کمان سنبھالی۔ تقریب کی صدارت امریکی بحریہ کے وائس ایڈمرل کرٹ اے رینشا نے کی۔ اس موقع پر ہندوستانی بحریہ کے ڈپٹی چیف آف نیول اسٹاف وائس ایڈمرل 'ترون سوبتی اور دیگر رکن ممالک کے سینئر فوجی افسران موجود تھے۔ ہندوستانی بحریہ کے کموڈور ملند ایم موکاشی، شوریہ چکر، نے اطالوی بحریہ کے سبکدوش ہونے والے کمانڈر سے سی ٹی ایف 154 کی کمان باضابطہ طور پر سنبھالی۔ سی ٹی ایف 154 خاص طور پر سی ایم ایف کے رکن ممالک کی تربیت اور صلاحیت سازی پر مرکوز ہے۔ یہ ہندوستان کی پیشہ ورانہ مہارت، خطے میں آپریشنل تجربہ اور 47 رکن ممالک میں ترجیحی سیکورٹی پارٹنر کے طور پر اس کے کردار میں بڑھتے ہوئے اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔ سی ٹی ایف 154 کا قیام مئی 2023 میں عمل میں آیا تھا اور اس کا مقصد مغربی ایشیا اور

اس سے آگے کے خطے میں کثیر قومی تربیتی پروگراموں کے ذریعے سمندری سلامتی کو مضبوط بنانا ہے۔ یہ تربیتی پروگرام پانچ بنیادی ستونوں یعنی میری ٹائم ڈومین آگاہی، سمندری قانون، میری ٹائم انٹرڈکشن آپریشنز، سمندری بچاؤ اور امداد، اور قیادت کی ترقی پر مبنی ہے۔ یہ ٹاسک فورس باقاعدہ سمندری سلامتی کے فروغ کے تربیتی پروگرام، کمپاس روز اور ناردرن/سدرن ریڈینس جیسے مشقیں، اور شراکت دار ممالک کی آپریشنل صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کے لیے آؤٹ ریچ پروگرامز کا انعقاد کرتا ہے، تاکہ غیر قانونی اسمگلنگ، سمندری قزاقی اور غیر قانونی ہجرت جیسے مشترکہ خطرات کا مقابلہ کیا جا سکے۔ سی ٹی ایف 154 کی کارروائیاں سی ایم ایف کی دیگر ٹاسک فورسز۔ سی ٹی ایف 150 (بحری سلامتی)، سی ٹی ایف 151 (انسداد بحری قزاقی)، سی ٹی ایف 152 (خلیج عرب میں بحری سلامتی) اور سی ٹی ایف 153 (بحرِ احمر میں سمندری سلامتی) کے ساتھ مل کر انجام دی جاتی ہیں۔ ہندوستانی بحریہ نے ایک کامیاب دورِ قیادت کی امید ظاہر کی ہے، جس کے ذریعے مؤثر تربیتی پروگرام نافذ کرتے ہوئے امن، خوشحالی اور سلامتی کے لیے عالمی سمندری شراکت داریوں کو مزید مضبوط بنایا جائے گا۔

پردھان نے تعلیم میں ذمہ دار اے آئی اپنانے پر دیا زور

نئی دہلی: مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے تعلیم میں تبدیلی لانے اور 'وِکست بھارت' کے ہدف کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے ذمہ دارانہ، اخلاقی اور ہندوستان پر مرکوز آزاد اے آئی ماڈل بنانے پر زور دیا ہے۔ مسٹر پردھان نے جمعرات کو بھارت منڈپم میں منعقدہ دو روزہ 'بھارت بودھن اے آئی کانفرنس 2026' میں کہا کہ یہ کانفرنس تعلیمی دنیا، صنعت، پالیسی سازوں، اسٹارٹ اپس، اختراکاروں، سائنسی قیادت اور ہنرمندی کے فروغ کے ایکو سسٹم کو ایک ساتھ لاتی ہے تاکہ تعلیم میں اے آئی کو بڑے پیمانے پر ضم کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے ہندوستان کو اے آئی ریڈی بنانے کی کال دی ہے اور اخلاقی، ذمہ دارانہ اور شمولیاتی اے آئی کی ترقی اور تعیناتی کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

گوبردھن یوجنا: گوبر سے دَھن، خواتین کے لیے روزگار

پٹنہ: سوچھ بھارت مشن (دیہی)/لوہیا سوچھ بہار ابھیان کے تحت، بیگوسرائے ضلع کے برونی-2 گرام پنچایت میں نصب بائیو گیس پلانٹ سے کئی گھروں اور دکانوں کو سستی بائیو گیس مل رہی ہے، جس کا استعمال کھانا پکانے کے لیے کیا جا رہا ہے، نیز نامیاتی کھاد بھی تیار ہو رہی ہے، جس سے کھیتوں کی صحت بہتر ہو رہی ہے اور روزگار بھی پیدا ہو رہا ہے۔ سوچھ بھارت مشن (دیہی)/لوہیا سوچھ بہار ابھیان کے تحت بیگوسرائے ضلع کے تیگھرا بلاک کے برونی-2 گرام پنچایت میں گوبردھن یوجنا جاری ہے۔ اس اسکیم کے تحت ہر ضلع میں ایک گوبردھن بائیو گیس پلانٹ لگایا گیا ہے۔ اس بائیو گیس پلانٹ کی گنجائش 2 میٹرک ٹن ہے اور اسے سوچھ بھارت مشن (دیہی) گوبردھن یوجنا کے تحت تقریباً 50 لاکھ روپے کی لاگت سے نصب کیا گیا ہے۔ بائیو گیس پلانٹ کے آپریشن کے لیے روزانہ گوبر کی کمی نہ ہو، اس چیلنج سے نمٹنے کے لیے، اسے ایک گوشالہ کے قریب نصب کیا گیا ہے۔ اس بائیو گیس پلانٹ کو جیویکا گرام سنگٹھن کی خواتین چلا رہی ہیں۔ دلچسپی رکھنے والی جیویکا دیدیوں کو پلانٹ کے تکنیکی انتظام، دیکھ بھال اور آپریشن کی تربیت دی گئی تھی، جس سے وہ تمام عمل کو آزادانہ طور پر سنبھال سکیں۔

ریاستی حکومت زمین سے متعلق تنازعات کے حل کے لیے پرعزم: وجے سنہا

پٹنہ: بہار کے نائب وزیر اعلیٰ وجے کمار سنہا نے جمعرات کو کہا کہ ریاستی حکومت پورے بہار میں زمین سے جڑے تنازعات کے حل کے لیے پرعزم ہے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہتی ہے کہ آنے والی نسلوں کو ایسے تنازعات وراثت میں نہ ملیں۔ مسٹر سنہا نے ریاستی اسمبلی میں آج جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) کے ایم ایل اے منجیت کمار سنگھ کے ایک مختصر نوٹس والے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت پوری حساسیت کے ساتھ بہار کو زمینی تنازعات سے پاک کرنے کے لیے کام کر رہی ہے اور ان کوششوں کا اثر اب نظر بھی آنے لگا ہے۔ انہوں نے اسے اجتماعی ذمہ داری قرار دیتے ہوئے کہا کہ حکومت مستقل حل کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ داخل خارج (میوٹیشن) کے معاملات میں عملی مشکلات تب آتی ہیں، جب زمین کے دستاویزات میں کھاتہ اور کھسرہ نمبر جیسی تفصیلات درج نہیں ہوتیں۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے کے تصفیہ کے لیے 29 اکتوبر 2024 اور 4 مارچ 2025 کو تمام بندوبست افسران کو ہدایات جاری کی گئیں کہ وہ بہار خصوصی سروے اور بندوبست پروگرام کے تحت ریونیو گاؤوں میں غیر سروے شدہ زمین کے زمروں کا خصوصی سروے کرائیں۔ اس عمل کی تکمیل کے بعد تمام حلقوں کے غیر سروے شدہ گاؤوں میں بھی خصوصی سروے اور بندوبست کا کام مکمل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ غیر سروے شدہ زمین کی ملکیت اور حقوق سے متعلق کارروائی ایڈوکیٹ جنرل کے مشورے کے مطابق جاری ہے۔ ایم ایل اے مسٹر سنگھ نے ضمنی سوال کے ذریعے کہا کہ بہار میں تقریباً 18.4 لاکھ ہیکٹر زمین غیر سروے شدہ ہے، جو ریاست کے کل رقبے کا تقریباً 20 فیصد ہے۔ انہوں نے کہا کہ خصوصی سروے اور بندوبست کا عمل جاری ہے اور اس میں تین سال سے زیادہ کا وقت لگ سکتا ہے، اس لیے حکومت کو ایک واضح وقت کی حد طے کرنی چاہیے۔

لدھیانہ کا تاجر نو کروڑ روپے کے جی ایس ٹی گھپلے میں گرفتار، ایک ایکسائز انسپکٹر برطرف: ہرپال چیمہ

چنڈی گڑھ: پنجاب کے وزیر خزانہ، ایکسائز اور ٹیکسیشن ہرپال سنگھ چیمہ نے جمعرات کو بتایا کہ محکمہ ٹیکس نے لدھیانہ میں ایک بڑے جی ایس ٹی گھوٹالے کا پردہ فاش کرتے ہوئے ایک کاروباری کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ، ایک ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر کو طویل عرصے تک بغیر اطلاع غیر حاضر رہنے کی پاداش میں ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ مسٹر چیمہ نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا، "محکمہ ٹیکس نے ایک منظم جی ایس ٹی گھپلے کا سراغ لگایا ہے جس میں 'میسرز ایم اے اے اسٹیل' نامی فرم کے ذریعے سامان کی حقیقی ترسیل کے بغیر ہی جعلی انوائسز (رسیدیں) جاری کی جا رہی تھیں۔ اس جعلی نیٹ ورک کے ذریعے نو کروڑ روپے سے زائد کا ٹیکس ریفنڈ حاصل کیا گیا، جس سے سرکاری خزانے کو بھاری نقصان پہنچا۔" انہوں نے بتایا کہ چھاپہ مار ٹیموں نے موقع پر موجود اسٹاک اور فرم کے سرکاری ریکارڈ میں بھی بڑا فرق پایا ہے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ انٹیلی جنس اینڈ پریوینٹو یونٹ، لدھیانہ کی کارروائی کے دوران 'میسرز ایم اے اے اسٹیل' کے مالک روہت گپتا کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وزیر خزانہ نے مزید انکشاف کیا کہ اس معاملے میں تحقیقات کا دائرہ وسیع کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا، "ہم سائیکل کے پرزہ جات اور اسپیئر پارٹس بنانے والے متعدد ایسے مینوفیکچررز کی بھی جانچ کر رہے ہیں جن پر اس گھوٹالے میں ملوث ہونے کا شبہ ہے تاکہ غیر قانونی طور پر منافع خوری کرنے والی تمام اکائیوں کو قانون کے کٹہرے میں لایا جا سکے۔"

ہنگامہ آرائی کے باعث لوک سبھا کی کارروائی دوپہر 12 بجے تک ملتوی

نئی دہلی: امریکہ کے ساتھ تجارتی معاہدے پر اپوزیشن کے ہنگامے کی وجہ سے لوک سبھا کی کارروائی جمعرات کو دوپہر 12 بجے تک ملتوی کر دی گئی۔ جیسے ہی ایوان کی کارروائی شروع ہوئی، پریزائیڈنگ آفیسر کرشنا پرساد تینیٹی نے وقفہ سوال کے لیے ایک رکن کا نام پکارا، اسی دوران اپوزیشن جماعتوں کے ارکان نے ہنگامہ آرائی و نعرے بازی شروع کر دی اور ایوان کے وسط میں آ گئے۔ پریزائیڈنگ آفیسر نے ہنگامہ آرائی کے درمیان وقفہ سوال چلانے کی کوشش کی اور بجلی کے وزیر مملکت شری پد یسو نائک نے ایک ضمنی سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کی پالیسیوں کی وجہ سے ملک نے بجلی کے شعبے میں ترقی کی ہے۔ ہنگامہ بڑھنے پر پریزائیڈنگ آفیسر نے کہا کہ اوابن میں پلے کارڈز لے کر آنا خلاف ضابطہ ہے، اس لیے اراکین تختیاں نیچے رکھ دیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ وقفہ سوالات کے دوران بہت سے اہم سوالات ہیں لہٰذا سب اپنی اپنی نشستوں پر جائیں۔

دہلی کے کاریگروں کو اب ملے گا عالمی بازار: ریکھا گپتا

نئی دہلی: دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے جمعرات کو کہا کہ دہلی حکومت نے "وزیر اعلیٰ کوشل وکاس یوجنا" کی منظوری دے دی ہے جو دہلی کے ہزاروں کاریگروں کی زندگی بدلنے کا ذریعہ بنے گی۔ محترمہ گپتا نے کہا کہ دہلی کے کاریگر ہماری ثقافتی وراثت کی اصل طاقت ہیں۔ برسوں سے وہ اپنے ہنر سے سماج کو مالا مال کرتے آئے ہیں، لیکن بدلتے وقت میں انہیں جدید تربیت اور بازار سے براہِ راست جڑنے کی ضرورت ہے۔ یہ منصوبہ یقینی بنائے گا کہ وہ جدید مہارت اور ڈیجیٹل مارکیٹ تک رسائی کے ساتھ نہ صرف قائم رہیں بلکہ ترقی بھی کریں۔ وزیر اعلیٰ کی صدارت میں حالیہ کابینہ اجلاس میں اس منصوبے کو منظوری دی گئی۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ حال ہی میں "وِکست بھارت ینگ لیڈرز ڈائیلاگ 2026" کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی نے کوشل وکاس کو قوم کی تعمیر کا اہم ستون بتایا تھا۔ مرکزی بجٹ 27-2026 میں بھی کاریگروں کو عالمی بازار سے جوڑنے، برانڈنگ، تربیت اور معیار کی بہتری پر خاص زور دیا گیا ہے۔ دہلی حکومت اسی سوچ کو آگے بڑھا رہی ہے۔ ہم مہارت کو براہِ راست باعزت روزگار سے جوڑ رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ منصوبے میں "ریکگنیشن آف پرائر لرننگ (آر پی ایل)" کے ذریعے پہلے سے کام کر رہے روایتی کاریگروں کے تجربے اور ہنر کو سند دی جائے گی۔ اس سے انہیں بہتر روزگار کے مواقع ملیں گے اور وہ رسمی اقتصادی ڈھانچے سے جڑ سکیں گے۔ مستفیدین کو وزیر اعلیٰ سرٹیفکیٹ اور شناختی کارڈ بھی دیا جائے گا۔ ساتھ ہی، ایم ایس ایم ای رجسٹریشن، برانڈنگ اور قرض سے متعلق معلومات میں مدد دی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کھادی، ہتھ کرگھا اور گرامودیوگ سے جڑے مزدوروں کے لیے خود انحصاری کا دائرہ بڑھایا جا رہا ہے۔ اب انہیں صرف تربیت ہی نہیں بلکہ ڈیجیٹل مارکیٹ تک براہِ راست رسائی بھی ملے گی۔

ڈاک ٹکٹ کی جعلسازی میں ملوث بین ریاستی گروہ کا پردہ فاش، 5 ملزمین گرفتار

پولیس کے مطابق اس جعلسازی سے حکومت کو بھاری ریونیو نقصان ہوا ہے۔ معاملے میں ممبئی کے راکیش بند، بہار کے شمس الدین اور شاہد رضا، دہلی کے محمد شہاب الدین اور غازی آباد کے ویریندر پرساد کو گرفتار کیا ہے۔

ہندوستانی محکمہ ڈاک کے نام پر جعلی ڈاک ٹکٹ تیار کر کے انہیں مختلف ریاستوں میں فروخت کرنے والے ایک شاطر بین ریاستی گروہ کا پردہ فاش کیا گیا ہے۔ ممبئی کی ایم آر اے مارگ پولیس کی اس کارروائی میں ملزمین سے لاکھوں روپے مالیت کے جعلی ڈاک ٹکٹ بھی برآمد کئے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں پولیس افسران نے بتایا کہ 12 ستمبر 2025 کو ممبئی جی پی او کے پوسٹل انسپکٹر آشوتوش جمعدار سنگھ کمار نے ایم آر اے مارگ پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی تھی۔ شکایت میں بتایا گیا تھا کہ بازار میں بڑی مقدار میں مشتبہ ڈاک ٹکٹ گردش کر رہے ہیں۔ پولیس نے تکنیکی تحقیقات کا آغاز کیا اور جی پی او سے معلومات جمع کی گئیں جس میں انکشاف ہوا کہ یہ گروہ بڑے پیمانے پر جعلی ڈاک ٹکٹ چھاپ کر کوریئر کے ذریعے ملک بھر میں

سپلائی کر رہا تھا۔ تفتیش کے دوران پولیس کو ملزمین کے بینک کھاتوں میں 7 سے 8 کروڑ روپے کے مشکوک لین دین کا پتہ چلا جس سے معاملہ مزید الجھ گیا۔ تفتیش اور مخبر کی اطلاع کی بنیاد پر یہ بھی انکشاف ہوا کہ اس نیٹ ورک کے اہم آپریٹر دہلی اور اتر پردیش میں چھپے ہوئے تھے۔ گرفتاری سے بچنے کے لیے ملزمین مسلسل اپنے موبائل نمبر اور لوکیشن تبدیل کر رہے تھے۔ ممبئی پولیس کی ایک ٹیم نے دہلی میں 14 دنوں تک قیام کر کے مخبر سے معلومات اکٹھی کیں اور ملزمین کو گرفتار کر لیا۔ تلاشی کے دوران کل 200,84,27 روپے مالیت کے جعلی ڈاک ٹکٹ ضبط کیے گئے۔ پولیس کے مطابق اس جعلسازی سے حکومت کو بھاری ریونیو نقصان ہوا ہے۔ اس وقت گروہ کے دیگر ارکان اور پورے نیٹ ورک کے بارے میں مکمل تفتیش جاری ہے۔ اس کارروائی میں پولیس نے ممبئی کے راکیش بند، بہار کے شمس الدین غفار اور شاہد رضا، دہلی کے محمد شہاب الدین شیخ اور غازی آباد کے ویریندر پرساد کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس افسران کا کہنا ہے کہ وہ اس بات کی تحقیقات کر رہے ہیں کہ ان افراد نے جعلی ڈاک ٹکٹ کیسے تیار کیے اور کس کے ذریعے بازار میں سپلائی کیے۔ گرفتار ملزمین سے پوچھ گچھ جاری ہے اور گروہ کے دیگر ارکان کو بھی جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔ ممبئی پولیس کی ٹیمیں اتر پردیش، بہار اور دہلی میں مسلسل تلاشی مہم چلا رہی ہیں۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-07, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ٹی ۲۰ عالمی کپ: ہندوستان کے ہاتھوں نامیبیا کو ملی ۹۳ رنوں کی شکست فاش

ہندوستان نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے ۲۰ اوورس میں ۲۰۹ رن بنائے تھے۔ جواب میں نامیبیا کی ٹیم نے اچھی شروعات کی لیکن ایک بار جب وکٹ گرنے کا سلسلہ شروع ہوا تو پوری ٹیم محض ۱۱۶ رنوں پر سمٹ گئی

ٹی-20 عالمی کپ میں ہندوستان نے آج نامیبیا کو بہ آسانی شکست دے کر ٹورنامنٹ میں اپنی لگاتار دوسری فتح درج کر لی ہے۔ امریکہ کے بعد نامیبیا کو بھی شکست دے کر ہندوستان کے 8 پوائنٹس ہو گئے ہیں اور سوریہ کمار یادو کی کپتانی والی ہندوستانی ٹیم نے اپنی جگہ 'سپر-8' میں تقریباً پختہ بھی کر لی ہے۔ آج ہندوستانی ٹیم نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے 20 اوورس میں 209 رن بنائے تھے۔ جواب میں نامیبیا کی ٹیم نے اچھی شروعات کی، لیکن ایک بار جب وکٹ گرنے کا سلسلہ شروع ہوا تو پوری ٹیم محض 116 رنوں پر سمٹ گئی۔ ہندوستان کی جیت کے ہیرو ایشان کشن اور ہاردک پانڈیا رہے۔ ایشان نے جہاں 24 گیندوں میں طوفانی 61 رن بنائے، وہیں ہاردک نے 28 گیندوں میں 52 رن بنانے کے ساتھ ساتھ 2 کھلاڑیوں کو آؤٹ بھی کیا۔ ہاردک کی اس آل راؤنڈ کارکردگی کے لیے انھیں پلیئر آف دی میچ منتخب کیا گیا۔ آج سوریہ کمار یادو ایک بار پھر ٹاس ہار گئے اور نامیبیا کے کپتان نے ہندوستان کو پہلے بلے بازی کی دعوت دی۔ سنجو سیمسن اور ایشان کشن نے ٹیم کو طوفانی شروعات دی۔ سنجو نے بغیر وقت ضائع کیے 3 چھکے اور ایک چوکا لگا کر اپنا تیور ظاہر کر دیا تھا، لیکن 22 رن کے ذاتی اسکور پر وہ کیچ آؤٹ ہو گئے۔ اس کے بعد ایشان نے تیز رفتاری کے ساتھ رن بنانا شروع کیا۔ انھوں نے محض 20 گیندوں میں اپنی نصف سنچری مکمل کر لی۔ وہ 24 گیندوں میں 61 رن بنا کر آؤٹ ہوئے۔ تلک ورما نے 25 رنوں کا تعاون پیش کیا۔ کپتان سوریہ کمار یادو آج بڑی اننگ کھیلنے میں ناکام رہے۔ وہ 13 گیندوں میں محض 12 رن بنا سکے۔ ہاردک پانڈیا نے بلے بازی میں اپنا پورا دم دکھایا۔ وہ 27 گیندوں میں تیز طرار نصف سنچری بنانے میں کامیاب ہوئے۔ حالانکہ 52 رن کے ذاتی اسکور پر وہ پویلین لوٹ گئے۔ نامیبیا کے اسپن گیندبازوں میں آخر میں بہترین گیند بازی کی، خاص طور سے اس کے کپتان گیرہارڈ ایریسمس کی تعریف کرنی ہوگی، جنھوں نے 4 اوورس میں محض 20 رن دے کر 4 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستانی ٹیم جو ایک وقت 250 رن کے پار پہنچتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی، وہ 210 رن بھی نہیں بنا سکی۔ رنکو سنگھ محض 1 رن بنا کر اور اکشر پٹیل پہلی ہی گیند پر آؤٹ ہو گئے۔ شیوم دوبے 23 رن بنا کر رَن آؤٹ ہو گئے۔ کسی طرح ہندوستانی ٹیم 20 اوورس میں 9 وکٹ کے نقصان پر 209 رن بنانے میں کامیاب ہوئی۔ نامیبیا کو سلامی بلے بازوں نے اچھی شروعات دی تھی۔ 4.3 اوورس میں 33 رن پر اس کا پہلا وکٹ گرا اور 7.1 اوورس میں 67 کے اسکور پر دوسرا کھلاڑی آؤٹ ہوا۔ اس کے بعد وکٹ گرنے کا سلسلہ ایسا شروع ہوا کہ پوری ٹیم 18.2 اوورس میں 116 رنوں پر سمٹ گئی۔ 86 سے 94 رن کے درمیان نامیبیا کے 4 کھلاڑی آؤٹ ہوئے، جس کے پیچھے ہندوستانی جادوئی اسپن گیند باز ورون چکرورتی کا ہاتھ رہا۔ انھوں نے 2 اوورس میں محض 7 رن دے کر 3 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ نامیبیا کی طرف سے سب سے بڑا اسکور، 20 گیندوں پر 29 رن، سلامی بلے باز لورین اسٹین کیمپ نے بنایا۔ دوسرے سلامی بلے باز جین فریلنک نے 15 گیندوں پر 22 رن بنائے۔ کپتان گیرہارڈ ایریسمس تیسرے بڑے اسکورر رہے، جنھوں نے 11 گیندوں پر 18 رنوں کا تعاون کیا۔ ہندوستان کی طرف سے گیند بازی میں ہاردک پانڈیا اور اکشر پٹیل کو 2-2 وکٹ ملے، جبکہ عرشدیپ سنگھ، شیوم دوبے اور جسپریت بمراہ نے 1-1 وکٹ حاصل کیے۔

ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ: آئرلینڈ کو کپتان پال سٹرلنگ کے ٹیسٹ کے نتائج کا انتظار ہے

نئی دہلی: آئرلینڈ کے کپتان پال اسٹرلنگ بدھ کو کولمبو میں آسٹریلیا کے خلاف میچ کے دوران انجری کا شکار ہو گئے۔ چوٹ کی وجہ سے اسٹرلنگ بیٹنگ کرنے سے قاصر تھے۔ آئرلینڈ اپنے گھٹنے کی چوٹ کی شدت کا تعین کرنے کے لیے اسکین کے نتائج کا انتظار کر رہا ہے۔ ٹیم کے بیٹنگ کوچ گیری ولسن نے کہا کہ اسٹرلنگ کو میچ کے بعد اسکین کے لیے بھیجا گیا تھا۔ "یہ بہت اچھا نہیں لگتا۔ ہمیں تصدیق کا انتظار کرنا پڑے گا۔" صرف ٹیسٹ کے نتائج سے ہی پتہ چل سکے گا کہ سٹرلنگ کی انجری کی شدت اور وہ ورلڈ کپ کا حصہ ہوں گے یا نہیں۔ اسٹرلنگ کو میچ کے دوران فیلڈنگ کے دوران کیچ لینے کی کوشش کے دوران دائیں گھٹنے میں چوٹ لگی۔ اس کے باوجود وہ بیٹنگ کے لیے باہر آئے۔ ولسن نے کہا، "وہ جانتا تھا کہ وہ ٹھیک نہیں ہے، لیکن اس نے ٹیم کے لیے کام ختم کرنے کی کوشش کی۔ وہ رنز کے تعاقب میں قیادت کرنا چاہتا تھا۔ بدقسمتی سے، یہ ممکن نہیں تھا،" ولسن نے کہا۔ آئرلینڈ کو آسٹریلیا کے خلاف جیت کے لیے 183 رنز کا ہدف دیا گیا۔ آئرلینڈ کی پوری ٹیم 16.5 اوورز میں 115 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی اور 67 رنز سے میچ ہار گئی۔ آئرلینڈ کے بیٹنگ کوچ ولسن نے کہا کہ ٹیم نے دو فتوحات حاصل کرنے اور سپر ایٹ میں آگے بڑھنے کی امید نہیں چھوڑی ہے۔ ٹیم نے اپنے پہلے دو میچوں میں کافی مثبت کارکردگی دکھائی ہے۔

آئرلینڈ کو زخمی کپتان اسٹرلنگ کے اسکین کی رپورٹس کا انتظار

بدھ کو آسٹریلیا کے خلاف آئرلینڈ کی ۶۷ رن سے شکست کے دوران ایک کیچ لیتے وقت اسٹرلنگ کے دائیں گھٹنے میں چوٹ لگ گئی تھی۔

آئرلینڈ کو آسٹریلیا کے خلاف ٹی ۲۰ ورلڈ کپ میچ کے دوران کپتان پال اسٹرلنگ کے گھٹنے میں چوٹ کی سنگینی کا پتہ لگانے کے لیے اسکین رپورٹ کا انتظار ہے۔ بدھ کو آسٹریلیا کے خلاف آئرلینڈ کی ۶۷ رن سے شکست کے دوران ایک کیچ لیتے وقت اسٹرلنگ کے دائیں گھٹنے میں چوٹ لگ گئی تھی۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کی ویب سائٹ کے مطابق، اوپنر کے آئرلینڈ کے ہدف کے تعاقب میں بیٹنگ کے لیے آنے پر معاملہ اور خراب ہو گیا اور بالآخر انہیں ریٹائر ہرٹ ہونا پڑا۔ بیٹنگ کوچ گیری ولسن نے میچ کے بعد کنفرم کیا کہ اسٹرلنگ کو اسکین کے لیے بھیجا گیا تھا۔ ولسن نے کہا کہ "یہ اچھا نہیں لگ رہا ہے۔ وہ آج شام اسکین کے لیے گئے تھے، اس لیے ہمیں کنفرمیشن کا انتظار کرنا ہوگا۔ لیکن میں کہوں گا کہ یہ آئیڈیل نہیں لگ رہا ہے۔" ولسن نے بتایا کہ اسٹرلنگ نے ٹیم کے لیے تعاون دینے کی کوشش میں تکلیف کے باوجود بیٹنگ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ولسن نے کہا کہ "اس کا کریڈٹ انہیں جاتا ہے۔ انہیں پتہ تھا کہ وہ شاید ٹھیک نہیں ہیں اور پھر بھی انہوں نے ٹیم کے لیے کام پورا کرنے کی کوشش کی۔ بدقسمتی سے، آج رات ایسا نہیں ہو سکا۔" یہ ٹورنامنٹ میں آئرلینڈ کی دوسری شکست تھی، جس سے انہیں سپر ایٹ میں پہنچنے کی اپنی امیدوں کو زندہ رکھنے کے لیے عمان اور زمبابوے کے خلاف اپنے باقی گروپ میچوں میں جیت کی ضرورت تھی۔ اگرچہ ولسن پرامید رہے، انہوں نے کہا کہ آئرلینڈ نے اپنے ابتدائی میچوں میں اچھے اشارے دیئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ "سری لنکا کے خلاف ۶۵ سے ۷۰ فیصد گیم کے لیے، مجھے محسوس ہوا کہ ہم بہتر ٹیم تھے۔ بس ان کی اور ہماری اننگز کے آخری پانچ اوور ایسے تھے جہاں ہم ٹھیک سے تال میل قائم نہیں کر پائے۔ اُس ڈریسنگ روم میں بہت ٹیلنٹ ہے اور بہت زیادہ اعتماد ہے۔ ہم اب تک گروپ کی دو سب سے مضبوط ٹیموں کے ساتھ کھیل چکے ہیں اور اگلے دو گیم ہمارے لیے بہت ضروری ہیں۔ آئرلینڈ کا اگلا مقابلہ ہفتہ کو کولمبو میں عمان سے ہوگا۔ افغانستان کے آل راؤنڈر محمد نبی پر ٹی ۲۰ ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء گروپ ڈی کے میچ میں جنوبی افریقہ کے خلاف آئی سی سی ضابطہ اخلاق کے لیول وَن کو توڑنے کے لیے میچ فیس کا ۱۵ فیصد جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کی ویب سائٹ کے مطابق، نبی کو کوڈ کے آرٹیکل ۲ء۴ کو توڑنے کا قصوروار پایا گیا، جو 'انٹرنیشنل میچ کے دوران امپائر کی ہدایت کو نہ ماننے' سے متعلق ہے۔ یہ واقعہ افغانستان کی اننگز کے ۱۴ ویں اوور کی شروعات میں ہوا، جب نبی جنوبی افریقہ کے تیز گیند باز لنگی اینگیڈی کے رسٹ بینڈ کے تعلق سے میدانی امپائروں سے بات کر رہے تھے۔ لیول وَن کی خلاف ورزی پر کم از کم آفیشل سرزنش اور زیادہ سے زیادہ کھلاڑی کی میچ فیس کا ۵۰ فیصد جرمانہ ہو سکتا ہے۔ میچ کا اختتام بہت ہی ڈرامائی طریقے سے ہوا، جس میں جنوبی افریقہ نے دو سپر اوور کے بعد دلچسپ جیت حاصل کی۔

پی ایس ایل کے پہلے آکشن میں نسیم اور فہیم کو ملی ریکارڈ فیس

پی ایس ایل کے پہلے آکشن میں نسیم شاہ اور فہیم اشرف بڑے ونر رہے، جنہیں سب سے زیادہ قیمت ملی

ہر ٹیم کے لیے ریٹینشن کی تعداد آٹھ سے گھٹا کر چار کر دی گئی تھی، اس لیے یہ واضح تھا کہ کھلاڑیوں کو ان کی پرانی ٹیموں نے لے لیا کیونکہ فرنچائزز اپنی ٹیموں کو مضبوط کرنا چاہتی تھیں۔ ۲۰۲۵ء میں کراچی کنگز کے کپتان، ڈیوڈ وارنر، ۷۹ ملین پاکستانی روپے میں فرنچائز میں واپس آئے، جبکہ لاہور قلندرز حارث رؤف کی سروسز پھر سے لینا چاہتے تھے اور انہیں ۷۶ ملین پاکستانی روپے میں لے لیا۔ انہوں نے فخر زمان کو ریٹین کرنے کے لیے اور بھی زیادہ پیسے دیے، جس کے لیے انہیں ۷۹ء۵ ملین پاکستانی روپے دینے پڑے۔ رائلی روسو ایک اور کھلاڑی تھے جو اس ٹیم میں واپس جا رہے تھے جہاں انہوں نے پہلی بار پی ایس ایل میں اپنا نام بنایا تھا۔ کوئٹہ گلیڈی ایٹرز، جنہیں انہوں نے ۲۰۲۲ء میں اپنا واحد خطاب جیتنے میں مدد کی تھی، نے ساؤتھ افریقن کھلاڑی کو ۵۵ ملین پاکستانی روپے میں خریدا، جبکہ حسن علی ۶۴ء۷ ملین پاکستانی روپے میں کراچی واپس آئے۔ نیوزی لینڈ کے دو کھلاڑیوں کو نیلامی میں اونچی قیمتیں ملیں۔ ڈیرل مچل نے ایک زبردست بولی لگائی، جس کا اختتام راولپنڈی کی جانب سے ۸۰ء۵ ملین پاکستانی روپے میں ان کے حصول کے ساتھ ہوا جبکہ اسلام آباد یونائیٹڈ نے اسی طرح کی دلچسپی کو روکتے ہوئے مارک چیپ مین کو ۷۰ ملین پاکستانی روپے میں سائن کیا۔ آسٹریلیائی کھلاڑیوں میں، ایڈم زمپا کو کراچی نے ۴۵ء۶ ملین پاکستانی روپے میں سائن کیا، جبکہ ۳۴ سال کے پیٹر سڈل کو ان کے حالیہ بی بی ایل فارم کے لیے ۲۵ ملین پاکستانی روپے کی ڈیل ملی۔ حیدرآباد ہیوسٹن کنگز مین نے مارنس لبوشین کو ڈائریکٹ سائن کیا تھا اور صائم ایوب کو ریٹین کیا تھا۔ وہ آکشن میں زیادہ کنٹرول میں تھے، لیکن پاکستان۔ امریکن فرنچائز کے طور پر اپنی برانڈ امیج کو مضبوط کرنے کے لیے پرجوش تھے۔ انہوں نے حماد اعظم اور شایان جہانگیر کو لیا، جو پاکستان میں پیدا ہوئے دو کھلاڑی ہیں اور اب امریکہ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ لاہور نے نسیم کے سب سے چھوٹے بھائی عبید شاہ کو خریدا، جبکہ حنین شاہ، جو شروع میں فروخت نہیں ہوئے تھے، آخر کار حیدرآباد کنگز مین میں شامل ہو گئے۔ تقریباً آٹھ گھنٹے تک چلے آکشن میں مقامی پاکستانی کھلاڑیوں میں کم دلچسپی دیکھی گئی، لیکن ایک خاص بات الگ تھی۔ سمیر منہاس، جنہوں نے دسمبر میں پاکستان کی انڈر ۱۹ ایشیا کپ جیت میں اہم رول ادا کیا تھا، ان کے لیے بولی لگانے کی دوڑ لگ گئی، جس کے بعد اسلام آباد نے انہیں ۱۹ ملین پاکستانی روپے میں خرید لیا۔ اس دوران، پی ایس ایل سے شہرت پانے والے شاہنواز دہانی کو کوئی خریدار نہیں ملا۔

راجکمار ہیرانی نے "منا بھائی ۳" اور "تھری ایڈیٹس" سیکوئل کی تصدیق کی

ہدایتکار راجکمار ہیرانی نے باضابطہ طور پر تصدیق کی ہے کہ وہ "منا بھائی ۳" اور "تھری ایڈیٹس" کے سیکوئل پر کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا "آئی ایم ورکنگ آن اِٹ"، جس کے بعد مداحوں میں جوش و خروش کی لہر دوڑ گئی ہے

بالی ووڈ کے معروف فلمساز راجکمار ہیرانی نے اپنی دو تاریخی اور کامیاب فلموں کے سیکوئل سے متعلق بڑی پیش رفت کا اعلان کیا ہے۔ ایک حالیہ انٹرویو میں انہوں نے تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ "آئی ایم ورکنگ آن اِٹ،" یعنی وہ نہ صرف "منا بھائی ۳" بلکہ "تھری ایڈیٹس" کے سیکوئل پر بھی عملی طور پر کام کر رہے ہیں۔ میڈیا سے حالیہ گفتگو کے دوران ہیرانی سے ان کی آئندہ منصوبہ بندی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کھل کر بتایا کہ دونوں پروجیکٹس ان کے ذہن میں کافی عرصے سے ہیں اور اب وہ اس پر سنجیدگی سے کام کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ جلد بازی میں کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتے بلکہ ایسی کہانی پیش کرنا چاہتے ہیں جو اصل فلموں کے معیار پر پوری اترے۔ "منا بھائی" فرنچائز، جس کا آغاز ۲۰۰۳ء میں ہوا تھا، ہندوستانی سنیما کی مقبول ترین فلم سیریز میں شمار ہوتی ہے۔ اس کے مرکزی کردار اور سماجی پیغام نے ناظرین کے دلوں میں خاص مقام بنایا۔ اسی طرح ۲۰۰۹ء میں ریلیز ہونے والی "تھری ایڈیٹس" نے تعلیمی نظام، نوجوانوں کے خواب اور معاشرتی دباؤ جیسے موضوعات پر بھرپور اثر چھوڑا اور باکس آفس پر غیر معمولی کامیابی حاصل کی۔ راجکمار ہیرانی نے اس موقع پر واضح کیا کہ سیکوئل محض تجارتی ضرورت کے تحت نہیں بنائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک مضبوط اسکرپٹ اور واضح سمت موجود نہ ہو، وہ فرنچائز کو آگے نہیں بڑھائیں گے۔ اس اعلان کے بعد سوشل میڈیا صارفین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ مداحوں نے پرانی کاسٹ کی واپسی سے متعلق سوالات اٹھائے اور قیاس آرائیاں شروع ہو گئیں کہ آیا مرکزی اداکار دوبارہ اپنے کردار نبھائیں گے یا کہانی نئی نسل کے گرد گھومے گی۔ کچھ صارفین نے لکھا کہ اگر ہیرانی اس پروجیکٹ پر کام کر رہے ہیں تو یقیناً اسکرپٹ میں گہرائی اور مضبوط پیغام ہوگا۔ فلمی تجزیہ کاروں کے مطابق دونوں سیکوئلز کا اعلان بالی وڈ کے لیے بڑی خبر ہے کیونکہ یہ فرنچائزز پہلے ہی ناظرین کے دلوں میں جگہ بنا چکی ہیں۔ تاہم سب سے بڑا چیلنج یہ ہوگا کہ نئی کہانی پرانی کامیابی کے سائے سے نکل کر اپنی الگ شناخت کیسے قائم کرے گی۔ فی الحال نہ کاسٹ کی باضابطہ تصدیق ہوئی ہے اور نہ ہی ریلیز ٹائم لائن کا اعلان کیا گیا ہے، مگر ہیرانی کے بیان نے واضح کر دیا ہے کہ دونوں پروجیکٹس محض افواہ نہیں بلکہ عملی منصوبہ بندی کا حصہ ہیں۔

"دی ممی ۴" کا باضابطہ اعلان، برینڈن فریزر اور ریچل وائز کی واپسی

جس میں برینڈن فریزر اور ریچل وائز ایک بار پھر رک اور ایولین اوکونل کے کرداروں میں نظر آئیں گے۔ اعلان کے بعد سوشل میڈیا صارفین پُرجوش ہیں

ہالی ووڈ کی مقبول ایڈونچر فرنچائز "دی ممی" کا چوتھا حصہ باضابطہ طور پر تیار کیا جا رہا ہے۔ پروڈکشن ہاؤس یونیورسل پکچرز نے اعلان کیا ہے کہ "دی ممی ۴" کو ۲۰۲۸ء میں سنیما گھروں میں ریلیز کیا جائے گا، اور اس میں اصل جوڑی برینڈن فریزر اور ریچل وائز مرکزی کرداروں میں واپسی کریں گے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یونیورسل پکچرز نے اپنی آئندہ ریلیز لائن اپ کے دوران اس فلم کی تاریخ اور کاسٹ کی تصدیق کی۔ اسٹوڈیو کے مطابق فلم ۲۰۲۸ء میں عالمی سطح پر ریلیز کی جائے گی، جس کا مقصد کلاسک فرنچائز کو اس کی اصل روح کے ساتھ دوبارہ زندہ کرنا ہے۔ برینڈن فریزر ایک بار پھر رک اوکونل جبکہ ریچل وائز ایولین اوکونل کے کردار میں نظر آئیں گی۔ دونوں نے ۱۹۹۹ء اور ۲۰۰۱ء کی فلموں میں مرکزی کردار ادا کیے تھے، اور اس سیریز کو عالمی شہرت دلائی۔ شائقین طویل عرصے سے اصل کاسٹ کی واپسی کا مطالبہ کر رہے تھے، خاص طور پر ۲۰۱۷ء کے ریبوٹ ورژن کے بعد جو توقعات پر پورا نہ اتر سکا تھا۔ فلمی ذرائع کے مطابق "دی ممی ۴" کی کہانی اوکونل خاندان کے گرد ہی گھومے گی، تاہم اس میں نئی نسل اور جدید ایڈونچر عناصر بھی شامل کیے جائیں گے۔ اسکرپٹ کو جدید ناظرین کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی گئی ہے، جبکہ کلاسک ایڈونچر اور مافوق الفطرت عناصر کو برقرار رکھا جائے گا۔ فلم عالمی سطح پر تھیٹروں میں ریلیز ہوگی جس میں شمالی امریکہ، یورپ، مشرق وسطیٰ اور ایشیا کی بڑی مارکیٹس شامل ہوں گی۔ یونیورسل پکچرز اسے اپنی بڑی بلاک بسٹر پیشکشوں میں شامل کر رہا ہے۔ اعلان کے فوراً بعد سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر "دی ممی ۴" ٹرینڈ کرنے لگا۔ مداحوں نے برینڈن فریزر کی واپسی کو "نوے کی دہائی کی یادوں کی بحالی" قرار دیا، جبکہ کئی صارفین نے لکھا کہ اصل جوڑی کے بغیر یہ فرنچائز ادھوری تھی۔ کچھ ناقدین نے امید ظاہر کی کہ نئی فلم ماضی کی کامیابی کو دہرانے کے ساتھ ساتھ ایک مضبوط اور تازہ کہانی بھی پیش کرے گی۔ فلمی ماہرین کے مطابق یونیورسل پکچرز نے فرنچائز کی اصل کاسٹ کو واپس لا کر ایک محفوظ مگر مؤثر حکمت عملی اختیار کی ہے۔ برینڈن فریزر کی حالیہ عالمی پذیرائی اور ریچل وائز کی مضبوط اداکاری فلم کے لیے مثبت اشارہ سمجھی جا رہی ہے۔ فی الحال فلم کے ہدایتکار، مکمل کاسٹ اور پلاٹ کی تفصیلات محدود رکھی گئی ہیں، تاہم یہ واضح ہے کہ "دی ممی ۴" ۲۰۲۸ء کی متوقع بڑی ہالی ووڈ ریلیزز میں شامل ہو چکی ہے۔

چیک باؤنس معاملہ: تہاڑ جیل میں قید راجپال یادو کی ضمانت مسترد، پیر کو ہوگی دوبارہ سماعت

راجپال یادو کے وکیل نے عدالت کو یقین دلایا کہ "راجپال یادو بقایا رقم جمع کرنے کے لیے تیار ہیں۔ انہیں بالی ووڈ انڈسٹری کے اراکین اور دیگر افراد سے مالی مدد حاصل ہوئی ہے۔"

چیک باؤنس معاملے میں آج راجپال یادو کی ضمانت عرضی پر دہلی ہائی کورٹ میں سماعت ہوئی۔ دونوں فریق کی تمام دلیلوں کو سننے کے بعد عدالت نے معاملے کی سماعت پیر (16 فروری) تک کے لیے ملتوی کر دی ہے۔ اس سے قبل عدالت نے راجپال یادو سے کہا کہ ہم نے آپ کو 2 درجن سے زائد مواقع دیے۔ ساتھ ہی عدالت نے دوسرے فریق سے بھی ضمانت عرضی پر جواب طلب کیا ہے۔ بار اینڈ بنچ کے مطابق سماعت کے دوران عدالت نے دوسرے فریق سے بھی ضمانت عرضی پر جواب داخل کرنے کو کہا۔ عدالت نے کہا ہے کہ "شکایت کنندہ کو جواب داخل کرنا ہوگا۔ جب میں فائل دیکھ رہا تھا تو مجھے کئی ایسی باتیں معلوم ہوئیں جن کے بارے میں ہمیں علم بھی نہیں تھا۔ انہوں نے پہلے حکم کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا تھا، لیکن سپریم کورٹ نے انہیں کوئی راحت نہیں دی۔ خیر ہم اس پر پیر کو سماعت کریں گے۔" سماعت کے دوران دہلی ہائی کورٹ نے راجپال یادو کی جانب سے 3 کروڑ روپے سے زائد رقم ادا کرنے کی یقین دہانی پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ معاملہ کافی وقت سے زیر التوا ہے۔

'منٹ' کی رپورٹ کے مطابق عدالت نے بتایا کہ نظرثانی کی سماعت اور مصالحت کی کارروائی کے دوران کئی بار وعدے کیے جانے کے باوجود راجپال یادو نے تقریباً 30-25 بار سماعت ملتوی کروائی اور واجب الادا رقم ادا نہیں کی۔ راجپال یادو کے وکیل نے عبوری ضمانت کی گزارش کرتے ہوئے عدالت کو بتایا کہ اداکار اپنے بڑے بھائی کی بیٹی کی شادی میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ ساتھ ہی وکیل نے بنچ کو یہ بھی یقین دلایا کہ راجپال یادو بقایا رقم جمع کرنے کے لیے تیار ہیں۔ انہیں بالی ووڈ انڈسٹری کے اراکین اور دیگر افراد سے مالی مدد حاصل ہوئی ہے۔ چیک باؤنس کیس میں دہلی کی تہاڑ جیل میں بند بالی ووڈ کے معروف کامیڈین اور اداکار راج پال یادو کے لیے اب سیاسی حلقوں سے بھی مدد سامنے آنے لگی ہے۔ راشٹریہ جنتا دل کے سربراہ لالو پرساد یادو کے بیٹے اور جن شکتی جنتا دل کے قومی صدر تیج پرتاپ یادو نے اداکار کے اہل خانہ کو 11 لاکھ روپے کی مالی امداد فراہم کی ہے۔ اس سے قبل فلم اداکار سونو سود بھی راج پال یادو کی حمایت میں سامنے آ چکے ہیں اور انہوں نے ان کی مدد کا اعلان کیا تھا۔

راج پال یادو اس وقت دہلی ہائی کورٹ کے حکم کے بعد تہاڑ جیل میں بند ہیں۔ عدالت نے چیک باؤنس معاملے میں انہیں سرنڈر کرنے کا حکم دیا تھا، جس پر عمل کرتے ہوئے اداکار کو جیل جانا پڑا۔ جیل جانے سے قبل ایک انٹرویو میں راج پال یادو نے کہا تھا کہ اس وقت نہ ان کے پاس پیسے ہیں اور نہ ہی کوئی مضبوط سہارا اور انہیں اس قانونی لڑائی کا سامنا خود ہی کرنا ہوگا۔ ان کے اس بیان کے بعد فلم انڈسٹری اور عوامی سطح پر ہمدردی کا اظہار شروع ہو گیا۔ اسی دوران بالی ووڈ اداکار سونو سود نے مسیحا بن کر ان کا ساتھ دیا اور راج پال یادو کے حق میں آواز بلند کی۔ سونو سود نے نہ صرف ان کی حالت پر افسوس ظاہر کیا بلکہ فلم انڈسٹری کو بھی یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ مشکل وقت میں اپنے ساتھیوں کا ساتھ دینا کتنا ضروری ہے۔ سونو سود نے سوشل میڈیا کے ذریعے یہ بھی اعلان کیا کہ راج پال یادو ان کی اگلی فلم کا حصہ ہوں گے اور انہیں سائننگ اماؤنٹ بھی دیا جائے گا۔ اب اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے تیج پرتاپ یادو نے بھی راج پال یادو کے خاندان کی مدد کا فیصلہ کیا ہے۔ تیج پرتاپ یادو نے اپنے ایکس ہینڈل پر ایک جذباتی پیغام شیئر کیا۔ انہوں نے لکھا کہ انہیں اپنے بڑے بھائی راؤ اندرجیت یادو کی پوسٹ کے ذریعے راج پال یادو کے خاندان کی تکلیف کے بارے میں معلوم ہوا۔ انہوں نے کہا کہ اس انتہائی مشکل وقت میں وہ اور ان کی پوری جن شکتی جنتا دل پارٹی راج پال یادو کے غمزدہ خاندان کے ساتھ پوری ہمدردی اور مضبوطی سے کھڑی ہے۔ تیج پرتاپ یادو نے اپنی پوسٹ میں مزید لکھا کہ انسانی ہمدردی اور تعاون کے جذبے کے تحت وہ جن شکتی جنتا دل کی جانب سے راج پال یادو کے خاندان کو 11 لاکھ روپے کی مالی امداد فراہم کر رہے ہیں۔ سیاسی ذرائع کے مطابق یہ پہلی بڑی مالی مدد ہے جو کسی سیاست دان کی طرف سے اداکار کے لیے سامنے آئی ہے، جس پر سوشل میڈیا پر بھی خاصی چرچا ہو رہی ہے۔ راج پال یادو جس معاملے میں جیل گئے ہیں، اس کی شروعات سال 2010 میں ہوئی تھی۔ اس دوران انہوں نے فلم "اتا پتا لاپتا" کی ہدایت کاری کی تھی۔ فلم کی تیاری کے لیے انہوں نے مرلی پروجیکٹس پرائیویٹ لمیٹڈ سے تقریباً پانچ کروڑ روپے کا قرض لیا تھا۔ بدقسمتی سے فلم باکس آفس پر بری طرح ناکام رہی اور اداکار یہ رقم واپس نہ کر سکے۔ بعد ازاں پروڈکشن کمپنی نے راج پال یادو کے خلاف قانونی کارروائی شروع کی اور الزام لگایا کہ ادائیگی کے لیے دیا گیا چیک بھی باؤنس ہو گیا۔ معاملہ عدالت تک پہنچا، جہاں اداکار کو کئی نوٹس جاری کیے گئے اور قسطوں میں رقم ادا کرنے کا موقع بھی دیا گیا، مگر وہ ادائیگی نہیں کر سکے۔ وقت گزرنے کے ساتھ سود اور دیگر واجبات کے باعث یہ رقم بڑھ کر تقریباً نو کروڑ روپے تک پہنچ گئی، جس کے نتیجے میں انہیں جیل جانا پڑا۔